www.novelsclubb.com
زینب
از طیبہ ساجد

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

زینب از طیبہ ساجد

قسط نمبر ۷:

میرے ہر قدم کے ساتھ،

مجھے طاقت کا احساس ہوتا ہے،

ایک احساس!

جو ہر گزرتے گھنٹے کے ساتھ بڑھتا ہے۔

میں جانتی ہوں کہ میں مضبوط ہوں،

اور میں تبدیلی لا سکتی ہوں،

اور اس دنیا میں کوئی بھی چیز

مجھے عجیب محسوس نہیں کروا سکتی۔

www.novelsclubb.com

میں اپنے ارد گرد کی دنیا دیکھتی ہوں،

اور میں جانتی ہوں کہ یہ منصفانہ نہیں ہے،

لیکن میں جانتی ہوں کہ

میرے پاس ایک آواز ہے،

اور میں اس بات کو یقینی بناؤں گی

کہ یہ کہیں سنی گئی ہے۔

میں اپنے اور دوسروں کے لیے بات کروں گی،

اور فرق بھی کروں گی،

اور میرے ہر قدم کے ساتھ،

میں نئے سرے سے رکاوٹوں کو توڑ دوں گی

مجھ سے پہلے آنے والی عورتوں نے راستہ بنایا

اور مجھے دکھایا کہ میں جو کچھ کہتی ہوں

اس میں بہادر ہو سکتی ہوں،

اور بے خوف ہو سکتی ہوں

www.novelsclubb.com

انہوں نے مجھے سکھایا کہ
میں اپنے تمام خوابوں کو حاصل کرنے کے قابل ہوں
اور یہ کہ میں تمام رکاوٹوں پر قابو پاسکتی ہوں،
خواہ وہ کتنی ہی شدید کیوں نہ ہوں۔
(گمنام)

www.novelsclubb.com

"تم کیا چاہتی ہو اب۔ میں ابراہیم سے بات کروں؟"

ان کے کہنے پر زخرف نے انہیں تمام باتیں بتائی تھیں اور نکاح والی شام کا قصہ بھی سنایا تھا۔ زخرف نے سنجیدگی سے تمام باتوں کا جواب دیا۔ اب کچھ دیر کی

خاموشی کے بعد وہ اس سے پوچھ رہی تھیں۔ان کی بات سن کر زخرف نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔ایسے کہ گردن کی ہڈی کے چٹخنے کی آواز آئی۔اس نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔پھر حالات سمجھ کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے قطعی انداز میں بولی۔

”نہیں دادی جان،میں آپ کے اور ان کے بیچ موجود تعلقات کو خراب نہیں کرنا چاہتی اور ویسے بھی میں چاہتی ہوں غازیان خود بات کرے۔۔“

”بیٹا،ان بچوں نے صرف قد نکالے ہیں۔باپ کے آگے بولنے کی ہمت ابھی بھی نہیں رکھتے۔۔۔“

آواز پر وہ بُری طرح چونکی تھی۔پھر حیرت سے گردن موڑ کر دیکھا۔چوکھٹ میں زرین بیگم نرم تاثرات لئے کھڑی تھیں۔اس کی بات پر بشریٰ اماں سے پہلے وہ بول اٹھی تھیں۔زخرف ہوش میں آئی پھر جلدی سے بیڈ سے اٹھی اور بشریٰ اماں کے سرہانے کھڑی ہوگئی۔حالات ایسے تھے کہ وہ کچھ بول بھی نہ پائی تھی۔ وہ قدم قدم چلتی اندر آنے لگیں۔چوکھٹ سے ہٹیں تو پیچھے ان کے دونوں بیٹے بھی نظر آئے۔زخرف نے شکایتی نظروں سے غازیان کو دیکھا۔نظروں کے

www.novelsclubb.com

تصادم پر غازیان نے آنکھیں چُرائی۔

"کیا تمھیں واقعی لگتا ہے کہ غازیان اپنے باپ سے بات کر سکتا ہے؟"

قریب آکر انہوں نے پھر پوچھا۔ان کے تاثرات نرم تھے۔زخرف کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا بولے۔اس نے کبھی اس طرح کے حالات کا سامنا کرنے کا سوچا بھی نہیں تھا۔وہ تذبذب کا شکار یونہی کھڑی رہی۔بولی کچھ نہیں۔انہوں نے مڑ کر غازیان کو دیکھا۔غازیان نے لاعلمی سے شانے اچکائے۔اب کے وہ مڑی اور وہی بیڈ پر بشریٰ اماں کے ساتھ بیٹھ گئیں۔پھر ان کا ہاتھ تھام کر بولیں۔

"اماں، مجھے اجازت دیں۔میں زینب کو اپنے گھر کی بہو بنا کر لے جاؤں۔یہ بچے مجھ سے پہلے آپ کے بچے ہیں۔فیصلہ آپ کا ہو گا۔"

"بیٹا، مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔یہ دونوں اپنا اچھا بُرا جانتے ہیں۔تم ابراہیم سے بات کر لو۔اسے کوئی اعتراض۔۔۔۔"

"امی۔۔۔"

انہوں نے سہولت سے ان کی بات کاٹی۔

"وہ اتنا سخت گیر باپ نہیں ہے۔بچوں کی خوشی کے آگے خاندان کی روایات

www.novelsclubb.com

بے معنی ہو جاتی ہیں۔مجھے امید ہے وہ سمجھ جائیں گے۔۔اور ویسے بھی پانچ سال پہلے بھی وہ غازیان کی خوشی کیلیئے ایک دفعہ خاندان سے باہر رشتہ کرنے پر مان گئے تھے۔۔۔"

"امی تب معاملات اور تھے۔۔"

غازیان پیچھے سے بولا۔

"تب ابو کی صحت ٹھیک نہیں تھی۔وہ اپنی صحت کے بارے میں ڈر گئے تھے اسی لئے مانے تھے۔۔۔"

انہوں نے ہاتھ اٹھا کر اسے چپ کروایا۔

"تم ابراہیم کو مجھ سے زیادہ نہیں جانتے۔وہ مان جائے گے۔۔۔"

بات کے اختتام پر انہوں نے سر اٹھا کر زخرف کو دیکھا پھر اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے سامنے بٹھایا۔اب بشریٰ اماں اور زخرف ایک طرف تھیں اور وہ زخرف کے سامنے۔ان کے پیچھے دور غازیان کھڑا نظر آ رہا تھا۔انہوں نے زخرف کا ہاتھ پکڑا۔وہ بس خاموشی نظروں سے انہیں دیکھتی رہی۔پھر انہوں نے سنجیدہ مگر نرم لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"میں جانتی ہوں میرے بیٹے کی غلطی ہے اس نے اتنا عرصہ تمھیں بیوی کی حیثیت سے ہم سے نہیں ملوایا۔ میں نہیں جانتی تم نے کیا کیا سہا ہے۔ ہو سکتا ہے جتنا میں نے پڑھا اس سے کم سہا ہو یا زیادہ برداشت کیا ہو۔ لیکن میرا خیال ہے یہ باتیں اب معنی نہیں رکھتی۔۔"

زخرف کی گردن میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔ بولی وہ ابھی بھی نہیں۔

"میرا ماننا ہے ماضی کو یاد رکھنا معنی نہیں رکھتا۔ باقی رہی ماضی کی یاد تو وہ ایک ہوا کے جھونکے کی طرح ہوتی ہے۔ آ کر گزر جاتی ہے۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ نے اس ہوا میں کھل کر سانس لینا ہے یاں سانس بند کر کے اس دورانیے کو مزید تکلیف دہ بنانا ہے۔۔"

وہ سانس لینے کو رُکیں۔

www.novelsclubb.com

"میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گی۔ دیکھو زینب، تم میرے بیٹے کی پسند ہو اور مجھے میرے بیٹے کی پسند پر فخر ہے۔ تم دونوں ایک دوسرے کیلئے محرم ہو۔ زندگی تم دونوں نے گزارنی ہے۔ باقی غازیان زیادہ بہتر جانتا ہے کہ تمھارے لئے کیا بہتر ہے اور کیا نہیں۔۔۔"

بات ختم کر کے انہوں نے زخرف کو دیکھا جو ابھی بھی خاموشی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔وہ شاید اس وقت اپنے جزبات اور احساسات لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی تھی۔جس رشتے کو وہ پانچ سال میں نہیں منوا سکے تھے مسز ابراہیم نے چند فقروں میں اس رشتے کو معتبر کر دیا تھا۔زخرف نے محسوس کیا انہوں نے بات کرتے وقت اسے 'زینب' ہی بلایا تھا۔یعنی وہ اسے 'زینب' کی حیثیت سے ہی قبول کر چکی تھیں۔

"اب یہ تم بتاؤ گی تم کب 'غازیان ابراہیم' کی بیوی کی حیثیت سے ابراہیم ولا میں آنا چاہو گی۔۔۔؟"

وہ کہہ رہی تھیں اور بات کے دوران ہی بے اختیار زخرف کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔پھر اس نے نظریں اٹھا کر ان کے پیچھے کھڑے غازیان کو دیکھا۔جس نے مسکرا کر سر کو خم دیا۔بالآخر ایک لمبی خاموشی کے بعد اس نے اپنے لب وا کیئے۔

"آنٹی،جب آپ کو مناسب لگے۔۔"

بات کرتے ہوئے اس کی نظریں خود بہ خود جھک گئیں۔اس نے کبھی نہیں سوچا

تھا وہ اپنے رشتے کی بات پر یوں شرمائے گی۔اس کی بات سنتے ہی انہوں نے اسے پیار سے اپنے گلے لگا یا۔

"آنٹی نہیں، آج سے تم مجھے امی کہہ سکتی ہو۔۔"

اور پیچھے کھڑے غازیان کے اندر تک سکون اتر گیا۔اس نے ایک لمبی تکان بھری سانس خارج کی۔ جس میں پانچ سالوں کا انتظار تھا۔ بالآخر سب ٹھیک ہونے جارہا تھا۔دور کھڑی قسمت نے مسکرا کر یہ منظر دیکھا کیا واقعی سب ٹھیک ہونے والا تھا؟

---

www.novelsclubb.com

رات اس کالونی پر اتری تو ٹھنڈی ہوا کے ساتھ چاند کی روشنی نے رات کا استقبال کیا۔ مون سون کی ٹھنڈی ہوائیں جسم کو چھوتی اچھی محسوس ہو رہی تھیں۔ صبح بھی بادل آ کر غائب ہو گئے تھے لیکن بارش نہیں ہوئی۔ مون سون کی پہلی بارش کو ہوئے ہفتہ گزر چکا تھا۔ پہلی بارش زخرف کی سالگرہ کی صبح ہوئی تھی۔

اب زمین کے مکین دوسری بارش کے انتظار میں تھے۔

ایسے میں باہر کے خوشگوار ماحول کے باعث اندر اس گھر میں بھی وہ خوشگوار انداز میں مسکراتے ہوئے ایپرن پہنے کچن میں موجود کوکنگ کر رہی تھی۔

"ویسے میری آنکھوں کو واقعی یقین کرنے میں دقت ہو رہی ہے کہ زخرف آج اتنے اہتمام سے کوکنگ کر رہی ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

ایک شامی کباب اٹھاتے ہوئے اس نے پھر طنزاً کہا۔ زخرف نے اس کے ہاتھ پر کفگیر مارا۔

"میں نے تمھیں بولا ہے ابھی نہیں کھاؤ۔۔۔"

"ظالم۔۔"

جواباً اُسے نئے نام سے نوازتی وہ ہاتھ سہلانے لگی۔ زخرف دوبارہ چولہے کی طرف پلٹی اور ڈوئی ہلاتے ہوئے نیچے جھک کر چولہا آہستہ کیا۔ اس نے عرصہ ہوا کھانا بنانا چھوڑ دیا تھا۔ اپنے گھر میں وہ کوکنگ کرتی تھی۔ پھر ہوسٹل شفٹ ہو گئی تو وہاں ویسے ہی کھانا ہوسٹل کی طرف سے مل جاتا تھا۔ پھر جب اس گھر میں آئی تو زندگی اتنی مصروف ہوگئی تھی کہ ٹائم نکال کر کھانا بنانے کو دل ہی نہیں کرتا تھا۔ لیکن آج ہوسپٹل سے واپسی پر اس نے کھانے کا بہت سا سامان لیا اور اب وہ دو گھنٹے سے کچن میں کھڑی، کام میں جتی تھی۔ شانزے گھنٹہ پہلے ہی آئی تھی اور مسلسل کچھ دیر بعد ایک ہی طنز کئے جا رہی تھی۔

زخرف نے رومال کی مدد سے ہنڈیا پکڑی اور ڈوئی کے ذریعے اسے ڈونگے میں منتقل کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگ رہا ہے غازیان آ رہا ہے۔ اتنا اہتمام تم کسی اور کیلئے نہیں کر سکتی۔"

صوفے کی ہتھ پر بیٹھی شامی کباب کا آخری ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے اس نے پھر اندازہ لگایا۔ جواباً زخرف نے آنکھیں اٹھا کر اسے گھورا۔

"اگر میرے ہاتھ میں گرم ہنڈیا نا ہوتی تو پھر میں بتاتی تمھیں۔۔"

"او کے او کے۔۔۔"

اس نے ڈرتے ہوئے ہاتھ اٹھائے۔

"اب نہیں بولتی۔۔"

زخرف پھر اپنے کام میں مصروف ہوگئی۔ یہاں سے فارغ ہو کر اس نے سویٹ ڈش کیلیئے بنائے کیک پر ڈونٹس کی آئیسنگ کی۔ پھر اسے احتیاط سے اٹھا کر فریج میں رکھا۔اب وہ مڑی تو دیکھا شانزے منہ پر انگلی رکھے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ بے اختیار وہ ہنسی پھر کاؤنٹر پر ہاتھ رکھ کر اس کی طرف جھکتے ہوئے آہستہ آواز میں بولی۔

"سوری، میں سکون سے کام کرنا چاہتی ہوں۔ کافی عرصے بعد دل سے کوکنگ کر رہی ہوں نا اس لئے۔ میں چاہتی ہوں میرے ہاتھوں کا ذائقہ واپس آجائے۔ اب جب 'ابراہیم ولا' میں جاؤں گی تو کوکنگ تو کرنی ہوگی نا۔"

بات کے اختتام پر اس کے لہجے میں آس تھی، امید تھی، خوشی تھی۔ شانزے کا منہ پر رکھا ہاتھ پہلو میں گر گیا۔

"تمھیں پتہ ہے آج غازیان کی امی مجھے زینب کہہ کر بلا رہی تھی۔ یعنی وہ مجھے

زینب کے طور پر ہی قبول کر چکی ہیں۔ تو میں چاہتی ہوں 'ابراہیم ولا' میں جانے کے بعد میں انہیں کسی شکایت کا موقع نا دوں۔ انہیں زینب ہی بن کر دکھاؤں۔۔"

زخرف کہہ کر پلٹ گئی اور شلف سمیٹنے لگی۔ شانزے نے اسے دیکھا وہ کافی عرصے بعد اتنی خوش اور پُر امید تھی۔ 'ابراہیم ولا' میں جانے کا احساس ہی اس کیلیئے بہت تھا۔ اس کے صبح سے شانزے کو کئے گئے تقریباً ہر میسج میں اسی بات کا تذکرہ تھا۔

"میری دعا ہے خدا تم دونوں کو خوش رکھے اور تم پر زندگی میں اب کبھی کوئی مصیبت نہ آئے۔۔"

اس نے دل ہی دل میں دعا دی۔ اب وہ گنگناتے ہوئے مسکرا کر ڈش واش کر رہی تھی۔ پھر کچھ یاد آنے پر وہ پلٹی اور بچوں کی سی معصومیت سے پوچھنے لگی۔

"میں نے تمھیں بتایا انکل مان گئے۔۔؟"

"سچی۔۔"

شانزے اپنی جگہ پر اچھلی۔

www.novelsclubb.com

"یہ کب ہوا۔۔"

خوشی کے مارے وہ اٹھ کر کچن کاؤنٹر کے قریب آئی۔زخرف ہاتھ میں سپنج اور ڈش لئے جوش سے پلٹی اور قدم قدم چلتی کاؤنٹر کے قریب آئی۔اب دونوں کے درمیان کاؤنٹر حائل تھا۔

"دادی نے دوپہر کے کھانے پر اُنہیں بھی بلا لیا تھا۔تب سب بڑوں نے مل بیٹھ کر بات کی۔۔۔"

وہ رُکی پھر مسکراہٹ دبا کر بولی۔

"انکل نے غازیان کے تھوڑے بہت کان کھینچے لیکن پھر وہی آنٹی والی بات۔ بچوں کی خوشی کی آگے وہ بھی سر جھکا گئے اور بقول غازیان، نکاح کا سننے کے بعد وہ بالکل ہی چپ کر گئے۔ تمھارے آنے سے پہلے ہی غازیان کا مجھے میسج آیا تھا۔ میں سمجھی میں نے تمھیں بتا دیا ہے۔۔"

"نہیں تم نے تو۔۔"

وہ ابھی کہہ ہی رہی تھی جب گاڑی کے ہارن پر دونوں چونک کر لاؤنج کی کھڑکی کی طرف متوجہ ہوئیں۔پھر ریڈ کار کو آگے بڑھتا دیکھ کر شانزے مسکراہٹ دبا

کرز خرف کی طرف مڑی۔

”لے لو جی، میں نے تو پہلے ہی کہا تھا بہن تمھارے مجازی خدا کے آنے کا پروگرام ہے۔ تم ہی نہ کر رہی تھی۔ دیکھ لو۔ آ گئے ہیں۔۔“

”اس نے مجھے تو نہیں بتایا۔۔“

کہتے ہوئے زخرف جلدی سے مڑی اور ڈش واش کر کے ایپرن اتارنے لگی۔

”شانزے لاؤنج کی حالت درست کر دو میں نے یہاں سے فارغ ہو کر صفائی کرنی تھی لیکن اب وقت نہیں ہے۔۔“

جلدی سے کہہ کر اس نے کھانے کے تینوں باؤل ڈھکے۔ تب تک وہ لان میں آگے بڑھتا دیکھائی دے رہا تھا۔ شانزے حالت درست کرنے لگی۔ اس نے کچن پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جسے وہ ساتھ ساتھ صاف کر چکی تھی۔ پھر وہ برق رفتاری سے کمرے کی طرف بڑھی۔ پیچھے شانزے کو آواز دے گئی۔

”شانزے میں دو منٹ میں چینج کر کے آتی ہوں۔ تم غازیان کو لاؤنج میں بٹھا کر کمپنی دو۔۔“

اور کمرے کے دروازے کے پیچھے گم ہو گئی۔ شانزے نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

تبھی وہ اندر آتا دیکھائی دیا۔ کندھے پر ڈوپٹہ درست کرتے اس نے اسے مسکرا کر اندر آنے کا کہا۔

"آؤ آؤ۔۔ کیسے ہو تم۔۔؟"

اندر آتے ہی اس نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ خلافِ معمول تمام لائیٹس آن تھیں۔

"اچھا تو آج تمھیں اپنے گھر میں کوئی کام نہیں تھا تو تم یہاں آ ٹپکی۔ تاکہ تمام لائیٹس جلا کر بجلی کے بل میں اضافہ کر سکو۔۔"

اس کی بات کو یکسر نظرانداز کرتے ہوئے اس نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے چاروں طرف دیکھتے ہوئے طنز کیا۔ شانزے کے تاثرات بدلے۔ ساری خوش اخلاقی عنقا ہوئی۔ سینے پر بازو باندھتے ہوئے وہ بھی طنزاً بولی۔

www.novelsclubb.com

"تمھیں ہی فکر ہوتی ہے کہیں میری بیوی اکیلے رہ کر پاگل نہ ہو جائے۔ تبھی مجھے میسج کر کے ادھر آنے کا بولتے ہو۔۔"

"ہیے چپ۔۔۔"

اس نے بوکھلا کر زخرف کے کمرے کا دروازہ دیکھا۔

"میں نے کبھی تمھیں یہ نہیں کہا کہ وہ پاگل ہے۔ہاں گھر آنے کا ضرور بولتا ہوں۔ کہیں میرے پیچھے سے اس کے کان نہ بھرتی رہنا۔۔۔"

"کان ہی بھرنے ہوتے تو پانچ سال پہلے بھر دیتی۔۔"

اس نے سر جھٹک کر کہا پھر اپنا دکھ یاد آیا تو دہائی دینے لگی۔

"ہائے،نہ تم ہماری دوستی میں آئے ہوتے۔نہ میری دوست مجھ سے دور ہوتی۔
"

"او ہیلو میڈم۔۔۔"

اس نے چٹکی بجا کر اسے متوجہ کیا۔

"مانو کہ تم میں اتنے گٹس ہی نہیں تھے کہ زینب کو متوجہ کر سکتی۔غازیان زیادہ پُر کشش ہے جس نے زینب کو جلد ہی متوجہ کر لیا۔"

www.novelsclubb.com

آخر میں اس نے فرضی کالر جھاڑے۔شانزے نے تلملا کر اسے دیکھا۔وہ دونوں وہی کھڑے بحث کرنے لگ گئے تھے۔ابھی وہ آگے سے تیکھا سا جواب دیتی جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔دونوں اُدھر متوجہ ہوئے۔زخرف کے کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ باہر آتی دیکھائی دی۔اس نے وہی اپنی بر تھ ڈے والا

فراک پہن رکھا تھا۔جو غازیان اس کیلئے لایا تھا۔البتہ آج درمیان سے مانگ نکال کر بال دونوں اطراف میں گرائے ہوئے تھے۔اس نے نظر اٹھائی تو چونکی۔پھر شانزے پر خفا ہوئی۔

"شانزے،تم نے ابھی تک اسے بیٹھنے کا نہیں بولا۔"

پھر جلدی سے آگے بڑھی اور ایک صوفے پر کشن ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔

"آؤ غازیان،بیٹھو۔۔"

غازیان دو قدم آگے بڑھا۔پھر شانزے کے قریب جھک کر بولا۔

"ایسے پیار سے بلاتے ہیں۔۔"

اور ایک جتاتی نظر اس پر ڈال کر آگے بڑھ گیا۔

"میں نے جیسے پتھر مارے تھے ہنہ۔۔پیار سے ہی بلایا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ بھی خفگی سے بڑبڑا کر اس طرف بڑھی۔

"کوئی بات نہیں زینب اگر یہ بھول گئی تھی۔تم نے کہہ دیا یہی بہت ہے۔۔"

"ہاں،تو تمھارا ہی گھر ہے۔کوئی تمھیں روک سکتا ہے۔جہاں مرضی بیٹھو۔۔"

منہ بنا کر کہتے ہوئے اس نے جھک کر صوفے سے اپنا بیگ اٹھایا۔پھر زخرف کی

طرف متوجہ ہوئی۔

''ٹھیک ہے میں چلتی ہوں۔خیال رکھنا۔۔''

اس کا شانہ تھپک کر وہ جانے کیلیئے مڑی۔غازیان نے مسکراہٹ دبائی۔یہی تو وہ چاہتا تھا۔زخرف افسردہ ہوئی۔

''اب کھانا تو کھا کر جاؤ۔ایسے ہی جاؤ گی تو مجھے اچھا نہیں لگے گا۔۔''

''اتنا فارمل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔اس کے ساتھ کھالو۔۔''

بنا مڑے 'اس' کی طرف اشارہ کر کے وہ باہر نکل گئی۔زخرف چونکی۔اس کی بات پر نہیں،اس کے لہجے پر۔پھر نظروں کا رُخ غازیان کی طرف موڑا۔جو مسکراہٹ دبائے بیٹھا تھا۔اسے دیکھتا پا کر جبڑے سیدھے کئے۔ایک لمحہ لگا تھا اسے سمجھنے میں اور اگلے ہی لمحے وہ باہر کو بھاگی۔

www.novelsclubb.com

''شانزے سنو تو سہی۔۔''

بھاگ کر اس تک پہنچتے ہوئے اس نے لان کے آخر میں اسے روک ہی لیا۔پھر پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان بولی۔

''یار۔وہ ایسی باتیں کر دیتا ہے۔تمھیں پتہ ہے نہ وہ تمھیں تنگ کرتا ہے۔اگنور

کیا کرو۔اس کی طرف سے میں۔۔۔"

"کیا ہو گیا ہے یار۔۔۔"

شانزے نے حیرانی سے اس کی بات کاٹی۔

"میں نے اس کی کسی بات کا غصہ نہیں کیا۔یہ تمھارا اور اس کا وقت ہے۔اس لئے ناؤ جسٹ گو۔۔"

ہلکے پھلکے انداز میں کہہ کر اسے اندر کی طرف دھکیلتے ہوئے وہ اپنی کار کی طرف بڑھی۔

چند لمحے بعد جب وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا غازیان ہاتھ صوفے کی پشت پر لمبے کئے، سر بھی بیک پر رکھے نیم دراز ہو کر چھت کو دیکھ رہا تھا۔

"تم نے اسے کچھ کہا تھا نا۔۔"

www.novelsclubb.com

"کہا بھی تھا تو کیا ہوا۔یہ تمھارا اور میرا وقت ہے۔اسے خود سمجھ جانا چاہیے تھا۔"

وہ بے نیازی سے کندھے اچکا کر بولا تو زخرف خفا ہوئی۔پھر اس کے سامنے آکر سینے پر بازو لپیٹتے ہوئے دبے لہجے میں بولی۔

"وہ میری دوست ہے۔۔"

"اور میں تمھارا شوہر۔۔"

وہ جتا کر بولا تو زخرف لمحے بھر کو چپ ہوئی۔

"ہماری ہلکی پھلکی سی بات ہوئی تھی جو چلتی رہتی ہے۔دراصل وہ بھی تمھیں یہی سمجھانا چاہ رہی تھی کہ اب تمھاری نئی لائف ہے۔۔"

اس نے 'نئی لائف' پر زور دیا اور زخرف کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔جیسے وہ سمجھ گئی ہو۔

"کھانا یہی لگاؤں یا ڈائننگ ٹیبل پر آؤ گے۔۔"

"وہیں لگاؤ۔میں ہاتھ دھو کر آتا ہوں۔۔"

کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔چند منٹ بعد وہ دونوں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔لاؤنج کی تمام لائیٹس آف تھیں۔کچن کی چھوٹی لائٹ کے نیم اندھیرے میں وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے دیکھائی دے رہے تھے۔

"تمھیں پتہ ہے آج میں نے بہت عرصے بعد دل سے کھانا بنایا ہے۔۔"

"ہاں ذائقے سے لگ رہا ہے۔۔"

وہ مصروف سا کھانے میں مگن بولا تو اس نے ناراضگی سے پلکیں اٹھائیں۔ بال چہرے کے ارد گرد گر رہے تھے۔

"مطلب جو تم پہلے میرے کھانے کی تعریفیں کرتے تھے۔ وہ جھوٹی تھیں۔۔"

"نہیں وہ جھوٹی نہیں تھیں۔۔"

رُک کر اس نے نوالہ منہ میں رکھا۔ زخرف یونہی ہاتھ روکے اسے دیکھتی رہی۔

نفاست سے چبا کر اس نے نوالہ نگلا پھر نظریں اٹھائیں۔

"جیسے تب تم دل سے کھانا نہیں بناتی تھی۔ ویسے ہی میں بھی دل سے تعریف نہیں کرتا تھا۔۔"

"شاہ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ باقاعدہ ناراضگی سے بولی۔ جواباً اس نے جلدی سے ہاتھ اٹھائے۔

"اچھا بابا۔ مزاق کر رہا تھا۔ موڈ خراب مت کرو۔۔"

چند لمحے سر کے تو زخرف نظریں جھکائے مدھم آواز میں بولی۔

"میں بہت خوش ہوں۔۔ کیونکہ یہ میری زندگی کا خواب تھا کہ میں کبھی

'ابراہیم ولا' میں قدم رکھوں گی۔۔"

اس کی آواز میں زمانے بھر کا سکون تھا۔خاموشی میں اس کی آواز گونج رہی تھی۔وہ بس خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔اسے زخرف کو سننے کے کم موقعے ہی نصیب ہوتے تھے۔

"آج اتنا بڑا خواب پورا ہو گیا ہے تو مجھے یقین نہیں آرہا۔یقین نہیں آرہا میں اس ولا میں جاؤں گی۔خوشی اتنی ہے کہ وہاں جانے کے علاوہ کوئی سوچ ہی نہیں آتی۔لیکن جب زمہ داری کا سوچتی ہوں تو۔۔"

اگلے چند لمحے وہ یونہی بولتی رہی۔وہ وہاں جا کر کیا کرے گی۔اپنا کمرہ کیسے سجائے گی۔ابراہیم انکل کا خیال کیسے رکھے گی اور وہ بس خاموشی سے اس کے چہرے کو تکتے مسکرا کر سنے گیا۔جب وہ بول بول کر تھک گئی تو خود ہی اٹھ کر برتن سمیٹنے گی۔جب وہ سب سمیٹ کر واپس آئی تو غازیان نے کھڑے ہوتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔

زخرف نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا تو وہ اسے لئے باہر لان میں آگیا۔

اندھیرے میں بس چاند کی روشنی گھاس پر پڑ رہی تھی۔ہوا سے اس کے بال اڑ اڑ

کر منہ پر آنے لگے۔ لیکن وہ انہیں نظر انداز کرتی قدم قدم اس کے ساتھ چلنے لگی۔ خاموش رات کے اس پُر فسوں ماحول کو غازیان کی آواز نے توڑا۔

"تم کہہ رہی ہو تم بہت خوش ہو۔ تم ایکسائٹڈ ہو۔ تم آگے کا پلین کر رہی ہو۔ لیکن میں تمھیں بتاؤں میں کیا محسوس کر رہا ہوں۔۔؟"

اس نے گردن موڑ کر زخرف کو دیکھا۔ لیکن زخرف گھاس پر نظر آتے اپنے سائے کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا۔۔"

"تم سے زیادہ شاید میں نے اس پل کا انتظار کیا ہو۔ اس پل کیلیئے میں بے چین رہا ہوں۔ اس پل کیلیئے میں نے کوشش کی ہو۔ لیکن اس پل کے آنے اور گزر جانے پر میں کچھ بھی محسوس نہیں کر پایا۔"

www.novelsclubb.com

وہ جیسے مایوسی سے کہہ رہا تھا۔ زخرف نے چونک کر گردن موڑی اور نیم اندھیرے میں اس کا چہرہ دیکھنا چاہا۔ اس چہرے پر اسے غازیان سے ملنے کے بعد پہلی بار مایوسی دیکھائی دی۔ غازیان نے بھی اسے دیکھا۔ پھر الجھ کر بولا۔

"عجیب لگتا ہے نہ۔۔ جسے پانے کیلیئے اتنا انتظار کرو اور وہ بس چند لمحوں میں آپ

کو عطا کر دیا جائے۔یقین نہیں آتا نہ۔۔مجھے بھی نہیں آرہا۔۔ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ غلط۔۔"

اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتا زخرف اسے پکڑے جھولے تک لائی۔وہ کھچتا ہوا چلا آیا۔وہ دونوں وہاں بیٹھ گئے تو جھولا ہلکا ہلکا ہلنے لگا۔پھر زخرف نے سر اٹھایا اور بازو لمبا کر کے چاند کی طرف اشارہ کیا۔

"وہ دیکھو چاند۔۔"

غازیان نے اس کے ہاتھ کی سمت دیکھا۔

"وہ ہے امید۔وہ ہے مایوسی میں چمکتی امید بھری روشنی۔"

کہہ کر اس نے ہاتھ نیچے گرا لیا لیکن نظریں ابھی بھی چاند پر ہی جمی تھیں۔

غازیان بھی چاند کو ہی دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہو سکتا ہے تمھارا مطالعہ مجھ سے زیادہ ہو۔لیکن میں نے ایک بات سیکھی ہے۔اندھیری رات میں یہ چاند ہی امید کی کرن ہوتا ہے۔ہماری مشکلوں میں بھی ہمیں ایسے ہی کوئی امید دیکھائی دیتی ہے لیکن بعض لوگ اسے سمجھ نہیں پاتے۔جیسے کہ تم۔مجھے لگتا ہے ہماری زندگی میں بھی یہی امید آن پہنچی ہے اور میں کم

از کم مایوس نہیں ہونا چاہتی۔ کیونکہ میری زندگی میں امید اور خوشی دونوں ہی بہت عرصے بعد آئی ہیں۔۔"

کہتے ہوئے وہ کھسک کر غازیان کے قریب ہوئی اور عادتاً اُس کے کندھے پر سر ٹکا لیا۔ غازیان کے چہرے پر ابھی بھی اُلجھن تھی۔ جیسے وہ شعور اور لاشعور کے درمیان کہیں اٹک گیا ہو۔ پھر اس نے سر جھٹک کر تمام سوچوں کی تردید کی اور زخرف کی طرف متوجہ ہوا۔

"تو کیا تم زینب کیلئے ارینجنڈ سیمینار اٹینڈ کرو گی۔۔؟"

"ہاں، کروں گی۔۔"

فوراً سے پہلے جواب آیا تھا۔

"میرا خیال ہے لوگوں کو یہ بتا دیا جائے کہ یہ کہانی سچ پر مبنی ہے۔"

اس نے ایسے ہی خیال ظاہر کیا۔ البتہ اندر سے ڈر بھی رہا تھا کہ زخرف شدید ری ریکٹ نہ کرے۔

"جیسے تمھیں مناسب لگے۔۔"

اس نے بڑے ٹھنڈے انداز میں جواب دیا۔ وہ جھولے کو آہستہ آہستہ جھلاتے

ہوئے ٹھنڈی ہوا محسوس کر رہی تھی۔ ہونٹوں پر خلافِ معمول مسکراہٹ تھی۔

"کیا میں تمھیں ان سب کے سامنے ظاہر کر دوں۔۔"

"نہیں۔۔"

اب بھی ایک لمحے سے پہلے جواب آیا تھا۔ غازیان نے گہری سانس خارج کی۔ اس سوال کا جواب وہ ہمیشہ سے جانتا تھا۔

"کیا میں تمھیں اب 'زینب' بلا سکتا ہوں۔۔"

"پہلے تم کونسا باز آجاتے ہو۔۔"

جواباً وہ دھیرے سے ہنس دیا اور چاند کی روشنی نے مسکرا کرا نہیں دیکھا۔ اب وہ مسکرا کر کوئی بات کر رہے تھے۔ غالباً دوبارہ ابراہیم ولا کی بات ہی شروع ہو چکی تھی۔ مسکراتے چہرے، کھنکتی ہنسی اور دو مکمل وجود۔ آسمان والے نے ان کی جوڑی بنا دی تھی اور وہ دونوں اسی میں خوش تھے۔

صبح خوشگوار سی اس شہر پر اتری تو تمام لوگ اپنے اپنے کاموں کو جاتے دیکھائی دیئے۔ سورج کی کرنیں واضح ہوتیں اور پھر کچھ دیر بعد کالے بادل ان کا راستہ روک دیتے۔ ہلکی چلتی ٹھنڈی ہوا بھلی معلوم ہوتی تھی۔

ایسے میں اس مصروف شہراہ پر واقع اس یونی کے اندر راہداری کے درمیان وہ چلتا جا رہا تھا۔ سر جھکائے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھتے ہوئے ساتھ چلتے اسسٹنٹ کی بات بھی سن رہا تھا۔ جو اسے تمام معاملات سے آگاہ کر رہا تھا۔ ساتھ میں دو تین افراد اور بھی تھے۔ اسسٹنٹ کی طرف سے دی جانے والی بریفنگ پر وہ سر ہلاتا گیا۔ جینز پر سفید ٹی شرٹ پہنے وہ عام حلیے میں مصروف دیکھائی دیتا تھا۔ دفعتاً ایک ہال کے باہر پہنچ کر وہ رُکے۔ ایک لڑکے نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ سر جھکائے موبائل دیکھتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا۔ پھر مڑ کر موبائل دوسرے لڑکے کو پکڑایا اور دوبارہ سر گھماتے ہوئے سر اٹھا کر سٹیج کی طرف دیکھا اور اس کی نظر پلٹنا بھول گئی۔ اس نے گردن گھما کر ہال میں لگی تمام فلیکس

www.novelsclubb.com

پر نظر دوڑائی۔ دیکھتے ہی دیکھتے پہلے اس کی آنکھوں میں حیرت، پھر بے یقینی اور آخر میں غصہ ابھرا۔ بامشکل خود پر ضبط کرتے ہوئے اس نے سٹیج کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"فلیکس کا ڈیزائن کس نے بنایا تھا۔۔"

"سَر میں نے۔۔"

ایک لڑکا جلدی سے آگے آیا۔ لیکن وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے غصے سے گھوما اور باہر کی طرف بڑھا۔ وہ سب بھی اس کے پیچھے لپکے۔ وہ اب راہداری میں غصے سے تیز تیز چل رہا تھا۔ وہ سب حالات نا سمجھتے ہوئے اس کی رفتار سے ملنے کی کوشش کر رہے تھے۔

دھاڑ سے دروازہ کھول کر وہ راہداری کے آخر میں بنے ایک کمرے میں داخل ہوا۔ اندر سامنے قطار میں بہت سے مونیٹر رکھے ہوئے تھے۔ وہ شاید سیکیورٹی روم تھا۔ ایک کمپیوٹر کے آگے، ریوالوانگ چئیر پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا کچھ کام کرتا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ڈیکس پر ایک لڑکا جھک کر کھڑا کچھ سمجھا رہا تھا۔ آواز پر دونوں چونک کر متوجہ ہوئے۔ آندھی طوفان کی طرح وہ

www.novelsclubb.com

اس کے سر پر پہنچا اور غصے سے دھاڑا۔

"سب کو تم لیڈ کر رہے ہو نا۔ کمانڈ تمھارے پاس ہے۔ کمپوزنگ اور ایڈیٹنگ بھی تمھارے ہاتھ میں ہے۔ پھر ہال میں جہاں جہاں فلیکس لگی ہیں۔ ان پر ڈیزائن میری مرضی کے مطابق کیوں نہیں ہے۔۔؟"

"نہیں سر، سارا کام آپ کی مرضی کے مطابق ہے۔ وہی ڈیزائن ہے جو آپ نے سلیکٹ کیا تھا۔"

اس کے تاثرات دیکھ کر وہ جلدی سے بولا۔

"مجھے بیوقوف سمجھا ہوا ہے۔۔"

کہتے ہوئے وہ اس کی کرسی پر جھکا۔ ساتھ کھڑا لڑکا فوراً آگے بڑھا۔

"میں نے باقاعدہ بعد میں ٹیکسٹ کر کے تمھیں زینب کے سپیلنگ سینڈ کیئے تھے اور تم نے پھر 'آئی' کے ساتھ پرنٹ کر دیئے۔ تقریب کل ہے۔ ہمارے پاس پہلے ہی سکیورٹی کے انتظامات دیکھنے کیلئے وقت نہیں ہے۔ اب اس غلطی کو کس طرح فکس کرو گے؟"

وہ غصے سے تیز ہوتے تنفس کے ساتھ کہہ رہا تھا۔ ساتھ ہی اس نے کرسی کو جھٹکا

www.novelsclubb.com

دیا تو کرسی پر بیٹھا شخص سہم گیا۔ معاملے کی نزاکت سمجھتے ہوئے وہ لڑکا فوراً آگے بڑھا اور اسے پکڑ کر اس آدمی سے دور کیا۔

"ریلکس غازیان، یہ کوئی اتنا بڑا ایشو نہیں ہے۔ ابھی نیا پرنٹ۔۔۔"

"بڑا ایشو نہیں ہے۔۔"

غازیان نے بے یقینی سے کہتے ہوئے اس کی بات کاٹی۔

"کل سے بول رہا ہوں فرنٹ پر لائیٹس کم ہیں۔ وہاں لگوا دو، لیکن کسی نے اتنی ہمت تو کی نہیں۔ چیف گیسٹ کیلئے آرڈر کئے گئے صوفے بھی نظر نہیں آرہے۔ اور اب یہ نیا مسئلہ۔۔"

شدید غصے سے کہتے اس نے خود کو چھڑوایا۔ وہ پریشانی سے اِدھر اُدھر چکر کاٹنے لگا۔ پھر رُکا اور اس آدمی کی طرف مڑا جو ابھی بھی ہکا بکا سا کرسی پر بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"انتہائی غیر زمہ دار چیف آف اسٹاف ہو۔ میرا یہ کام درست کرو کسی بھی طرح اور پھر تم نوکری سے فارغ ہو۔ اگلے سیمینار کیلئے میں نیا چیف ہائیر کروں گا۔۔"

کہہ کر شعلہ بار نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے وہ باہر کی طرف بڑھا۔ پیچھے چند لمحے خاموشی رہی۔ اُس لڑکے کے چہرے پر سوچ کے آثار تھے۔ پھر اس نے

باہر سے لڑکوں کو آواز دی۔جب وہ آ گئے تو وہ ان کی طرف بڑھا۔اب تک کرسی پر بیٹھا آدمی سنبھل چکا تھا۔اسے اپنی نوکری بچانی تھی۔

"ایک طرح سے تم لوگوں کا کام بڑھ گیا ہے۔اب میری بات غور سے سنو۔۔"

وہ باری باری سب کے چہرے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"غازیان کا غصہ تب تک نہیں اترے گا جب تک کام ٹھیک نہیں ہو جاتا۔اگر قیامت جیسے غصے سے بچنا ہے تو۔۔"

اگلے پانچ منٹ تک وہ بولتا رہا اور سب سر ہلا ہلا کر اسے سن رہے تھے۔پانچ منٹ بعد وہ چپ ہوا تو سب لڑکے اپنے اپنے کاموں کو بھاگے۔اس لڑکے نے سر جھٹکا اور باہر کی طرف بڑھا۔اسے اب غازیان کی کلاس لینی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس طرح غصہ کرو گے تو کام کم ہونے کے بجائے بڑھ جائے گے۔۔"

وہ کہتے ہوئے اس کے ساتھ آکھڑا ہوا۔غازیان غصہ ٹھنڈا کرنے کیلئے یونی کے پارکنگ ایریا میں آگیا تھا۔اب وہ اپنی کار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔اس نے چہرہ موڑ کر دیکھا تو چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔غازیان سامنے کھڑے ستون کو دیکھ رہا تھا۔

اس نے آگے بڑھ کر غازیان کے ہاتھ سے سیگرٹ پکڑ کر نیچے پھینکا اور جوتے سے مسلا۔

"زینب کو پتہ لگ گیا نا جس دن۔وہ دن تم دونوں کا ساتھ میں آخری دن ہو گا۔۔"

www.novelsclubb.com

"وہ جانتی ہے۔۔"

سر جھٹک کر کہتے ہوئے اس نے کار کے بونٹ پر رکھی ڈبیا سے نیا سگریٹ نکالا پھر جیب سے لائٹر نکال کر اسے سلگایا۔ایان کے چہرے پر اُداس مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"اُس کیلئے یہ سب ٹھیک ہے۔۔؟"

ایان نے حیرت سے اس کے سگریٹ کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں تک وہ جانتا تھا، زینب اس چیز کے سخت خلاف تھی۔ جواباً غازیان نے رُک کر اسے دیکھا پھر گہری سانس خارج کی۔ فضا میں دھویں کے مرغولے ابھرے۔

"پتہ نہیں۔۔۔"

غازیان نے کندھے اچکائے۔

"لیکن اس نے کبھی مجھے منع نہیں کیا۔۔"

"وہ کبھی تم سے خفا نہیں ہوئی اس بات پر۔ کبھی کچھ نہیں کہا۔؟"

وہ حیران تھا۔ زینب اپنے اصولوں پر کب سے سمجھوتہ کرنے لگ گئی تھی؟

"خفا۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

لمحے بھر کو اس نے سوچا۔ پھر ایک کش بھرا۔

"ہاں ہوئی تھی۔ پہلی بار جب اس نے مجھے سگریٹ پیتے دیکھا تھا تب۔ لیکن پھر ہم دونوں میں طے ہوا کہ ہم جیسے ہیں ویسے ہے کہ بنیاد پر ایک دوسرے کے ساتھ رہے گے۔ وہ دن گیا آج کا دن آگیا۔ اس نے پھر کبھی مجھے اس بات کیلئے

نہیں ٹوکا۔ویسے بھی میں اس کے سامنے ایسا کرنے سے احتراز برتا ہوں۔۔"

بات کے اختتام پر وہ ہلکا سا ہنسا۔شاید اسے کچھ یاد آیا تھا۔ایان نے اس کے چہرے سے نظریں ہٹالیں اور سامنے دیکھنے لگا۔آنکھوں میں بے اختیار نمی ابھری۔

"تم اسے میرے بارے میں بتاؤ گے۔۔"

چند لمحے کی خاموشی کے بعد وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں،بتاؤں گا نہیں۔ملواؤں گا۔۔۔"

وہ مدھم آواز میں کہہ رہا تھا۔بیسمنٹ کے پارکنگ ایریا میں کھڑے اونچے ستون خاموشی سے اسے سن رہے تھے۔وہاں چند گاڑیوں کے علاوہ کوئی زی روح نظر نہیں آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نئی زندگی شروع کرنے سے پہلے سب باتیں واضح کرنا چاہتا ہوں۔میں نہیں چاہتا کل کو ہمارے رشتے میں کوئی غلط فہمی پیدا ہو۔۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔میں سمجھ گیا۔تم جب مجھے ملوانا چاہو میں تیار ہوں۔۔کیا وہ کل آئے گی۔؟"

"ہاں، لیکن وہ چاہتی ہے میں اسے زینب کی حیثیت سے دنیا کے سامنے ظاہر نہ کروں۔۔"

آخری کش لے کر اس نے ٹکڑا نیچے پھینکا اور اپنے جوگرز سے اسے مسل دیا۔

پھر گہری سانس لے کر دھواں ہوا کے سپرد کیا۔

"تمھیں اس کی رائے کا احترام کرنا چاہیے۔ پھر کیا میں کل موحد اور منان کو آنے سے منع کردوں۔۔"

پلکوں کو زور سے جھپک کر ایان نے آنکھوں کی نمی اندر اتاری اور چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔ جواباً غازیان نے بھی گردن موڑی۔

"میرا نہیں خیال کہ ایسا ہونا چاہیے۔ میرا خیال ہے اب ان کا سامنا ہو جانا چاہیے تاکہ زینب کے اندر موجود آخری ڈر بھی ختم ہو۔۔"

www.novelsclubb.com

جواباً اس نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔ اس بار وہ کچھ بول بھی نہیں پایا تھا۔ وہ دونوں اپنی زندگی میں آگے بڑھ رہے تھے، اب شاید اسے بھی آگے بڑھ جانا چاہیے تھا۔

چند لمحے بعد ماحول بدلنے کی غرض سے بولا۔

"فکر مت کرو۔سب کام ٹھیک ہو جائیں گے۔۔"

"جب تک میرا انکما اسٹاف موجود ہے۔کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔۔"

بے زاری سے کہہ کر اس نے کار کی ٹیک چھوڑی۔پھر موبائل نکالا۔ٹائم دیکھا تو آٹھ بج رہے تھے۔واٹس ایپ کھولتے ہوئے اس نے زینب کی چیٹ پر انگلی رکھی۔ صبح بخیر کا میسج بھیج کر اس نے سر اٹھایا تو ایان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"صرف 'آئی'۔۔"

وہ بولا تو غازیان آگے بڑھتے ہوئے رکا۔ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"صرف ایک ایلفابیٹ کی وجہ سے اتنا غصہ۔بیچارے اپنی عمر سے بڑے بندے کو ڈرا کر رکھ دیا۔"

"میں نے اسے 'وائے' کے ساتھ نام لکھ کر سینڈ کیا تھا۔انتہائی احمقانہ اور غیر زمہ دار اسٹاف ہے میرا۔۔"

www.novelsclubb.com

دوبارہ اُبلتے غصے پر قابو ہوتے ہوئے وہ بولا۔پھر اس کے افسوس بھرے تاثرات دیکھ کر ایان کے بولنے سے پہلے ہی بول اٹھا۔

"بس بس،اب کوئی ہمدردی دیکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔تم جانتے

ہو زینب اپنے نام میں 'آئی' لگانے والوں کو کتنا ناپسند کرتی ہے۔۔"

وہ رُکا۔ جیسے کچھ یاد آیا ہو۔ پھر مسکرا کر آگے بڑھتے ہوئے بولا۔

"پتہ ہے اس دن میں نے نانی جان کی طرف اسے جان کے زچ کیا 'آئی' پر اور جانتے ہو اس کے خونخوار تاثرات دیکھ کر مجھے بات بدلنا پڑی۔ اپنے نام کے ایلفا بیٹس کے بارے میں وہ کافی کانشئس ہے۔۔"

"ہاں ہاں، جانتا ہوں۔"

اس کے پیچھے لپکتے ہوئے ایان بولا۔ اب وہ دونوں چلتے ہوئے پارکنگ ایریا میں دور جا رہے تھے۔

"ویسے مجھے لگتا ہے تمھارے ساتھ رہ رہ کر وہ پاگل ہوتی جا رہی ہے۔۔"

دور جانے کے باعث آوازیں ہلکی ہو گئیں۔ سیڑھیوں پر قدم چڑھنے کی آواز آئی اور بیچ میں غازیان کی آواز۔

"مجھے لگ رہا ہے تم چاہتے ہو کہ آج اپنی ٹانگوں کی بجائے وہیل چیئر پر گھر جاؤ۔۔"

"توبہ کرو یار۔ میں تو بس۔۔"

www.novelsclubb.com

اور وہ لوگ سماعتوں سے دور ہو گئے۔آوازیں آنا بند ہو گئیں۔پارکنگ ایریا کے اونچے ستون یونہی خاموشی سے کھڑے تھے۔باہر روشن صبح بالآخر طلوع ہو چکی تھی۔

یہی روشن صبح اس گھر پر بھی طلوع ہوئی تو راہ گیروں نے اخبار والے کو اس گھر کے اندر اخبار پھینکتے دیکھا۔اندر وہ دروازے سے تھوڑا آگے زمین پر گر گیا۔ آگے لان میں بھی کوئی نہیں تھا۔راہداری میں سے گزرتے ہوئے اندر آؤ تو لاؤنج بھی خالی پڑا تھا۔دائیں ہاتھ والے کمرے سے الارم کی آواز آئی۔ دروازے کی درز سے اندر جھانکو تو وہ بیڈ پر لیٹی سوئی دیکھائی دے رہی تھی۔ مسلسل بجتے الارم کے باعث وہ نیند میں ہلکا سا کسمسائی اور ہاتھ بڑھا کر الارم بند

کرنا چاہا جب بند ہوتی آنکھوں سے اس کی نظر الارم کلاک پر پڑی۔ اگلے ہی لمحے وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔ بے دھیانی میں بیڈ پر ادھر ادھر ہاتھ مارا جب موبائل اس کے ہاتھ لگا۔ اسکرین آن کی تو غازیان کا چند منٹ پہلے بھیجا گیا مختصر سا میسج جگمگا رہا تھا۔

"گڈ مارننگ، زینب۔"

اس نے مسکرا کر گردن دائیں بائیں ہلائی۔ ایکسرسائیز کی صورت میں۔ پھر کمفرٹر خود پر سے ہٹاتی پاؤں بیڈ سے نیچے اتارے جب اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر گئی۔ وہاں آج بھی ایک کاغذ پڑا تھا جس کا کونہ لیمپ کے نیچے دیا ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر وہ صفحہ اٹھایا پھر اس کی تہہ کھولی اندر وہ الفاظ اپنی تمام روشنائی کے ساتھ چمکتے دیکھائی دے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آج پھر تم باتیں کرنے کے دوران ہی سو گئی۔ خیر میں نے مائینڈ نہیں کیا۔ تمھیں اندر لٹا دیا تھا اور ہاں وہ سوئیٹ ڈش میں نے ٹیسٹ کی تھی۔ وہ بہت مزے کی تھی۔ سو وہ میں پیک کر کے اپنے اپارٹمنٹ میں لے آیا تھا۔ تمھارے ہاتھ کا بنا کھانا میں اپنے ہاتھ سے کیوں جانے دوں۔۔۔"

پڑھتے ہوئے زخرف ہنسی۔

"آج میں نہیں آ پاؤں گا۔ سیمینار کے حوالے سے بہت کام ہیں۔ انشاءاللہ کل صبح سیمینار کے ہال میں ملاقات ہو گی۔ اپنا خیال رکھنا۔

فقط

تمھارا شاہ۔"

پڑھ کر اس نے صفحہ موڑ دیا اور گہری سانس لے کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر چلتی ہوئی الماری تک آئی اور دروازہ کھولا۔ اوپری حصے میں کپڑے پریس کر کے ترتیب سے لٹکائے ہوئے تھے۔ وہ نیچے جھکی اور جوتوں والا خانہ نکال کر سیدھی ہوئی۔ اس میں جوتوں کی جگہ، اسی طرح کے بے شمار لفافے اور صفحے رکھے تھے۔ زخرف نے مسکرا کر انہیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

یہ سب کہنے کیلئے ایک ٹیکسٹ بھی کیا جا سکتا تھا لیکن غازیان کا اپنا انداز تھا۔ یونی کے دور میں بھی وہ جب ملنے آتا تھا چپکے سے اس کے بیگ میں کوئی نہ کوئی کاغذ ضرور ڈال دیتا تھا۔ جس کا اندازہ اسے دو، تین دن بعد ہی ہوتا تھا۔ اب بھی وہ جب آتا کچھ نہ کچھ لکھ کر اس کے سرہانے رکھ جاتا تھا۔ زینب نے وہ کاغذ بھی ان

کے ساتھ رکھا اور اسے اندر رکھ کر الماری بند کی۔

مڑ کر وال کلاک دیکھی جو سوا آٹھ بجا رہی تھی۔ وہ جلدی سے واش روم کی طرف بڑھی۔ اسے جلد از جلد تیار ہو کر وقت سے پہلے ڈیوٹی پر پہنچنا تھا۔ باقی سب اپنی جگہ لیکن اپنے کام کے معاملے میں کوتاہی اسے پسند نہیں تھی۔

ملک ہاؤس پر بھی وہ صبح مصروف سی اُتری۔ لان سے گزر کر لاؤنج کی چوکھٹ میں آؤ تو وہاں اُحد کھڑا مسلسل محمل کو آوازیں دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا بیگ دے دو۔ تاکہ میں جاؤں۔۔"

اب کی بار مسز محمود کچن کے دروازے میں نمودار ہوئیں اور غصے سے اسے گھورا۔

"دو قدم پر تمھارا کمرہ ہے۔ آگے بڑھ کر خود لے لو۔ ضرور سارا گھر سر پر اٹھانا

ہے۔۔"

"ہیں۔۔"

وہ مصنوعی حیران ہوا۔

"امی میرے سر پر تو چھت ہے۔میں کیسے اٹھا سکتا ہوں۔۔"

جواباً وہ خود کو کوستی دوبارہ اندر چلی گئی۔

"مجال ہے جو یہ میری بات مان جائیں۔یاں کسی معاملے میں سیریئس ہو جائیں۔ میں تو۔۔۔"

"محمل دے رہی ہو یا میں آج پھر بنک مار لوں۔۔"

اس کی بات سن کر راہداری میں محمل کے کمرے سے جھٹ سر باہر نکلا۔

"میں تو نہیں دے رہی۔جو کرنا ہے کر لو۔۔"

www.novelsclubb.com

پھر اس کے تاثرات دیکھ کر فوراً ہی کمرے کے دروازے کے پیچھے غائب ہو گئی۔

پیچھے اس نے غصے سے سر جھٹکا۔

"محمل، تم نہ دن بہ دن۔۔"

غصے سے کہتے ہوئے وہ لاؤنج میں آگے بڑھنے ہی والا تھا جب پیچھے سے اپنے

دھیان آتی زخرف بُری طرح اس سے ٹکرائی۔اُحد کو شدید جھٹکا لگا۔تو وہ جلدی سے آگے بڑھا۔پھر مڑ کر دیکھا تو زخرف اپنے ماتھے اور ناک کو مسلتے ہوئے غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔پھر تپ کر بولی۔

"آپ سب کو یہی جگہ ملتی ہے کھڑے ہونے کیلئے۔یاں صرف میرے آنے پر مجھ سے ٹکرانے کیلئے یہاں جم کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

"وہ دراصل۔۔۔۔"

اُحد نے کچھ کہنا چاہا لیکن زخرف کی سرخ ہوتی ناک دیکھ کر سر شرمندگی سے جھکا دیا۔

"سوری۔۔"

کان کھجاتے ہوئے اس نے معذرت کی۔زخرف کے تاثرات نارمل ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں۔کل سے خیال رکھنا۔۔"

کہہ کر وہ دادی کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔اُحد چلتا ہوا صوفے تک پہنچا جہاں اتنی دیر میں محمل آکر بیٹھ چکی تھی۔اُحد بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔پھر بشریٰ اماں کے بند کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے محمل کے قریب جھک کر

رازداری سے پوچھنے لگا۔

”تمھیں نہیں لگتا زخرف زرا تیز ہے۔غازیان بھائی تو اتنے ڈیسنٹ اور سلجھے ہوئے انسان ہیں۔کیا یہ کپل ٹھیک رہے گا؟“

”شرم آرہی ہے۔۔“

مخمل نے اس کے کندھے پر تھپڑ مارا تو وہ اُچھل کر پیچھے ہوا اور کھا جانے والے انداز میں اسے دیکھا۔

”خبردار جو زخرف کو کچھ کہا بھی تو۔دونوں ساتھ اتنے اچھے لگتے ہیں۔بس اللہ نظر نہ لگائے۔۔“

اس کی بات سن کر اُحد خفگی سے سر ہلاتے ہوئے بڑبڑایا۔

”زخرف کے خلاف تو کوئی کچھ سنتا ہی نہیں ہے۔ہنہ۔۔“

www.novelsclubb.com

اور تقریباً ایک گھنٹے بعد بشریٰ اماں کے کمرے میں جھانکو تو وہاں کا منظر بدلا ہوا تھا۔زخرف ان کے قریب جھک کر ان کے ہاتھ سے قرآن پاک پکڑ رہی تھی۔ قرآن پاک دیوار گیر لکڑی کی الماری میں اونچی جگہ پر رکھ کر زخرف پلٹی تو بشریٰ اماں نے دعا کی صورت ہاتھ اٹھائے اسے شارے سے اپنے پاس بلایا۔

جب وہ پاس پہنچی تو انہوں نے کچھ پڑھ کر ہاتھ منہ پر پھیرا پھر زخرف پر پھونکا۔ ان کے ایسا کرنے پر زخرف مسکرا دی۔ پھر ان کے دونوں ہاتھ پکڑ کر نرمی سے مسکرائی۔

"دادی، اب سب ٹھیک ہو گیا ہے۔اس سب کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

"کیوں ضرورت نہیں ہے۔"

انہوں نے پیار سے اس کی تھوڑی پکڑ کر چہرہ اٹھایا۔

"معاملات ٹھیک ہو جائیں تو اللہ کو یاد کرنا چھوڑ دیں؟ نہیں بیٹا، ایسے نہیں چلتے اللہ کے ساتھ معاملات۔ شکر ہر حال میں ضروری ہے۔"

www.novelsclubb.com

"سو تو ہے۔۔"

زخرف نے ہاں میں گردن ہلائی پھر نظریں جھکا کر اداس مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"شکر ہے سب ٹھیک ہو گیا۔ بالآخر وقت میرے لئے بھی مرہم بن ہی گیا۔"

"مرہم؟ وہ بھی وقت۔۔۔"

دادی نے تعجب سے اسے دیکھا۔

"بیٹا، وقت کبھی بھی کسی کیلئے مرہم نہیں بنتا۔ بلکہ وقت زندگی کا وہ حصہ ہے جو سب سے گہری چوٹ دیتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"وہ کس طرح دادی۔۔؟"

زخرف نے حیرانی اور نا سمجھی نے انہیں دیکھا۔وہ واقعی سمجھ نہیں پائی تھی۔اس کے ہاتھ دادی کے ہاتھوں میں تھے۔پیچھے کھڑکی سے باہر لان میں کام کرتا مالی نظر آرہا تھا۔پردے ہٹے ہوئے تھے اور خلافِ معمول آج ای۔سی بھی بند تھا۔

"دیکھو، جب تم اس گھر سے نکلی تب تم ڈری ہوئی تھی۔تب تمھارے پاس تجربہ نہیں تھا۔تمھیں باہر کے حالات کا اندازہ نہیں تھا۔تمھیں نہیں پتہ تھا دنیا کتنی اچھی اور کتنی بری ہے۔۔"

وہ رُکیں۔زخرف توجہ سے سن رہی تھی۔

"میں مانتی ہوں تم میں اعتماد تھا۔تم غلط بات برداشت نہیں کرتی تھی لیکن کون بھروسے کے قابل ہے اور کون نہیں یہ سب تمھیں باہر کی دنیا میں آکر پتہ لگا۔ ہے نا؟"

زخرف کی گردن اثبات میں ہلی۔

"تو پھر بیٹا، تمھیں یہ جان جانا چاہیے تھا کہ یہ سارے تجربے تمھیں وقت نے سیکھائے ہیں۔ حالات نے نہیں۔ کیونکہ وقت ظالم ہے۔ وہ تجربے دے کر معصومیت چھین لیتا ہے۔۔۔"

اب زخرف بس سن سی انہیں سن رہی تھی۔ بعض اوقات آپ کی اپنی خود کی سوچ بھی کتنی منفی ہو جاتی ہے۔ آپ چیزوں کو کتنے غلط انداز میں دیکھتے ہیں۔ وہ کہے جا رہی تھیں۔

"وقت ظالم ہوتا ہے۔ ہماری زندگی میں کوئی بھی جزبہ یا کوئی انسان ہمیں ایسا تجربہ نہیں دے سکتا جیسا وقت دیتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں نہ، شکر ہے ہمارا بھی وقت بدلا۔ اصل میں ان کے حالات بدلے ہوتے ہیں۔ وقت کبھی نہیں بدلتا۔ وہ ہمیشہ ایک سا رہتا ہے اور اپنے دائرے میں بہتا رہتا ہے۔۔"

وہ سانس لینے کو رُکیں تو خوبصورت مسکراہٹ نے ان کے ہونٹوں کا احاطہ کیا۔

"وقت انسان کیلئے مرہم نہیں بنتا۔ انسان خود اپنے لئے مرہم بنتا ہے۔ حالات بدلتے ہیں اور حالات بدلنے والا خود۔۔۔"

انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اس کے سینے پر دستک دی۔

"وہ انسان ہوتا ہے۔۔"

اور زخرف پر بہت عرصے بعد یہ انکشاف ہوا تھا کہ اسے ان سب حالات سے نکالنے والا کوئی اور نہیں۔۔۔۔وہ خود تھی۔ وہ غلط سمجھی، وقت مرہم نہیں تھا۔ وہ خود، اپنے آپ کیلئے مرہم تھی۔

"وقت کا ایک ہی کام ہے۔وہ ہے گزرنا۔وقت بدلتا نہیں ہے گزرتا ہے۔ سمجھی؟"

"جی دادی جان۔۔"

سن ہوتے زہن کے ساتھ اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔چند لمحے وہ یونہی ان کے ہاتھ پکڑ کر بیٹھی رہی۔ نظریں کسی غیر مرئی نقطے پر جمی تھیں۔کچھ دیر بعد انہوں نے اپنے ہاتھ کھینچے تو وہ چونکی۔

"بیٹا، ہم ایکسر سائیز کیلیئے لیٹ ہو رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اوہ ہاں،۔۔"

کہتے ہوئے وہ سر جھٹکتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

”میرا خیال ہے اب آپ کا بازو کافی حد تک ٹھیک ہے۔آپ ایک دفعہ دوبارہ ہوسپیٹل آ کر چیک کروالیں۔ہوسکتا ہے ڈاکٹر آپ کی میڈیسن چینج کرنے کے بعد ایکسر سائیز چھڑوادیں۔۔“

کہتی ہوئی وہ صوفے تک آئی اور جھک کر ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھایا۔

”پھر آج ہی چیک کروالیتے ہیں۔۔“

انہوں نے کہا تو زخرف موبائل پر میسیجز چیک کرنے لگی۔دفعتاً رک کر اس نے کچھ ٹائپ کیا پھر مڑی اور دادی کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

”میں نے آپ کیلیئے ڈاکٹر سے اپائمنٹ لی تھی۔آپ کو آج دو بجے چیک کروانے جانا ہوگا۔۔“

"بیٹا، مجھے پتہ ہوتا تو محمود کو آج گھر رُکنے کا بول دیتی۔ تم لے جاؤ گی یا اُحد کو بولوں۔۔"

"دادی جان۔ لے تو میں جاؤں گی لیکن بعد میں میرے ڈیوٹی آوورز شروع ہو جائیں گے۔ واپسی پر مسئلہ ہو گا۔ شاید آپ کو سٹی اسکین یا ایکس۔ رے کیلئے رُکنا پڑے۔ آپ اُحد کو اپنے ساتھ ہی لے لیں۔۔"

کہنے کے ساتھ وہ ان کی ویل چیئر بھی کھینچ لائی۔ آج پھر انہوں نے موسم اچھا ہونے کے باعث، آتے ہی اسے لان میں کچھ دیر واک کرنے کا کہہ دیا تھا۔

"چلو، پھر میں اُحد سے کہہ دیتی ہوں۔"

زخرف نے انہیں سہارا دے کر ویل چیئر پر بٹھایا جب وہ بولیں۔ پھر زخرف ان کی ویل چیئر دھکیلتی کمرے سے باہر لے گئی۔

ہسپتال میں داخل ہوتے ہی دوائیوں کی بُو نے اس کا استقبال کیا۔ وہاں معمول کی طرح دھکم پیل اور رش تھا۔ وہ دادی کی چیئر دھکیلتے ہوئے سنجیدہ سی آگے بڑھ رہی تھی۔ البتہ ساتھ چلتے اُحد کی بھنویں بھینچی ہوئی تھیں۔ ناک پر ہاتھ رکھے وہ بے زاری سے ادھر ادھر دیکھتا چلتا جا رہا تھا۔ جہاں لوگ آتے جاتے دیکھائی دے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

دفعتاً ایک کمرے کے دروازے کے سامنے وہ رُکی۔ باہر بینچز پر لوگ بیٹھے انتظار کرتے دیکھائی دے رہے تھے۔ زخرف اُحد کی طرف مڑی اور ہاتھ میں

پکڑا ٹوکن اس کی طرف بڑھایا۔

"یہ لو، نمبر بولا جائے گا تب اندر جانا ہے۔"

"ہاں ہاں، پتہ ہے۔۔"

لاپرواہی سے کہتے ہوئے اس نے ٹوکن پکڑا۔ پھر آگے بڑھ کر بشریٰ اماں کی وہیل چیئر تھامی۔ زخرف نے ضبط سے اسے دیکھا۔

"دادی کو اچھے سے چیک کروانا۔ میرے ڈیوٹی آورز شروع ہونے والے ہیں ورنہ میں یہیں رُکتی۔۔"

www.novelsclubb.com

کہہ کر زخرف مڑ گئی۔ کیونکہ سامنے والے کی تاثرات کافی لاپرواہ اور ٹھنڈے سے تھے۔ وہ آگے بڑھنے ہی لگی تھی جب اُحد کی آواز نے اس کے قدم روکے۔

"ہاں نہیں تو، ہوسپیٹل کی ڈاکٹر ہوتے ہوئے بھی جلدی ٹائم نہیں لے سکی۔ اب ہم یہاں کھڑے رہ کر انتظار کریں۔۔"

زخرف فوراً ایڑھیوں پر گھومی۔ بشریٰ اماں نے گردن موڑ کر تنبیہی نظروں سے اُحد کو دیکھا۔ لیکن وہ اتنا کہہ کر ہاتھ جھلا کر خود کو ہوا دیتے ہوئے بے نیازی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"مسٹر اُحد کچھ اصول ہوتے ہیں۔ جو آپ کو ہر حال میں پورے کرنے ہوتے ہیں۔ پھر چاہے وہ آپ کا گھر ہو، یونی کی کینٹین یاں ہوسپیٹل۔۔"

تحمل سے کہہ کر اس کے تاثرات دیکھے بغیر وہ راہداری میں دوسری سمت مڑ گئی۔ پیچھے اُحد نے 'واٹ ایور' کہہ کر شانے اچکائے۔

ہلکے نیلے سوٹ میں ملبوس اوپر سے سفید آوور آل کوٹ پہنے، بالوں کو پونی ٹیل میں باندھے وہ فائلز سینے سے لگائے راہداری میں سنجیدہ سی چلتی جا رہی

تھی۔ایک کمرے کے باہر وہ رکی اور دروازہ کھول کر اندر آئی۔اندر کمرے میں چار کیبن بنے تھے۔وہ اپنے کیبن کے قریب آئی اور فائلز،بیگ اُدھر ٹیبل پر رکھا۔اُسی وقت کھلے دروزے سے ایک اور لڑکی اندر آئی۔زخرف نے جھکا سر اٹھایا۔چہرے پر خوشگوار تاثرات اُبھرے۔

"اسلام علیکم! ردا۔کیسی ہو؟"

"وعلیکم اسلام! میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ۔"

اپنے ڈیسک تک آتے ہوئے وہ بھی خوشگوار انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں اللہ کا کرم ہے۔"

کہہ کر زخرف نے فائلز اوپر نیچے کیں اور ایک فائل نکال کر اس کی طرف بڑھائی۔

"یہ پیشنٹ عظمیٰ کامران کی فائل ہے۔جو روم نمبر ۱۰۵ میں ہیں۔میں نے سٹڈی کیا ہے۔اب وہ کافی حد تک بہتر ہیں۔تم یہ ڈاکٹر ذوہیب کو دے دینا۔"

"ٹھیک ہے میں دے دوں گی۔۔۔"

ردا نے آگے بڑھ کر فائل پکڑی۔

"ویسے ابھی تک ڈاکٹر مریم نہیں آئی۔۔؟"

www.novelsclubb.com

اس نے مڑ کر تیسرے ڈیسک کی طرف دیکھا تو چونکی۔زخرف نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔ٹیبل پر ایک پرس اور چادر رکھی تھی۔

"ہو سکتا ہے باہر۔۔۔"

ردا ابھی کہہ ہی رہی تھی جب اچانک دروازہ کھلا اور وہ دونوں چونک کر متوجہ ہوئیں۔ دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھے ایک لڑکی کھڑی تھی۔ وہ تقریباً ان کی ہم عمر ہی لگ رہی تھی۔ زخرف کی طرف رُخ کر کے جلدی سے بولی۔

"زخرف ایمرجنسی کیس ہے۔ جلدی آؤ۔۔"

اور زخرف اپنی چیزیں وہیں چھوڑتی، جلدی سے اس کے ساتھ باہر کی طرف بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"ہارٹ پیشنٹ ہیں۔ پچھلے دو تین دن سے آ رہی تھیں۔ لیکن آج ان کا مسئلہ کافی بڑھ گیا ہے۔ ان کے دل کے دو وال بند ہیں۔ اب وہ اس حالت میں آئی ہیں کہاں سے سانس بھی نہیں لیا جا رہا۔۔"

راہداری میں تیزی سے چلتے ہوئے پھولے تنفس کے درمیان وہ لڑکی اسے آگاہ کررہی تھی۔راہداری کے آخر تک پہنچ کر وہ رُکی اور آئی۔سی۔یو کا دروازہ کھولا۔زخرف فوراً اندر چلی گئی۔

اندر آکر وہ اپنے دھیان میں جلدی سے بیڈ کی طرف بڑھی جہاں ایک عمر رسیدہ خاتون لیٹی ہوئی، سانس لینے کی ناکام کوشش کررہی تھیں۔ایک نرس ان کے سرہانے کھڑی انہیں آکسیجن ماسک پہنارہی تھی۔اس کی نظر خاتون کے چہرے پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی۔

وہ اپنی جگہ ساکت سی ہوگئی۔اس کے ذہن کے پردے پر بہت سے مناظر لہرائے۔لیکن وہ زیادہ دیر انہیں سوچ نہ پائی۔فلحال اسے اپنی ڈیوٹی نبھانی تھی۔ اس نے کسی خواب میں اپنے قدم آگے بڑھائے۔سر کو جھٹکا دیا۔لیکن مناظر ابھر ابھر کر ذہن کے پردے پر بکھر رہے تھے۔اس نے سر کو پھر سے جھٹکا اور خود کو آگے بڑھ کر نرس سے آکسیجن ماسک لیتے ہوئے دیکھا۔

اس کے ہاتھ حرکت کر رہے تھے۔ لیکن دماغ جیسے برسوں پیچھے چلا گیا تھا۔

"مجھے زینب بہت پسند آئی ہے۔۔"

"ہم جلد ہی نکاح کی ڈیٹ فکس کرے گے۔۔"

وہی لان، وہی سر سبز گھاس، جس پر اس نے اپنے بچپن کے دن گزارے تھے۔ جہاں وہ اپنے باپ کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ وہی لان تھا، جہاں وہ سب مسکراہٹ چہرے پر سجائے کسی کی زندگی سے مسکراہٹ چھیننے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

کسی چیز کے بجنے کی آواز آئی تو اسے سنائی دینے لگا۔ لیکن اس نے آواز آنے کی سمت نہیں دیکھا۔ وہ بس اپنا کام کر رہی تھی۔ کوئی سینئر ڈاکٹر آئی۔ سی۔ یو میں آئے تھے۔ لیکن وہ بس اپنا کام کر رہی تھی۔ ان ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر خاتون کی کلائی پکڑی اور سانس کی رفتار محسوس کی پھر حیرت سے زخرف کی طرف

گھومے۔

”اوہ نو، ان کا ہارٹ بیٹ ریٹ کافی ہائی ہے۔ انہیں۔۔۔“

لیکن اس نے پہلے ہی زخرف ایک سرنج لے کر بیڈ کی طرف آئی اور خاتون کی نیم بند آنکھوں کو دیکھ کر وہ انجیکشن ان کی ڈرپ میں بھر دیا۔ سینئر ڈاکٹر کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔

”ڈاکٹر، یہ۔۔“

”ٹھہریں سر۔۔“

www.novelsclubb.com

وہ اب اپنے حواس میں لوٹ چکی تھی۔ اس نے سوچ لیا تھا اسے فلحال اپنا کام کرنا ہے۔ زخرف نے انہیں رُکنے کا اشارہ کیا۔ اب اس کی نظریں خاتون کے چہرے پر جمی تھیں اور چند لمحے بعد ان کا سانس نارمل ہونے لگا۔ آنکھیں نیم وا تھیں۔

زخرف نے نرس کو اشارہ کیا تو نرس نے جلدی سے اسے ایک اور انجیکشن پکڑایا۔

وہ غالباً بے ہوشی کا انجیکشن تھا۔ چند لمحے بعد وہ دوائیوں کے زیرِ اثر بے ہوشی کی حالت میں چلی گئیں۔

"زخرف یہ ہارٹ۔۔"

"سر فلحال ان کا بلڈ پریشر کافی ہائی تھا۔ اب ہم مزید انہیں کوئی ڈرگ نہیں دے سکتے۔ میں نے صرف بلڈ پریشر نارمل کرنے کیلئے انہیں انجیکٹ کیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

زخرف نے ان کی طرف مڑ کر سنجیدگی سے کہا۔ وہ بالکل پروفیشنل لگ رہی تھی۔ پھر نرس کی طرف گھومی۔

"نرس ان کا بلڈ سیمپل لیں۔ان کے کچھ ٹیسٹ کروانے بہت ضروری ہیں۔۔"

نرس سر ہلا کر اس کی ہدایت پر عمل کرنے لگی۔ تبھی سینئر ڈاکٹر کا سیل فون بجا۔ اسکرین کو دیکھتے ہوئے وہ کوئی پیغام پڑھ کر حالات ٹھیک دیکھ کر آئی۔سی۔یو سے نکل گئے۔پیچھے زخرف نے ان کی پشت دیکھ کر افسوس سے سر جھٹکا۔(یہ وہ ڈاکٹرز ہیں جو مریض کو دیکھنے کے بعد اپنے الفاظ سے ہی آدھا مار دیتے ہیں کہ نہیں بھئی، آپ نہیں بچنے والے۔جسمانی کے ساتھ ساتھ مریض ذہنی دباؤ کا بھی شکار ہو جاتا ہے۔)

چند لمحے بعد پھر آئی۔سی۔یو کا دروازہ کھلا۔اب کی بار زخرف باہر آتی دیکھائی دی۔وہ اندر سے باہر آتے ہوئے ہی جانتی تھی اس کا سامنا کس سے ہونے والا ہے۔اس لئے کندھے سیدھے کئے وہ سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے ہوئے تھی۔راہداری میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا لڑکا اسے دیکھ کر چونکتے ہوئے سیدھا ہوا۔چہرے پر شاک پھیلا۔آنکھیں بے یقینی سے قریب آتی

زخرف پر جم گئیں۔

اس کے برعکس زخرف سنجیدہ سی اس کے پاس رُکی پھر چند کاغذ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے پروفیشنل انداز میں بولی۔

"آپ کی پیشنٹ کی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔ لیکن یہ چند ٹیسٹ کروانے بہت ضروری ہیں تاکہ ان کی ایسی کنڈیشن پیدا ہونے کی وجہ پتہ لگ سکے۔"

وہ لڑکا ابھی بھی بنا پلک جھپکے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ شل، جیسے یقین نہ کر پا رہا ہو۔ زخرف ابھی بھی ہاتھ بڑھائے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ٹیک اٹ مسٹر۔۔"

اب کے وہ زرا زور دے کر بولی تو سامنے والا ہوش میں آیا پھر جلدی سے ہاتھ بڑھا کر وہ کاغذ پکڑے۔زخرف آگے سے کوٹ برابر کرتے ہوئے سامنے سے ہٹ گئی۔لڑکے نے مڑ کر اسے دیکھا۔اب وہ راہداری میں دور جاتی دیکھائی دے رہی تھی۔اس کی نظریں تب تک وہیں جمی رہیں جب تک وہ کمرے کے پیچھے غائب نہ ہو گئی۔پھر وہ چونکا اور سر جھٹک کر باہر کی طرف بڑھا۔

---

www.novelsclubb.com

”میں نے تو رشتہ کیا ہی نہیں ہے۔ میں نے تو ڈیل کی ہے۔“

بے اختیار یہ فقرہ اس کے کانوں میں گونجا تھا۔ سر کرسی کی پشت سے ٹکائے وہ ریوالونگ چیئر جھلاتے ہوئے چھت کو گھور رہی تھی۔ پچھلے ایک گھنٹے سے

ہو نہی بیٹھی تھی۔ ساتھی ڈاکٹر کے پوچھنے پر اس نے سر درد کا بول دیا تھا۔

آج کافی عرصے بعد پرانی یادوں نے اس کے ذہن پر بہت بُرا حملہ کیا تھا۔ اگر وہ بروقت نہ سنبھلتی تو پیشنٹ کو بھی ڈیل نہ کر پاتی۔

”تم تو مجھے ڈیل کی صورت پلیٹ میں سجا کر پیش کی جا رہی ہو۔“

طلحٰہ زمان، ایک ایسا نام جسے وہ موحد اور منان کے بعد کبھی بھول نہیں پائی تھی۔ اتنے سالوں بعد اچانک ملاقات اسے پچھلا بہت کچھ یاد کروا گئی تھی۔

دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونکی۔ پھر اپنی حالت درست کر کے کرسی پر سیدھی ہو کر بیٹھی۔ پھر کھنکھارتے ہوئے زرا اونچی آواز میں بولی۔

”کم اِن۔۔“

دروازہ کھول کر ایک نرس اندر داخل ہوئی۔ پھر ہاتھ میں پکڑا لفافہ اس کے ڈیسک پر رکھا۔

"ڈاکٹر، یہ ان پیشنٹ کی رپورٹ ہے جن کو آپ نے دوپہر ایمر جنسی وارڈ میں ڈیل کیا تھا۔"

زخرف نے گہری سانس لے کر ہاتھ آگے بڑھایا اور لفافہ اٹھایا۔ ٹیبل سے چھوٹی قینچی اٹھاتے ہوئے اسے اوپر سے چاک کیا۔ پھر اندر موجود چند کاغذ نکال کر پڑھنے لگی۔ نرس ابھی تک سامنے کھڑی انتظار میں تھی۔

"ٹھیک ہے، پیشنٹ کے گھر والوں میں سے کسی کو میرے کیبن میں بھیج دیں۔ آئی وِل رپورٹ دیم۔۔"

اس کی ہدایات پر نرس سر ہلاتی کمرے سے چلی گئی۔ زخرف پچھلی سوچوں کو ذہن سے جھٹک کر ایک فائل کی طرف متوجہ ہوئی۔ ابھی چند لمحے ہی گزرے

تھے جب دروازے پر دوبارہ دستک ہوئی۔

"آجائیں۔۔"

سر جھکائے کچھ پڑھتے ہوئے اس نے اجازت دی۔اگلے ہی لمحے دروازہ کھلا۔ زخرف نے سر اٹھایا۔وہاں طلحٰہ زمان اسے اندر آتا دیکھائی دیا۔زخرف نے گہری سانس لے کر خود کو نارمل کیااور فائل بند کر کے سنجیدہ سی اس کی طرف متوجہ ہوئی۔جواب اس کے سامنے نشست سنبھال رہا تھا۔پھر وہ دونوں ہاتھوں کو باہم پھنسا کر اپنے آگے بچھے ٹیبل پر جھکتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"پیشنٹ سے آپ کا تعلق۔۔"

www.novelsclubb.com

طلحٰہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔کیا وہ واقعی نہیں جانتی تھی یاں جانتے بوجھتے ہوئے انجان بن رہی تھی۔

”والدہ ہیں وہ میری۔۔“

”دیکھیں، عموماً ہمارا کام پیشنٹ کو ایمرجنسی سیچوئیشن سے نکالنا ہوتا ہے۔ لیکن میں آپ کو بتادوں کہ جن حالات میں آپ کی والدہ کو لایا گیا تھا انہیں کچھ دیر مزید ٹریٹمنٹ نہ ملتا تو وہ مر سکتی تھیں۔“

وہ سانس لینے کو رُکی۔ وہ بس خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ البتہ یہ سن کر گردن میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔

”آپ جانتے ہیں کہ آپ کی والدہ ہارٹ پیشنٹ کے ساتھ ساتھ بلڈ پریشر کی پیشنٹ بھی ہیں؟“

www.novelsclubb.com

اس کا سر اقرار میں ہلا۔ جواباً وہ جو رپورٹ والا لفافہ دوبارہ کھولنے لگی تھی ایک لمحے کیلیئے رُکی۔ اس کے چہرے پر تحیر اُبھرا۔ وہ واضح حیران ہوئی تھی پھر وہ

رپورٹ والا لفافہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے افسوس سے بولی۔

”پھر مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ اپنی والدہ کی بیماری کے معاملے میں بہت لاپرواہ ہیں۔ فوڈ پوائزننگ کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہوئی ہے جس سے ان کا بی پی شوٹ کر گیا۔“

رپورٹ اس کے سامنے کرتے ہوئے وہ اب سنجیدہ تھی۔ اُس نے ہاتھ نہیں بڑھایا۔ جو وہ اسے بتا رہی تھی وہ پہلے سے جانتا تھا۔ بے اختیار شرمندگی سے اس کا سر جھک گیا۔ زخرف کو یہ دیکھ کر کافی حیرت ہوئی۔ جسے وہ چھپا گئی۔ وہ طلحہٰ جو اپنے سامنے کسی کا ایک لفظ بھی برداشت نہیں کرتا تھا وہ آج یوں سر جھکائے اس کے سامنے بیٹھا تھا۔ زخرف نے غور کیا، کچھ بدلہ تھا اس میں۔ ہاں، اس کے اکڑے ہوئے کندھے۔ ظاہری حالت سے وہ وہی طلحہٰ لگ رہا تھا۔ لیکن اس کی یہ حالت دیکھ کر زخرف اس کی دماغی حالت کا اندازہ لگا سکتی تھی۔ اب وہ بولی تو سنجیدہ مگر نرم لہجے میں۔

"آپ کو ان کی حالت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کی ڈائیٹ کا خیال رکھنا ہے۔ ورنہ حالات ہر دفعہ ہمارے کنٹرول میں نہیں ہوں گے۔"

زخرف کیلئے یہ مشکل نہیں تھا۔ کسی اور حالت میں وہ دونوں ملے ہوتے تو زخرف شاید اس سے بات کرنا بھی پسند نہ کرتی۔ پھر وہ میز پر اپنی چیزیں درست کرنے لگی اور ان میں سے اپنا سٹیتھوسکوپ اور ماسک لے کر اٹھ کھڑی ہوئی۔
بالآخر اس نے اپنا سر اٹھایا۔

"وہ ڈسچارج کب ہوں گی؟"

"فلحال انہیں انڈر آبزرویشن رکھا جائے گا۔ ان کی حالت بہتر ہی رہی تو رات تک انہیں ڈسچارج کر دیا جائے گا۔"

میز کے پیچھے سے نکلتے ہوئے اس نے رُک کر جواب دیا اور بات ختم کر کے وہ میز کے ساتھ سے گزر کر آگے بڑھی۔

"زینب۔۔۔"

اس کے قدم ابھی طلحٰہ کی کرسی سے چند قدم آگے ہی بڑھے تھے جب اس کے بلانے پر بے اختیار ہی زخرف کے قدم رُکے۔ بولی وہ کچھ نہیں۔ چہرے پر لمحے بھر کو تکلیف بھی ابھری۔ سانس بھی گویا رُک گیا۔

"کیا تم مجھے اس سب کیلئے معاف کر سکتی ہو؟"

www.novelsclubb.com

زخرف کو جھٹکا سا لگا۔ یہ اس کی توقع کے بر عکس تھا۔ سہارے کیلئے اس نے دیوار پر ہاتھ رکھا۔ چند لمحے کیلئے وہ بھول گئی کہ وہ کہاں ہے؟ لیکن اسے وہ آواز سنائی دے رہی تھی۔ اب وہ شدید تکلیف کے عالم میں شکست خوردہ انداز میں

سر جھکائے کہہ رہا تھا۔

"ہم نے جو تمھارے ساتھ کرنا چاہا وہ اخلاقاً بہت غلط تھا۔ مجھے کبھی کبھی لگتا ہے تمھارا یوں خاموشی سے ہماری زندگیوں چھوڑ دینا ہمارے لئے بہت بُرا ثابت ہوا ہے۔"

زخرف بڑے تحمل سے دیوار کا سہارا لئے سن رہی تھی۔ وہ سر جھکائے بول رہا تھا۔

"تمھاری ڈیل کرنے پر ہی مجھے ایسی سزا ملی کہ میرا خاندان بکھر گیا۔ میرے والد نے ایک بے بنیاد بات کے بدلے میں میرے ماں کو طلاق دے دی۔ وہ بیمار ہیں۔ میں نے شادی بھی کی کہ میری بیوی میری والدہ کا خیال رکھے۔ شروع شروع میں وہ رکھتی بھی تھی لیکن اب وہ بھی تنگ آگئی ہے۔"

آخر میں اس کی آواز رندھ گئی۔ پھر وہ کرسی سے اٹھا اور گھوم کر زخرف کے سامنے آیا۔ زخرف کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا اور شہد رنگ آنکھیں طلحٰہ کی طرف اٹھیں تو وہیں ٹھہر گئیں۔

"میں نے زندگی میں کبھی نہیں سوچا تھا کہ میرا کبھی دوبارہ تم سے سامنا ہوگا۔ لیکن قدرت نے تب میرا تم سے سامنا کروایا جب میری ماں مرنے کے قریب تھی۔ مجھے تم سے معافی مانگنے کا موقع دیا گیا ہے۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔۔"

زخرف بس خالی خالی نظروں سے اسے دیکھے گئی۔ وہ تو زندگی میں آگے بڑھ گئی تھی۔ اس نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ اس کا پُرانے لوگوں سے رابطہ ہو یاں وہ ان کا حال جانے۔ پھر آج کیوں قدرت نے اسے ایسے موڑ پر لا کے کھڑا کر دیا تھا۔ کیا وہ اسے معاف کر سکتی تھی۔ اس نے جیسے اپنے آپ سے پوچھا تھا۔ جواب جان کر وہ خود بھی حیران ہوئی تھی۔ اس نے بس اوپر سے ہی خود پر سختی کا خول چڑھایا تھا۔ اندر سے وہ آج بھی ویسی ہی تھی۔ پھر اس نے خود کو کہتے سنا۔

"مجھے تم سے کبھی کوئی گلا نہیں رہا۔ جاؤ میں نے تمھیں اپنے ساتھ کی تمام زیادتیوں کیلئے معاف کیا۔ اللہ تمھیں سکون دے۔"

اور اگر زخرف ایک دفعہ اس کے چہرے کو دیکھ لیتی تو اپنے الفاظ کہنے پر فخر محسوس کرتی۔ اتنے میں ہی طلحٰہ کے چہرے پر بچوں کی سی خوشی نمودار ہو گئی تھی۔ زخرف مزید کچھ سنے یا دیکھے بغیر جانے لگی جب وہ پھر بولا۔

"شکریہ تمھارا۔ اتنے سب کے بعد بھی میری ماں کی جان بچانے کیلئے۔"

"یہ میرا کام تھا۔ میں روزانہ بہت سے مریضوں کو ایمرجنسی وارڈ میں ٹریٹ کرتی ہوں۔ مریض سے میرا ذاتی طور پر کیا اختلاف ہے۔ یہ میرے کام میں معنی نہیں رکھتا۔"

کہہ کر وہ رُکی نہیں تھی۔ پیچھے وہ اکیلا خوشی میں گھرا کھڑا رہ گیا۔ باہر آ کر زخرف نے کب سے اٹکی سانس بحال کی۔ وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی جب

اسے اپنی آنکھوں میں نمی سی محسوس ہوئی۔ جسے اس نے ہاتھ کی پشت سے رِ گڑ دیا۔ طلحٰہ تک ٹھیک تھا۔ باقی وہ کسی کا سامنا نہیں کر پائے گی۔ جیسا کہ وہ سوچ رہی تھی کہ یہ سب آسان ہے لیکن نہیں، اس کیلئے یہ سب بہت مشکل تھا۔ اپنے سے پیچھے چھوڑے لوگوں کی خیر خیریت اسے نہیں جاننی تھی۔ وہ انہیں بہت دور چھوڑ آئی تھی۔ اسے اب ان سب کی ضرورت نہیں تھی۔

زندگی کا وہ لمحہ جب وہ اور غازیان ایک ہونے والے تھے وہ پچھلا کوئی رابطہ استوار نہیں کر سکتی تھی۔

----

www.novelsclubb.com

بالآخر زینب کتاب کیلئے منعقد کئے گئے سیمینار کی صبح طلوع ہوئی تو کالے بادل پوری طرح آسمان پر قابض ہو گئے۔ تیز ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ آسمان پر چڑیوں کی چہچہاہٹ اور مرغے کی بانگ نے صبح ہونے کا عندیا دے دیا تھا۔ خوشگوار موسم ہونے کے باعث لوگوں نے صبح ہی صبح ناشتے کیلئے ریسٹورانٹس اور کیفے ایریا کا رُخ کیا۔

ایسے میں یونیورسٹی کے اس حصے میں ورکرز مصروف سے ادھر ادھر جاتے دیکھائی دے رہے تھے۔ معمول سے ہٹ کر گہما گہمی تھی۔ راہداری سے گزر کر آخر میں کھلے دروازے سے اندر جھانکو تو ہال کے اندر بھی کافی شور تھا۔ جگہ جگہ لڑکے کام کرتے دیکھائی دے رہے تھے۔ ایک کونے میں وہ بھی سر اٹھا کر اوپر سیڑھی پر چڑھے ورکر کو ہدایت دے رہا تھا۔

"نہیں، ادھر نہیں۔ تھوڑا ساتھ کرو۔۔"

کہہ کر وہ ہاتھ میں پکڑے کاغذوں کو دیکھتے ہوئے مڑا۔ کچھ آگے ہی آیا تھا جب

اچانک ہی اس کی نظر دائیں طرف کی دیوار پر پڑی۔اس نے تحمل سے اسٹیج پر چڑھے آدمی کو اشارہ کیا۔

"ادھر آؤ۔یہ پیپر یہاں سے اکھڑ رہا ہے۔اسے فکس کرو۔"

کہہ کر وہ پھر بے دھیانی سے صفحوں پر نظر ڈالتے ہوئے آگے بڑھا۔جب اس کے پیر میں کچھ اٹکا۔اس نے سر جھکا کر نیچے دیکھا تو وہاں اسٹول رکھا تھا۔

"علی۔۔۔"

اب کی بار وہ غصے سے اونچی آواز میں بولا۔ارد گرد کام کرتے کچھ لوگوں نے مڑ کر اسے دیکھا۔وہ اس دن سے بہت کم ہی غصے میں آتا تھا لیکن جب آتا تھا وہاں موجود ہر بندہ ہی سہم جاتا تھا۔علی جو بھی تھا وہ فوراً بھاگتا ہوا آیا۔

"جی سر۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"یہ۔۔۔"اس نے سٹول کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ میں اٹھالوں۔؟"

غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو علی حد سے زیادہ شرمندہ ہوا۔پھر جلدی سے آگے بڑھا۔

"نہیں، نہیں سر میں اٹھاتا ہوں۔"

سر جھٹک کر وہ پھر آگے بڑھ گیا۔ متوجہ ہوئے ورکرز دوبارہ اپنے کام کو لگ گئے۔ تبھی ہال کے دروازے سے وہ اندر آتا دیکھائی دیا۔ سٹیج کے پاس پہنچ کر اس نے پورے ہال پر نظر ڈالی اور وہ دیکھائی دے ہی دیا۔ پانچویں رو کے آخر میں وہ سیٹ پر بیٹھا تھا۔ سر پر ہاتھ مار کر اس نے غازیان کو کوسا پھر نشستوں میں سے جگہ بناتا ہوا وہاں تک آیا تھا۔ منظر واضح ہوا تو اسے مزید غصہ آیا۔ رَف ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس وہ کُرسی پر سر جھکائے بیٹھا موبائل پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔ وہ چند کاغذ ساتھ والی نشست پر رکھے تھے۔

"کچھ ہوش ہے رائٹر صاحب۔۔؟"

اس کے سر پر پہنچ کر وہ غصے سے بولا تو غازیان نے چونک کر سر اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا۔؟"

"تمھاری ٹیم سے زیادہ تم احمق اور غیر زمہ دار ہو۔ ٹائم دیکھا ہے؟"

جواباً غازیان نے سر جھکا کر موبائل پر ایک نظر ڈالی۔

"ہاں، ساڑھے سات ہو رہے ہیں۔"

"اُف غازیان۔۔"

وہ تلملایا۔

"حالت دیکھو اپنی۔دس بجے تقریب شروع ہو جانی ہے۔ساری رات میں بولتا رہا ہوں تھوڑا آرام کر لو۔"

"ایان، ٹینشن نہیں لو یار۔میں بالکل فریش ہوں۔"

"ہاں نظر آرہا ہے۔"

وہ جل کر بولا۔پھر ساتھ کرسی پر رکھے کاغذات پر نظر پڑی تو خفگی سے اسے دیکھا۔

"یقیناً تم نے انہیں نہیں پڑھا ہو گا۔"

"وہ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

غازیان نے کان کھجائے۔ایان نے تھکی ہوئی سانس خارج کی پھر وہ کاغذات اٹھا کر خود اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"میں نے بولا تھا ایک دفعہ بس ان کو پڑھ لینا۔"

"مجھ سے اسکرپٹڈ تقریریں نہیں کی جاتیں۔"

ہاتھ جھلا کر وہ بے زاری سے بولا۔ پسِ منظر میں بہت سا شور سنائی دے رہا تھا۔

لیکن وہ دونوں بس ایک دوسرے کی طرف متوجہ تھے۔

"یہ والی تقریر نہ کرتے۔ لیکن کم از کم پوائینٹس تو نوٹ کر۔۔۔۔"

لیکن اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی غازیان نے اپنا رُخ اس کی طرف موڑا

اور دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے قطیعت سے بولا۔

"اوکے فائن۔ میں کر لوں گا۔ زینب کے بارے میں بولتے ہوئے مجھے کسی

اسکرپٹ۔۔۔۔"

اس کے ہاتھ میں پکڑے کاغذوں کی طرف اشارہ کیا۔

"یاں کسی بھی طرح کے پوائینٹس نوٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

اس کی بات سن کر ایان چند لمحے کچھ بول نہ سکا۔ سب کچھ تو اس نے ایک

فقرے میں کہہ دیا تھا۔ غازیان کہہ کر دوبارہ اپنے موبائل کی طرف متوجہ ہو

گیا۔ کچھ دیر بعد گہری سانس لے کر ایان اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمھارا اڈریس تمھارے اپارٹمنٹ میں پہنچا دیا ہے۔ ساڑھے آٹھ بجے تک

لوگ آنا شروع ہو جائیں گے۔ اب یہ تم پہ ہے تم یہاں سے کب تک نکلتے ہو۔

www.novelsclubb.com

تقریب کے سارے انتظامات مکمل ہیں۔ سیکیورٹی ٹیم بھی آگئی ہے۔انٹری یونیورسٹی کے سیکنڈ گیٹ سے ہو گی اور ایگزٹ۔۔"

وہ ابھی کہہ ہی رہا تھا جب غازیان نے موبائل بند کر کے جیب میں ڈالا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر آہستہ سے آگے بڑھ کر اس کے گلے لگ گیا۔ایان کے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔اس کی کمر تھپکتے ہوئے وہ اس کے کان کے قریب چہرہ کئے نرمی سے کہنے لگا۔

"میں جانتا ہوں تم نے سب ہینڈل کر لیا ہے۔جانتا ہوں مجھ سے زیادہ اس ارینجمنٹ میں تم تھک گئے ہو۔ لیکن کہو گے نہیں۔کیونکہ تم یہ سب مجھ سے بڑھ کر زینب کیلئے کر رہے ہو۔"

اور ایان تو بالکل کنگ رہ گیا۔اس نے زینب کے متعلق اپنے خیالات کبھی کسی سے نہیں کہے تھے۔کیا غازیان جانتا تھا؟اتنا کہہ کر غازیان اس نے الگ ہو گیا۔ ایان کے چہرے پہ سُرخی پھیل گئی۔

"شکریہ میرے ہر موقع پر میرا ساتھ دینے کیلئے۔"

مسکراتے ہوئے اس کا شانہ تھپک کر وہ ایک طرف سے ہو کر نکل گیا۔ایان نے

رُکی ہوئی سانس بحال کی۔ وہ اس کے تاثرات دیکھنے کو بھی نہیں رُکا تھا۔ وہ ایسا ہی تھا۔ ایک ہی فقرے میں دوسرے کو خاص بنا دینے والا۔

"سنو۔۔"

غازیان کی آواز پر اس نے چہرہ موڑا۔ ہال میں کافی شور تھا۔ لیکن غازیان نے ہاتھ کے دروازے کے پاس جا کر اس کو اونچی آواز میں بلایا تھا۔ اس کے متوجہ ہونے پر غازیان اور اونچی آواز میں بولا۔

"میں کوشش کروں گا جلدی آجاؤں۔ لیکن سارے انتظامات اب تم نے ہی دیکھنے ہیں۔ ایک آخری دفعہ دیکھ لینا او کے؟ میں اب زخرف کے ساتھ آؤں گا۔ "

جواباً اُس نے کچھ کہنے کی بجائے تھمز اپ کا اشارہ کیا تو وہ ہال سے نکل گیا۔ پیچھے ایان جھک کر وہ صفحات اٹھاتے ہوئے، اسٹیج کی طرف بڑھا۔

("میرا نام زینب خالد ہے۔ لیکن اب لوگ مجھے زخرف کے نام سے جانتے ہیں۔")

یہی خوشگوار صبح اس گھر پر اتری تو زخرف کے کمرے کی در و دیوار نے اسے بند ہوتی آنکھوں سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔اس نے مسکرا کر انگڑائی لی۔

آنکھیں بند کئے اس نے کچھ محسوس کیا۔اگلے ہی لمحے بیڈ سے اُچھل کر وہ کھڑکی میں آکھڑی ہوئی۔ باہر کالے بادلوں کے ساتھ ٹھنڈی ہوا چلتی دیکھائی دی تو وہ کھل کر مسکرادی۔اس کا پسندیدہ موسم۔ بارش کا موسم۔

وہی کھڑکی میں کھڑے آنکھیں بند کئے وہ اس ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

("میں بچپن سے ہی تھوڑی سنجیدہ تھی۔اپنے بابا سے مجھے بہت لگاؤ تھا۔وہ میری زندگی کی خوبصورت یادہیں۔وہ میرے لئے شروع سے ہی بہت خاص رہے ہیں۔وہ دکان سے آکر میرے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور ہم اپنے گھر کے لان میں خوب مزے کرتے تھے۔وہ دن بہت اچھے تھے۔")

دفعتاًاس نے آنکھیں کھولیں۔ پھر مڑ کر وال کلاک پر وقت دیکھا۔گھڑی آٹھ بجا رہی تھی۔وہ بے فکری سے چلتی بیڈ تک آئی اور جھک کر موبائل اٹھایا۔

بشریٰ اماں ٹھیک ہو گئی تھیں اور اس نے وہ جاب چھوڑ دی۔اب اس کے پاس وقت ہی وقت تھا۔اور آج پہلا فارغ دن ہی سیمینار کا دن تھا۔غازیان کا گڈ مارننگ میسج دیکھ کر اس نے جواباً گڈ مارننگ کہہ کر موبائل رکھ دیا۔

(''پھر جب میں نے بلوغت کی سیڑھی پر قدم رکھا تو میرے بابا مجھ سے بچھڑ گئے۔میں فرسٹ ائیر میں تھی جب بابا ہارٹ اٹیک کے باعث انتقال کر گئے۔'')

جھک کر موبائل رکھتے ہوئے اس نے بیڈ سائیڈ ٹیبل کو دیکھا۔جہاں رات کا کافی کا مگ، زینب کتاب اور ایک سُرخ کور والی ڈائری رکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

کمفرٹر تہہ کرنے کے بعد اس نے وہ کافی کا مگ اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

لاؤنج کی کھڑکیاں کھلی تھیں اور ہوا کے باعث ایک طرف اکٹھے کیئے پردے ہل رہے تھے۔

وہ مدھم سا کچھ گنگناتی ہوئی کچن میں آئی۔ پھر سنک سے مگ دھویا۔مگ اسٹینڈ

میں لگا کر وہ لاؤنج میں آئی اور صوفوں کے کشن ٹھیک کرنے لگی۔

(''بابا گئے تو احساس ہوا چچاؤں کے بچے ہمیں کتنا ناپسند کرتے ہیں۔ بابا کے ہوتے ہوئے کسی کی جرأت نہیں ہوتی تھی ہمیں کچھ کہے۔ لیکن اب وہ ہم بہنوں کو بات بات پر بولنے لگے تھے۔ غصہ کرنے لگے۔ چچا ہمارا بہت خیال رکھتے تھے لیکن ان کے بچے۔۔ وہ بہت طعنے دیتے تھے۔ بہنیں برداشت کر لیتی تھیں۔ امی چپ رہنے کا کہتیں لیکن مجھ سے غلط بات برداشت نہیں ہوتی تھی۔'')

لاؤنج کے کام سمیٹ کر وہ دوبارہ کمرے میں آئی اور ڈریسنگ کبرڈ کی طرف بڑھی۔ دروازہ کھول کر تمام ہینگرز پر ایک نگاہ ڈالی۔ چند لمحے وہ سوچتی رہی۔ کچھ جوڑے آگے پیچھے کر کے اس نے وہ سفید فراک نکالا۔ اوپر سے نیچے تک ایک طائرانہ نگاہ اس پر ڈالی۔ وہ عموماً تیار ہونے پر اتنا وقت خرچ نہیں کرتی تھی لیکن آج خاص دن تھا۔ وہ سادہ سفید فراک تھا جس کے آستین اور گھیرے پر دھاگے کا کام ہوا تھا۔

اسے بیڈ پر رکھ کر وہ نیچے بیٹھی اور جوتے والے خانے سے جوتا سلیکٹ کرنے

لگی۔

(”جیسے جیسے عمر بڑھتی گئی اپنے اوپر کہے جانے والے جملوں کے معنی سمجھ آتے گئے۔ میں جواب دینے لگی اور میری اسی ہمت سے میرے کزن موحد بھائی مجھ سے بہت کھار کھاتے تھے۔ وہ مجھ پر ہاتھ بھی اٹھانے لگے تھے۔ لیکن میں کبھی امی کو بتا نہیں پائی۔ کیونکہ وہ آگے سے یہی کہتیں کہ تم کیوں ان کے آگے جواب دیتی ہو اور پھر ایک دن میری اسی ہمت سے تنگ آ کر میرے کزن موحد نے مجھے اپنی بزنس ڈیل میں بیچ دیا۔“)

سفید ہائی ہیلز نکال کر وہ کھڑی ہوئی اور بیڈ سے فراک والا ہینگر اٹھا کر واش روم میں گھس گئی۔

کمرے کی لان میں کھلتی کھڑکی کھلی تھی۔ جس سے ٹھنڈی ہوا اندر آ رہی تھی۔

دفعتاً ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا اور بیڈ سائیڈ ٹیبل پر زینب کے اوپر رکھی ڈائری کھلی۔ مسلسل اندر آتی ہوا سے ڈائری کے چند شروع کے صفحے ہوا میں پھڑ پھڑانے لگے۔ انہیں میں سے ایک صفحے کے آخر میں لکھا تھا۔

(”لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے میں پہلے سے نکاح میں ہوں۔ ہاں، غازیان

www.novelsclubb.com

ابراہیم! میری زندگی میں آنے والا دوسرا مرد۔پہلے میرے بابا تھے۔میری اس سے پہلی ملاقات کالج کے باہر ہوئی تھی اور ایک غلط فہمی کے باعث میں نے اسے تھپڑ مار دیا۔"

ڈائری پر لکھے الفاظ کہہ رہے تھے۔)

فریش ہو کر وہ واش روم سے نکلی تو اس نے گھٹنوں سے نیچے تک آتا سفید فراک پہنا ہوا تھا۔ساتھ سفید ہی چوڑی دار پاجامہ پہنے وہ گیلے بالوں کی لٹیں چہرے سے ہٹا رہی تھی۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جھک کر اس نے دوسرے دراز سے ہیر ڈرائیر نکالا۔پھر سوئچ لگا کر بٹن آن کیا تو کمرے کی مقدس خاموشی میں خلل پیدا ہوا۔ہیر ڈرائیر کی آواز نے ڈائری کے صفحوں کے پھڑ پھڑانے کی آواز کو دبا دیا۔

www.novelsclubb.com

(ہوا سے صفحہ پلٹا تو اگلے لفظ واضح ہوئے۔

"ہماری اگلی ملاقات یونیورسٹی میں ہوئی۔میں تب اکیس سال کی تھی۔ہاں اکیس سال کی کیونکہ میں نے میٹرک کی سٹڈی کے بعد دو سال کا گیپ لیا تھا۔وانیہ آپی کی سٹڈی کی وجہ سے۔غازیان کو ابھی بھی یقین نہیں آتا کہ میں نے دو

سال کا گیپ لیا تھا۔ وہ مجھے ابھی بھی تئیس، چوبیس سال کی لڑکی سمجھتا ہے۔ جبکہ میرے عمر ستائیس سال ہے۔")

وہ مگن سی منہ میں کچھ گنگناتے ہوئے بال سکھانے میں مصروف تھی۔ اس کی شہد رنگ آنکھیں، آئینے میں اپنے عکس پر جمی تھیں۔

("خیر دوسری ملاقات میں وہ بہت مختلف لگا تھا۔ ہم دونوں دوست بن گئے۔ مجھے اُس کے بولنے کا انداز پسند تھا۔ اس میں بابا دیکھائی دیتے تھے۔ نا چاہتے ہوئے بھی میں اس کو پسند کرنے لگی۔ ہمارا رابطہ بڑھ گیا۔ یونیورسٹی کی کینٹین ہو یاں فون کالز۔ ہم ڈھیروں باتیں کیا کرتے تھے۔ مجھے نہیں پتہ وہ مجھے کب سے پسند کرتا تھا لیکن جب میں نے اس سے اپنا مسئلہ شئیر کیا تو اس نے نکاح کیلئے لمحہ بھر سوچنے کے بعد حامی بھر لی۔")

www.novelsclubb.com

بال سوکھ گئے تو اس نے ہیر ڈرائیر کا بٹن بند کیا۔ کمرے کی مقدس خاموشی لوٹ آئی۔ زخرف کو پھڑ پھڑاتے کاغذوں کی آواز نے ابھی بھی اپنی طرف متوجہ نہیں کیا تھا۔ اب وہ مسکرا کر آگے سے بال پکڑتے ہوئے فرنچ ناٹ بنانے لگی۔

(””میں نے آج تک اس سے یہ نہیں پوچھا کہ مجھ سے نکاح کیوں کیا۔شاید کسی ایسے جواب سے ڈرتی ہوں جس میں وہ یہ کہہ دے کہ ’تمھاری پریشانی کا حل نکالنے کیلئے کیا تھا۔‘ بے شک یہی وجہ تھی لیکن یہ سب کہتے ہوئے بھی کتنا عجیب لگتا ہے نا؟ خیر شاید پسندیدگی کی وجہ سے کیا ہو۔ایک بات جو بہت عرصہ بعد مجھے غازیان کے بارے میں معلوم ہوئی وہ اس کا رائٹر ہونا تھا۔اس نے مجھے جب بتایا کہ وہ مجھ پر کتاب لکھ رہا ہے تو میں حیران رہ گئی۔میں اپنی باتیں اسے اس لئے تو نہیں بتاتی تھیں کہ وہ کہانی لکھنے کا سوچ بیٹھے۔خیر میں نے اسے منع نہیں کیا۔میری یونی کا تیسرا سال تھا جب وہ کتاب شائع ہوئی۔(موجودہ دن سے تین سال پہلے۔)“)

سر کے وسط میں وہ رُکی اور بال اکٹھے کر کے پیچھے اونچی پونی ٹیل بنالی۔پھر اس نے ٹیبل سے وہ سادہ سی رِنگ اٹھائی۔اسے دیکھ کر ایک افسردہ سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر رینگی۔یہ غازیان کا اس کیلئے پہلا تحفہ تھا۔جب وہ ابھی ایک دوسرے کو ٹھیک سے جانتے بھی نہیں تھے۔اِس سے ملنے کے بعد پہلی سالگرہ پر اس نے دیا تھا۔

(ایک دفعہ پھر ہوا کا زوردار جھونکا آیا اور چند صفحے آگے پلٹ گئے۔اس صفحے کی پہلی سطر کچھ یوں تھی۔

"بالآخر موحد بھائی کی سازشیں، طلحٰہ کی کوشش، میرا اس گھر سے نکلنا اور میری پڑھائی مکمل ہونے کے بعد اب ہم ملنے جارہے ہیں۔ہم ایک ہونے جارہے ہیں۔مجھے شدت سے اس پل کا انتظار ہے جب میں اس کے پہلو میں کھڑی ہوں گی اور دنیا مجھے مسز غازیان کے نام سے جانے گی۔جلد ایسا ہو گا۔

لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔")

مسسلسل کسی چیز کی آواز آنے پر وہ پلٹی۔کھلی ڈائری دیکھ کر جلدی سے آگے بڑھی اور بند کر کے اوپر زینب کتاب رکھ دی۔چونکہ کتاب کا کور بھاری تھا تو اب وہ نہیں کھل سکتی تھی۔زخرف کے لکھے گئے الفاظ ڈائری کے اندر ہی بند ہو گئے۔

اب وہ چند چھوٹی موٹی چیزیں بیگ کے اندر رکھ رہی تھی۔میک اپ کے نام پر بس ہلکا سا بلش اون اور لپ گلوس لگایا تھا۔بیگ تیار کر کے وہ بیڈ پر بیٹھی اور اپنے پاؤں رَف چپل سے نکال کر ہیل میں مقید کئے۔پھر جھک کر اسٹریپ لگانے

لگی۔جب موبائل کی گھنٹی بجی۔

اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔'غازیان کالنگ' اسکرین پر جگمگا رہا تھا۔اس نے کال اوکے کر کے سپیکر پر لگائی پھر دوبارہ جھک کر اسٹریپ لگانے لگی۔اگلے ہی لمحے ریسیور میں اس کی خفاسی آواز ابھری۔

"میڈم نو بج رہے ہیں۔ایسی بھی کونسی تیاری ہے جو مکمل ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی۔"

"ہاں میں بس تیار ہوں۔تم نے ڈرائیور بھیج دیا؟"

پوچھتے ہوئے وہ اسٹریپ لگا کر اٹھی اور پرس کی چین کندھے پر ڈالی۔پھر جھک کر بیڈ سے موبائل اٹھایا۔

"یہ ناچیز خود ڈرائیور بن کر کب سے کار لئے آپ کے گھر کے باہر کھڑا انتظار کر رہا ہے۔"

"اوہ غازیان۔۔۔"

اس نے تھکی ہوئی سانس خارج کی۔پھر جلدی سے باہر آئی۔لان کی راہداری عبور کرتے ہوئے اس کی نظر کھلے گیٹ پر پڑی۔جہاں سے وہ اپنی ریڈ کار کے

ساتھ ٹیک لگائے کھڑا نظر آیا۔بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس، بالوں کو جیل لگا کر پیچھے کی طرف جمائے وہ مسکرا کر اسے قریب آتا دیکھ رہا تھا۔اوپری کوٹ کی جیب سے اس کا لال رومال واضح ہو رہا تھا۔

ہوا کے باعث اپنے پھڑ پھڑاتے فراک اور ڈوپٹے کو سنبھالتی وہ گیٹ تک پہنچی۔ پھر مڑ کر گھر لاک کرتے ہوئے کہنے لگی۔

"تمھیں خود آنے کی ضرورت نہیں تھی۔ایونٹ پلیس پر اتنے کام ہوں گے۔ وہ دیکھ لیتے۔مجھے لینے کیلئے کسی ڈرائیور کو بھیج دیتے۔"

لاک کر کے وہ گھومی تو وہ خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے سیدھا ہوا۔

"ہاں، جیسے اپنے انڈر کام کرنے والوں کو میں تنخواہ اللہ کے نام پر دیتا ہوں۔"

"جتنا تمھارے پاس پیسہ ہے۔دے بھی دو تو فرق نہیں پڑے گا۔"

www.novelsclubb.com

کہتے ہوئے وہ گھوم کر فرنٹ سیٹ تک آئی۔اس سے پہلے ہی غازیان نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔زخرف اندر بیٹھ گئی تو وہ بھی ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔

اسے دیکھ کر وہ کہے بغیر نہ رہ سکا۔

"پیاری لگ رہی ہو۔"

اور بس یہ چار الفاظ تھے۔ سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے زخرف کے ہاتھ تھم گئے۔ اس نے حیرت سے سر اٹھا کر غازیان کو دیکھا۔ جو کہہ کر اب گاڑی سٹارٹ کرنے لگ گیا تھا۔ زخرف کو لگتا تھا زندگی میں کبھی ایسا موقع نہیں آئے گا جب غازیان اس کے ظاہری حلیے کی تعریف کرے۔ لیکن وہ لمحہ آیا تھا اور گزر بھی گیا تھا۔

زخرف کو واقعی یاد نہیں پڑتا تھا کہ کبھی غازیان نے اس کی اس طرح سے تعریف کی ہو۔ اس نے کچھ کہنا چاہا۔ لیکن غازیان ہی متوجہ نہ تھا۔ بالآخر زخرف بھی سر جھٹک کر سامنے دیکھنے لگی۔ لیکن وہ الفاظ ابھی بھی اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔

چند لمحے بعد گاڑی اپنی منزل کی طرف جاتی دیکھائی دی۔

www.novelsclubb.com

ایونٹ کے تمام انتظام مکمل ہو چکے تھے۔اب ہر طرف کچھ سیکیورٹی آفیسرز اور ورکرز کھڑے دیکھائی دے رہے تھے۔لوگوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔

زینب کتاب کے ہزاروں قارئین میں سے وہ چند لوگ جن کو اس ایونٹ کے پاسز ملے تھے وہ خوشی اور جوش کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ ٹولیوں کی صورت میں اندر آتے دیکھائی دے رہے تھے۔

اور راہداری کے آخر میں بنے اس کمرے میں کافی گہما گہمی تھی۔ تین افراد چند مونیٹرز کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے مختلف کیمراز کے مناظر دیکھ رہے تھے۔

کمرے کے ایک کونے میں کھڑے دو افراد ایونٹ کے درمیان ہونے والے تمام انتظامات پر بات کر رہے تھے۔دوسرے کونے میں کھڑے تین افراد کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلئے لائحہ عمل تیار کر رہے تھے اور درمیان میں کھڑے دو افراد ایونٹ کے دوران غازیان کے استعمال میں رہنے والی بلیو توتھ کا جائزہ لے رہے تھے۔غرض تمام افراد کام میں جتے تھے۔

جب کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ اندر آیا۔ گرے پینٹ پر سفید شرٹ پہنے، ٹائی لگا کر بال بنائے وہ بھی تقریباً تیار نظر آرہا تھا۔ کوٹ ندارد تھا۔

"سب تیار ہیں۔ کہیں کوئی مسئلہ تو نہیں۔۔"

تمام افراد پر طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے وہ پوچھ رہا تھا۔ تمام لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھیں۔ پھر سب کی گردنیں نفی میں ہلیں۔ ایک شخص کمپیوٹر کے سامنے سے ہٹ کر اس کے پاس آیا۔

"جی سر، سب ٹھیک ہے۔ انٹری ایگزٹ کے ساتھ ساتھ ہال میں بھی مختلف جگہ پر کیمرے لگا دیئے گئے ہیں۔ سیکیورٹی سٹاف کافی ایکٹیو ہے۔ بہت کمپرومائز۔۔۔"

"ایان سر۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب باہر سے ایک لڑکی بھاگتی ہوئی اندر آئی اور اسے مخاطب کیا۔ وہ جو سر ہلاتے ہوئے اس لڑکے کو سن رہا تھا لڑکی کی طرف متوجہ ہوا۔

"کیا ہوا فاطمہ۔۔؟"

"سر باہر لوگ آنا شروع ہو چکے ہیں۔ ساڑھے نو ہونے والے ہیں۔ ابھی تک

غازیان سر نہیں پہنچے۔"

اور ایان نے بہت مشکل سے خود کو کچھ کہنے سے روکا۔وہ اب ورکرز کے سامنے ان کے باس کو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔پھر ضبط کرتے ہوئے بولا۔

"میں دیکھتا ہوں۔تم جاؤ۔۔"

کہہ کر اس نے جیب سے موبائل نکالا۔وہ لڑکا خود ہی دور ہٹ گیا۔وہ غازیان کو کال کر رہا تھا۔تیسری گھنٹی پر فون اٹھا لیا گیا۔

"غازیان، ساڑھے نو ہو گئے ہیں۔کدھر رہ گئے ہو۔ادھر لوگ آنا شروع ہو چکے ہیں۔۔"

اس کے بولنے پر کمرے میں موجود سب لوگ اسے دیکھنے لگے۔جیسے وہ غازیان سے بات کر لیتا تھا کبھی کسی کی جرأت نہیں ہوئی تھی۔وہ سب بس ان کی دوستی کو ہی سراہتے رہتے تھے۔اس نے رُک کر دوسری طرف کی بات سنی۔

"چلو جلدی آجاؤ۔ہم انتظار کر رہے ہیں۔۔"

فون رکھ کر وہ ابھی مڑا ہی تھا جب بلیو تو تھ کا جائزہ لیتا ایک لڑکا اس کے پیچھے لپکا۔

www.novelsclubb.com

"سر، یہ غازیان سر کی بلیو توتھ ہے۔اس کا والیوم سیٹ کر دیں۔"

ایان نے ایک نظر اس بلیو توتھ کو دیکھا۔وہ جانتا تھا غازیان وہ لگانے کیلئے اتنی جلدی تیار نہیں ہوگا۔اسے ہدایات پسند ہی نہیں تھیں۔پھر بھی اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ بلیو توتھ پکڑی۔

"ویسے اسے ہدایات کی ضرورت نہیں پڑتی۔لیکن کسی بھی ہنگامی صورتحال کیلئے یہ ضروری ہے۔"

پھر اس نے نظریں اٹھا کر اس لڑکے کو دیکھا۔

"احمد، اس بات کا خیال رکھنا اسے ہدایت دینے والا بلاوجہ نہ بولے۔اس کا دھیان بٹ جائے تو وہ فوکس نہیں کر پاتا۔"

"جی سر، میں دھیان رکھوں گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ جلدی جلدی سر ہلانے لگا۔اسے فکس کرنے کے بعد وہ اس لڑکے کو پکڑا کر خود اسکرین کی طرف بڑھا۔

"غازیان کی تقریر کے دوران والیم آہستہ رکھنا تاکہ آواز کی کوالٹی بہتر رہے۔

البتہ سوالات کے وقت عوام والے مائیک کی آواز بڑھا دینا۔تاکہ۔۔۔"

"سر، غازیان سر آ گئے۔۔۔"

وہ بول رہا تھا جب کسی نے آواز دی۔ وہ بات بیچ میں چھوڑتا باہر کو بھاگا۔ چند قدم چلنے کے بعد اس نے راہداری میں بنے تیسرے کمرے کا دروازہ کھولا۔ وہ غازیان کا آفس تھا۔ جلدی میں اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ دروازہ ناک کرے۔ کیونکہ عین ممکن تھا کہ زخرف بھی غازیان کے ساتھ ہوتی۔ خیر اندر کا منظر واضح ہوا تو وہ ٹیبل کے دہانے پر ٹکا کھڑا تھا۔ باقی کمرہ خالی تھا۔ ایان قدرے ڈھیلا پڑا۔ پھر باہر کسی کو اشارہ کرتا آہستہ سے اندر آیا۔

"زینب نہیں آئی۔۔؟"

دنیا کیلیئے وہ زخرف تھی لیکن ایان کیلیئے وہ ہمیشہ زینب ہی رہنا تھی۔

"آئی ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

ایان نے دوبارہ کمرے میں نظر دوڑائی۔ کمرہ واقعی خالی تھا۔ غازیان نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔ تبھی دو لڑکے اندر آئے اور غازیان کی طرف بڑھے۔

"وہ کہتی ہے میں تمھاری طرح کوئی سلیبرٹی نہیں ہوں۔ اسے عام رہنا پسند

ہے۔سو وہ آتے ہی ہال میں چلی گئی۔"

وہ لڑکے میکانکی انداز میں اس کا بلو تو تھ اور ٹائی کے ساتھ مائک پِن سیٹ کر رہے تھے۔اب ایان خاموشی سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔غازیان چہرے پر ضبط لئے ان کی کاروائی دیکھنے لگا۔اسے سخت چڑ تھی ایسے کاموں سے۔چند لمحے خاموشی رہی پھر کچھ یاد آنے پر غازیان بولا۔

"موحد اور منان آ گئے۔۔؟"

"وہ نہیں آ رہے۔"

غازیان واضح چونکا۔

"کیوں۔؟"

"کیا فرق پڑتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

ایان نے بے بسی سے مسکراتے ہوئے شانے اچکائے۔پھر سر جھٹکا۔

"چھوڑو تم کیوں انہیں سوچ رہے ہو۔تم ہو، زینب ہو تو منظر مکمل ہے۔کسی کے ہونے یا نا ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے۔"

دونوں لڑکے کام کر کے پیچھے ہٹے۔غازیان نے انہیں اشارے سے جانے کو

کہا۔پھر ایان کی طرف متوجہ ہوا۔

"سب خیریت ہے۔؟"

وہ جو بات کر کے کسی سوچ میں گم ہو گیا تھا غازیان کی آواز پر چونکا۔

"ہاں سب ٹھیک ہے۔"

چہرے پر بشاشت لاتے ہوئے وہ اس کے مقابل آ کھڑا ہوا۔وہ فلحال اسے کوئی بات نہیں بتا سکتا تھا۔وہ اتنا خود غرض نہیں تھا کہ اس کا اتنا اہم دن اپنی وجہ سے خراب کرتا۔ایان نے آگے بڑھ کر اس کے کوٹ سے نادیدہ گرد جھاڑی۔

"میری دعا ہے تمھیں ایسے ہی کامیابیاں ملتی رہیں۔۔"

"اور تم میری ہر کامیابی میں میرے ساتھ رہو۔۔"

غازیان نے جواباً مسکراتے ہوئے فقرہ مکمل کیا تو ایان نے آگے بڑھ کر اسے اپنے گلے لگا لیا۔غازیان نے اس کی کمر تھپکی۔اتنا تو وہ جان گیا تھا کہ کوئی مسئلہ ہے۔کیا؟ یہ وہ ایونٹ کے بعد پوچھے گا۔ابھی ان کے پاس وقت نہیں تھا۔

یہاں سے چند قدم چل کر آگے آؤ تو ہال کے دروازے سے لوگ اندر جاتے دیکھائی دے رہے تھے۔اندر ہال تقریباً بھر چکا تھا۔جگہ جگہ پر سیکیورٹی گارڈز کھڑے دیکھائی دے رہے تھے۔اسٹیج سے آگے کچھ جگہ چھوڑ کر چیف گیسٹس کیلئے پہلی قطار میں صوفے رکھے تھے۔پھر پیچھے لاتعداد قطاروں میں کرسیاں (بینچز) بچھی تھیں۔تیسری رو کی چوتھی کرسی پر زخرف بیٹھی تھی اور نظریں گھما کر ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی۔

وہ پہلی بار غازیان کے اس طرح کے ایونٹ میں شرکت کر رہی تھی۔ورنہ وہ اپنی لکھائی کے بارے میں زخرف کے سامنے زیادہ بات نہیں کرتا تھا۔ہال کی دیواروں پر جگہ جگہ زینب کتاب کے سرورق کی فلیکس آویزاں تھیں۔چند لوگوں کے ہاتھوں میں پلے کارڈ بھی پکڑے ہوئے تھے۔جن پر زینب کے حوالے سے یا رائیٹر کے متعلق کوئی نہ کوئی بات لکھی تھی۔ہال میں اتنا شور تھا

کہ کانوں پڑتی آواز سنائی نہ دیتی۔

"حاضرینِ کرام۔۔۔"

آواز ہال میں گونجی تو سارے میں یک دم سناٹا چھا گیا۔ سب چونک کر اسٹیج کی طرف دیکھنے گے۔ جہاں ایک طرف نصب کئے گئے ڈیسک کے پیچھے ایک لڑکا کھڑا جھک کر مائیک میں بول رہا تھا۔

"آپ سب کا یہاں اکٹھا ہونے کیلئے شکریہ۔ غازیان ابراہیم جن کو آپ سب ایک لکھاری کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ ان کی چند کتب آئی ہیں۔ یہ تقریب ان کی لکھی گئی ان چند کتب میں سے ایک کتاب کی پزیرائی کیلئے منعقد کی گئی ہے۔ زینب، جو آج سے تقریباً تین سال پہلے شائع ہوئی تھی۔ جس کتاب کو آپ سب نے پڑھا اور پسند کیا۔ اس کتاب کے بارے میں آج رائیٹر بہت سی باتیں واضح کریں گے اور۔۔"

وہ لڑکا تمہیدی کلمات کے بعد اب زینب کا تعارف کروا رہا تھا۔ سب غور سے اسے سن رہے تھے۔ چیف گیسٹ کیلئے رکھے گئے صوفوں میں سے ایک پر وہ بھی بیٹھا تھا۔ ٹانگ پر ٹانگ جمائے وہ کچھ ناخوش سا سٹیج پر بولتے لڑکے کو دیکھ رہا

www.novelsclubb.com

تھا۔دفعتاً ایان پیچھے سے اس کے قریب جھکا۔وہ غیر ارادی طور پر غازیان کے ساتھ نہیں بیٹھا تھا تا کہ زخرف نا دیکھ لے۔

"غازیان، موڈ تو ٹھیک کر و یار۔۔"

"تم تو چپ ہی رہو۔ تمھاری جگہ تھی یہ جسے تم نے خود ہی چھوڑ دیا۔میں چاہتا تھا تم اس وقت وہاں کھڑے ہو کر بولو۔تا کہ میں جب بعد میں وہاں کھڑے ہو کر اپنے قریبی لوگوں کا ذکر کروں تو تمھارا ذکر بھی شامل ہو۔"

وہ سخت کبیدہ خاطر نظر آرہا تھا۔

"دیکھو، موحد اور منان آئے ہوتے تو اور بات تھی۔اب جب وہی دونوں نہیں ہیں تو صرف میرا زینب کے سامنے ایکسپوز ہونا تمھارے لئے مسئلہ بن سکتا ہے۔ میں نہیں چاہتا تمھارا دن خراب ہو۔"

www.novelsclubb.com

وہ دھیرے سے اسے سمجھا رہا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔"

وہ بے زار ہوا۔ایان نے گہری سانس لی۔چند لمحے بعد اسے اسٹیج پر جانا تھا۔سب کے سامنے بولنا تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا اس کا موڈ خراب ہو۔اس لئے مزید بات

کرنا مناسب نہیں سمجھا اور پیچھے کو ہو گیا۔اور پھر چند لمحوں بعد اسٹیج پر کھڑے مائک میں بولتے لڑکے نے غازیان کا نام اناؤنس کیا۔

اپنے نام کی پکار کر وہ سر جھٹک کر گویا تمام باتوں کو جھٹکتا کوٹ کا بٹن بند کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔چہرے پر مسکراہٹ طاری کی اور اعتماد سے چلتا اسٹیج کی طرف بڑھنے لگا۔ہال میں تالیوں کا شور اٹھا۔اس کے قدم نہ لڑکھڑائے نہ ڈگمگائے۔وہ پچھلے دو سالوں سے اپنے اس شعبے میں کامیابیاں حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ چند سیمینار بھی آرگنائزڈ کروا چکا تھا۔سو وہ پُر اعتماد تھا۔

"شکریہ آپ سب کا۔۔"

مائیک اوپر کرتے ہوئے وہ مسکرا کر بولا۔تالیوں کا شور تھما۔غازیان نے سارے ہال پر نظر ڈالی۔جہاں تقریباً ہزار کے لگ بھگ لوگ بیٹھے تھے۔روشنیوں سے بھرے ہال پر نظر دوڑاتے ہوئے اس کی نظر قدرے آگے چوتھی رو میں بیٹھی زخرف کی نظروں سے ملی۔غازیان نے اُس کی نظر میں مان، فخر بہت سے جذبے ایک ساتھ دیکھے تھے۔لمحے بھر کا عمل تھا پھر اس نے نظریں پھیر لیں۔

"میں نے جب یہ کہانی لکھنا شروع کی تھی تو مجھے اُمید نہیں تھی کہ اسے اتنی

پزیرائی ملے گی۔میری اس سے پہلی لکھی گئی تحریریں بالکل مختلف تھیں۔مجھے تاریخی طرز کی کہانیاں لکھنا زیادہ پسند ہے۔لیکن اس بار کچھ الگ لکھنا چاہا اور آپ سب نے بہت محبت دی۔۔۔"

اس نے اٹھی گردن اور مسکراتے چہرے کے ساتھ کہنا شروع کیا۔آنکھوں میں ایک انوکھی سی چمک اُبھری۔تمام افراد خاموشی سے اسے سن رہے تھے۔

"لیکن میری اس تحریر کے بعد لوگ مجھے جیسے جاننے لگے،ویسے پہلے نہیں جانتے تھے۔زینب کے بعد میری دو کتب آئیں جن میں سے ایک زینب سے پہلے ہی آنلائن شائع ہو چکی تھی۔لیکن جیسا ردِ عمل مجھے زینب کیلئے ملا،ویسا بعد میں نہ مل سکا اور تب مجھے اندازہ ہوا کہ واقعی ہمارے ملک میں ایسے لوگ ہیں جو زینب سے ریلیٹ کر سکیں۔اور میں آج آپ سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ رُکا۔مسکراہٹ میں اُداسی اُتر آئی۔

"یہ کہانی سچ پر مبنی تھی۔۔۔۔"

ہال میں یک دم 'ہا' کی آوازیں بلند ہوئیں۔

"میں نے دو سال یہ بات کسی سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر نہیں کہی لیکن میں آج

آپ سب کو یہ بتادیناچاہتاہوں کہ زینب کتاب کے تمام کردار اصل میں وجود رکھتے ہیں۔یونہی کسی کی زندگی کو دیکھ کراُسے قلم کے ذریعے کاغذپر اُتارنے کو دل چاہااور نتیجہ یہ ہے کہ آج وہ خیال مجسم صورت بن کر کتابی شکل میں بہت سے ہاتھوں میں موجود ہے۔میں نے جس لڑکی کی کہانی لکھی میں اس کی زندگی کواس انداز سے نہیں لکھ پایا جس انداز میں اس نے زندگی گزاری تھی۔لیکن یہ میری ایک کوشش تھی۔۔۔۔"

وہ کہہ رہا تھااور ہال میں مکمل سکوت تھا۔اس وقت سوئی بھی گرتی توآواز پیدا ہوتی۔اس کی آواز نے پورے ہال میں رقت طاری کر دیا تھا۔

"میں اکثر سوشل میڈیا پر لوگوں کا زینب کے بارے میں اظہارِ خیال پڑھتا ہوں۔مثبت، منفی ہر طرح کا ردِ عمل۔جہاں کچھ لوگ زینب کے گھر سے بھاگنے پر تنقید کر رہے ہوتے ہیں وہیں بہت سے لوگ اس کی ہمت کو سراہتے بھی ہیں۔لیکن صرف ردِ عمل دینا کافی نہیں ہے۔میں چاہتا ہوں اگر آپ زینب کے کسی بھی عمل کو سراہتے ہیں تو اس سے کچھ سیکھیں۔اب آپ سب کہے گے کہ ایسا مسئلہ تو ہمارے ساتھ ہے ہی نہیں تو ہم کیا اپنائے۔۔؟"

اس نے رُک کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ جہاں سب دم سادھے اسے دیکھ اور سن رہے تھے۔ پھر اس نے گہری سانس لی اور یاسیت سے کہنے لگا۔

"ہمارے معاشرے میں، ہمارے ارد گرد بہت سی لڑکیاں زینب کا کردار ادا کر رہی ہیں۔ ہر وہ لڑکی زینب ہے جسے اپنے ہی گھر کے مردوں سے نازیبا باتیں سننی پڑتی ہیں۔ ہر وہ لڑکی زینب ہے جسے گھر والے بچپن سے ہی چپ کروا کر کبھی بڑا نہیں ہونے دیتے۔ ہر وہ لڑکی زینب ہے جو اپنا باپ کھو دیتی ہے۔ ہر وہ لڑکی زینب ہے جو یتیم ہے۔ ہر وہ لڑکی زینب کے جس کے پڑھنے میں رکاوٹ پیدا کی جاتی ہے۔۔۔"

بولتے بولتے اس کی آواز بلند ہو گئی۔

"ہر وہ لڑکی زینب ہے جسے جانتے بوجھتے ہوئے اس کی دوستوں کے سامنے بُلی کیا جاتا ہے۔ ہر وہ لڑکی زینب ہے جسے اُس کی مرضی کے بغیر کسی دوسرے رشتے میں بندھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ جسے حقِ آزادی نہ دیا جائے۔ جسے حقِ رائے نہ دیا جائے۔ یہی تو زینب ہے۔۔"

وہ تیز تیز نہیں بول رہا تھا۔ وہ ٹھہر ٹھہر کو بلند آواز میں بول رہا تھا کہ اسے سانس

نہ چڑھے۔اور دوسری رو میں غازیان کے صوفے کے پیچھے والی کرسی پر بیٹھے ایان نے دل سے تسلیم کیا تھا کہ واقعی اسے کسی اسکرپٹ کی ضرورت نہیں تھی۔

”تصور کیا جاتا ہے کہ معاشرہ ترقی کر رہا ہے اور زینب کی کہانی جاننے سے پہلے میرا بھی یہی خیال تھا کیونکہ میرا اشمار معاشرے کے ایلیٹ کلاس گھرانے میں ہوتا ہے۔لوگ کہتے ہیں اب اس طرح کے واقعات رونما نہیں ہوتے جہاں لڑکی کو حقِ آزادی نہ دیا جائے۔لیکن آج بھی۔۔۔۔۔۔۔۔آج بھی پاکستان کی پچاس فیصد آبادی لڑکی کو آواز بلند کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔پچھلے ہی ماہ کی بات ہے۔کام سے ہٹ کر ایک ریسرچ کیلئے ہم نے ایک ٹیم تیار کی تھی اور انہیں مغربی پنجاب کے چند اضلاع کا دورہ کرنے کو کہا۔اینڈ آئی ایم ویری ڈس اپاؤنٹڈ کے عورت کو اس حال میں بھی رکھا جا سکتا ہے۔۔؟“

آخر میں اس نے حیرت بھرے افسوس سے سر جھٹکا۔

”ان حالات وواقعات سے جڑی ہر زینب سے بس اتنی درخواست ہے کہ۔۔۔۔ اپنے لئے آواز اٹھائیں۔چھوٹے چھوٹے معاملات سے شروع کریں۔کوئی آپ

www.novelsclubb.com

کی ذات پر غلط بات کرے تو فوراً جواب دیں۔بُلی ہونے پر چپ نہیں بیٹھنا۔بنتِ حوااپنی طرف اُٹھتی چھوٹی چھوٹی انگلی پراپنے لئے آوازاٹھائے گی تو کسی بڑے نقصان سے بچ سکے گی۔۔۔۔۔۔۔اور آج کیلئے میری طرف سے صرف اتنا ہی۔ چندلوگوں کا بے حد شکریہ جن کی بدولت آج میں اس مقام پر پہنچا ہوں۔آج میں یہاں اس جگہ پر کھڑا ہوں تو صرف ان کی وجہ سے۔۔۔'ایش گروپ'یعنی میرے دوست اور میری والدہ۔۔۔"

کہتے ہوئے اس کے لہجے میں فخر تھااور پہلی رو میں بیٹھی زرین بیگم جوایان سے کچھ فاصلے پر ہی براجمان تھیں۔ان الفاظ پر نم آنکھوں سے مسکرائی۔

"میری زندگی کا وہ فرد، جن کی وجہ سے مجھ میں پوزیٹیو تھنکنگ ڈویلپ ہوئی۔ آخر میں بس اتنا کہ آپ سب کا شکریہ۔میری اس تحریر کو پڑھنے کیلئے،ردِ عمل کیلئے اور سب سے بڑھ کر یہاں آنے کیلئے۔۔۔"

اب وہ ٹیم مینجمنٹ اور سیکیورٹی ٹیم کا شکریہ ادا کر رہا تھااور ہال کے ہجوم میں بیٹھی وہ بس سر اٹھا کر اسے ہی دیکھے جارہی تھی۔یکایک اس کی آنکھوں میں آنسو چمکے۔وہ اردگرد سے بیگانہ بس محو سی اسے مسکرا کر بولتا سن رہی تھی۔ہاں،آج

www.novelsclubb.com

وہ خود سے بہت اوپر لگا تھا کہ جیسے اس تک رسائی ممکن نہیں۔ وہ چپ ہوا تو ہال میں تالیوں کا شور گونج اٹھا۔ فلیش چمکے، کیمرہ مین اسٹیج کے سامنے کھڑے اس کی تصاویر اتار رہے تھے۔

"تم نے سنا کیسے اس نے سارا کریڈٹ ایک ہی لمحے میں اپنی ماں کو دے دیا۔"

اس کے دائیں طرف بیٹھی لڑکیوں میں سے ایک لڑکی حیرت سے کہہ رہی تھی۔

اس نے گردن نہیں موڑی۔ بس سامنے دیکھتی رہی۔ آج اس کے فین مومنٹ میں آنے کی باری تھی۔

"ایسا بندہ ہونا چاہیے۔ میرا تو آج سے کرش ہو گیا۔۔"

"میرا تو پہلے سے ہی تھا۔۔"

پہلی لڑکی دوبارہ بولی تو وہ دونوں ہنس دی۔ زخرف کو بُرا نہیں لگا۔ اُس نے غازیان کو آج پہلی بار پریکٹلی اس روپ میں دیکھا تھا۔ سوشل میڈیا پر سلیبرٹی ہونا اور یوں حقیقت میں وہی چیز زندگی پر لاگو ہونے میں واضح فرق آ گیا تھا۔ اس نے اپنی تقریر میں ایک بار بھی اس کا نام نہیں لیا تھا اور اگر دیکھا جائے تو اس نے صرف اُسی کا نام لیا تھا۔ زخرف کو یک دم اپنا آپ معتبر لگنے لگا۔ اس نے ان

گزرے پانچ سالوں میں کبھی ایک دفعہ بھی اسے اپنے سامنے یہ چیز جتاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

اسٹیج پر اب چند افراد غازیان کے ارد گرد کھڑے تھے اور مسکرا کر اسے کچھ کہہ رہے تھے۔ مبارک باد، دعا، سلام، نیک تمنائیں۔ وہ بس مسکرا کر سن رہا تھا۔

جب کان میں لگے آلے میں ایان کی آواز گونجی۔

”غازیان پانچ منٹ کے وقفے کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع کریں؟“

”ہیں۔۔“ وہ چونکا۔

”ایسا کب ہونا تھا۔“

غازیان کا موڈ اب ٹھیک ہو چکا تھا۔ ایان کا ذکر بھی وہ کر چکا تھا اور زخرف کا بھی۔ یہی اس کیلئے بہت تھا۔

www.novelsclubb.com

”عموماً سیمینارز میں ایسے سوال و جواب ہوتے ہیں اور تمھارے آنے سے پہلے تمھارے فینز کی فرمائشیں۔۔“

وہ کہہ رہا تھا اور غازیان نے گہری سانس لی۔ یہ اس کیلئے نیا تھا۔ اس نے پہلے کبھی سوال و جواب کا سلسلہ نہیں کروایا تھا۔ لیکن اب یہ سب ہو گیا تھا تو اسے ہینڈل

کرنا تھا۔وہ اپنے ذہن میں ممکنہ سوالوں کے جوابات سوچنے لگا۔

چند لمحوں بعد وہ دوبارہ ڈیسک کے پیچھے کھڑا تھا۔لیکن اب کی بار ذرا ریلکس ہو کر۔اس نے ایک ہاتھ سے مائیک چہرے کے قریب کیا اور داہنی کہنی ڈیسک پر ٹکاتے ہوئے اپنے سے چند فٹ نیچے ہال میں اپنی نشست پر کھڑے لڑکے کو غور سے سننے لگا۔جو کہہ رہا تھا۔

"سر،آپ کے خیال میں کیا یہ واقعی غلط اپروچ نہیں ہے کہ اگر لڑکی کو اپنے مسئلے کا حل نہ ملے تو وہ گھر سے بھاگ جائے۔ایسے تو ہر لڑکی ذرا ذرا سی بات پر گھر چھوڑنے لگ جائے گی۔"

www.novelsclubb.com

غازیان نے نظریں جھکائے مسکرا کر بائیں ہاتھ سے ڈیسک ہلکا سا بجاتے ہوئے سوال سنا۔پہلا ہی سوال اس کی توقع کے عین مطابق تھا۔پھر اس نے نظریں اٹھائیں۔

"آپ کے خیال میں کسی لڑکی کو بزنس ڈیل میں بیچ دینا سہی اپروچ ہے؟"

"لیکن سر، ابھی آپ نے کہا کہ یہ کہانی سچ پر مبنی ہے۔تو جب لڑکا اپنے گھر میں بات کر رہا تھا اور زینب یہ بات جانتی تھی۔پھر زینب کا گھر سے بھاگنا غلط تھا نا۔۔۔"

"ویل، کیا آپ جانتے ہیں لڑکی کیلئے نکاح پر نکاح جائز نہیں ہے۔؟"

اس نے گہری سانس لے کر الٹا سوال کیا۔

"جانتا ہوں۔لیکن وہ یہی بات گھر بھی بتا سکتی تھی۔"

"ہاں، بتا سکتی تھی۔لیکن۔۔۔۔۔"

وہ رُکا اور اب اس لڑکے سے نظریں ہٹا کر ہال پر ڈالی جہاں بہت سی منتظر نظریں اس کی طرف اٹھیں۔زیادہ تر میں یہی سوال تھا۔

"جانتے ہیں کیا ہوتا؟گھر والے اس کا رشتہ ختم کروا دیتے اور اپنی ڈیل پوری

www.novelsclubb.com

کرتے۔وہ جہاں تک کر سکتی تھی اس نے کیا۔وہ گھر میں ہر ایک سے مدد مانگنے گئی تھی۔ایسا نہیں ہے کہ اس نے چپ چاپ یہ راہ اختیار کی تھی۔اس نے کوشش کی اور جب ہر طرف سے راستے بند ہوئے تو اس نے یہ قدم اٹھایا۔لیکن یہاں میرا ابھی آپ سے سوال ہے۔۔"

اس نے کہہ کر وقفہ لیا۔سوال پوچھنے والا لڑکا غور سے اسے دیکھنے لگا۔

"ہمارے معاشرے میں جواب لڑکی سے ہی کیوں لیا جاتا ہے۔وہ بھاگی تو اس سے پوچھو وہ کیوں بھاگی۔کوئی مرد سے کیوں نہیں پوچھتا کہ اس نے اتنا غلط رویہ رواں ہی کیوں رکھا۔اگر لڑکی کوئی انتہا کا قدم اٹھا لیتی ہے تو اس کو اتنی تنقید کا نشانہ کیوں بنایا جاتا ہے؟مرد سے کوئی سوال کیوں نہیں کرتا؟"

اور غازیان اتنا فاصلہ ہونے کے باوجود بھی دیکھ سکتا تھا کہ وہ لڑکا قدرے ڈھیلا پڑ گیا تھا۔اس نے مائیک خود ہی پیچھے کی طرف بڑھا دیا۔کچھ پیچھے دائیں طرف ایک لڑکی نے کھڑے ہوتے ہوئے مائیک تھاما۔

"آپ کی باقی تحریروں کے مقابلے میں یہ تحریر کافی چھوٹی تھی۔وجہ۔۔؟"

"کیونکہ یہ گھریلو ٹائپ تھی۔ہمارے ہاں لوگ ہر طرح کے بنائے گئے نیٹ

فلکس اور مختلف ایپس کے سیزن گھنٹوں بیٹھ کر دیکھ سکتے ہیں اور مہینوں اگلے سیزن کا انتظار کر سکتے ہیں لیکن جہاں تھوڑی ساس، بہو والی کہانی آجائے وہ اُکتا جاتے ہیں۔۔۔۔"

وہ کہہ رہا تھا اور ہال میں اس کی آواز کے علاوہ ایک بار پھر مقدس خاموشی چھا گئی تھی۔

"میں زینب کی زندگی کے ایک ایک لمحے کو بھی لکھ سکتا تھا اور یہ میرے لئے مشکل نہیں تھا لیکن اُس سے کہانی لمبی ہو جاتی۔ اسی لئے میں نے ٹو دا پوائنٹ مناظر لکھے اور وہی بات مدِ نظر رکھی جو میں آگے پہنچانا چاہتا تھا۔ مقصد صرف یہی تھا کہ لڑکیوں کو پتہ چل سکے وہ اکیلے بھی بہت کچھ کر سکتی ہیں۔۔"

وہ چپ ہوا تو ایک ٹرانس سا ٹوٹا تھا۔ مائیک پھر چند قطار پیچھے پہنچایا گیا۔ پھر ایک لڑکی ہی کھڑی ہوئی۔

"کہانی میں زینب کے کردار کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ سر، آپ کو نہیں لگتا ارسم کی کہانی بھی بتانی چاہیے تھی؟"

"کتاب کا نام تھا زینب۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ہال کی دیواروں پر لگی فلیکس کی طرف اشارہ کر کے وہ کہنے لگا۔

"اور میرا ساری دھیان زینب پر تھا۔میں صرف اسی کی کہانی لکھنا چاہتا تھا۔اس سے جڑے لوگوں کا جتنا تعارف کروانے کی ضرورت تھی۔اتنا میں نے کروا دیا۔ارسم کو آپ لوگ ایز آ سپورٹنگ کریکٹر کہہ سکتے ہیں۔"

"آپ کے خیال میں کیا زینب کے کردار کے علاوہ ہمیں ارسم کے کردار سے بھی سبق لینا چاہیے؟آخر وہ بھی ہر قدم پر اُس کے ساتھ تھا۔"

اور سنجیدگی سے ہر سوال کا جواب دیتا غازیان پہلی دفعہ اٹکا۔چند لمحے وہ کچھ بول نہ سکا۔اپنے بارے میں اب وہ کیا کہتا؟اس نے کچھ کہنے کو لب کھولے پھر بند کر لئے۔اب بے اختیار دوبارہ اس کی نظر ہجوم کے درمیان بیٹھی اس لڑکی پر پڑی۔ غازیان کو اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی لگی۔بے اختیار اس نے کہنی کی ٹیک چھوڑی اور سیدھا ہوا۔

"غازیان یہ کیا کر رہے ہو۔۔جواب دو۔۔"

بالآخر اس کی حرکات نوٹ کرتے ہوئے ایان نے اس کے کان میں کہا تھا۔کوئی اور اس کا ہدایت کار بننے پر راضی نہ ہوا تو سوال وجواب کے وقت یہ زمہ داری

www.novelsclubb.com

ایان کو نبھانی پڑی۔ بامشکل نظروں کا رُخ موڑتے ہوئے اس نے سر جھٹکا۔ پھر شانے اچکا کر ہمت مجتمع کرتے ہوئے بولا۔

"یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ کس کردار سے کیا سبق لیتے ہیں۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ کہانی میں میرا مرکز زینب کا کردار تھا۔۔۔"

یک دم وہ غیر آرام دہ نظر آنے لگا تھا۔ اس نے دوبارہ سر جھٹکا۔ لیکن وہ آنکھیں جیسے دماغ میں ثبت ہو گئی تھیں۔ دوسری طرف اب اس سے ایک اور لڑکا پوچھ رہا تھا۔

"کتاب کے اختتام کی طرح کیا واقعی زینب اس دنیا میں نہیں رہی؟"

"ایسا نہیں ہے۔۔۔"

اس نے دوبارہ اپنا دماغ حاضر کرنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"وہ اصل میں زندہ ہے اور اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی ہے۔"

"سر، کیا ہم زینب کتاب کے کسی کردار سے مل سکتے ہیں۔۔"

ایک اور سوال۔

"نہیں۔۔۔"

اس نے بلاتامل نفی میں سر ہلایا۔

"ان سب کی زندگی کی کچھ پرائیویسی ہے۔ان سے جڑے واقعات کا ذکر کرنا الگ بات ہے۔اب جب آپ ان کے بارے میں جانتے ہیں تو یہ نہایت غیر اخلاقی ہوگا کہ ان کی زندگی متاثر ہو۔۔"

لوگ سوال در سوال کر رہے تھے اور وہ اسٹیج سے اترنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ایسے میں زخرف آہستہ سے اپنی جگہ سے اٹھی اور ہلکا سا جھکتے ہوئے اپنا بیگ اٹھا کر ہال کے دروازے کی طرف بڑھی۔اتنے لوگوں میں معلوم نہ پڑتا کہ کون آرہا ہے کون جارہا ہے۔بظاہر سنجیدگی سے سوالوں کا جواب دیتے غازیان کو بھی معلوم نہ ہو سکا کہ وہ وہاں سے اٹھ کر جاچکی ہے۔

بامشکل خود پر ضبط کئے وہ باہر آئی۔کاریڈور میں کچھ لوگ کھڑے تھے۔چند ورکرز بھی ادھر ادھر جاتے دیکھائی دے رہے تھے۔اس نے ہتھیلی کی پشت سے آنکھیں رگڑی اور تیز تیز چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگی۔اس کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا۔پیشانی پسینے سے تر تھی۔

راہداری کا اختتام ہوا تو وہ دائیں طرف مڑی۔اگلے ہی لمحے وہ چونکی۔

www.novelsclubb.com

وہاں زرین بیگم اسی طرف رُخ کئے کھڑی تھیں۔ان کے پیچھے دو گارڈز بھی تھے۔وہ اپنے سامنے کھڑے لڑکے کو کچھ کہہ رہی تھیں۔اس کی زخرف کی طرف پشت تھی۔

"غازیان کو بتادینا کہ میں جارہی ہوں۔وہ مصروف تھاتو۔۔"

بات کرتے ہوئے ان کی نظر سامنے پڑی تو وہ چونکی۔زخرف جو مڑنے ہی والی تھی ان کے دیکھنے پر ٹھہر گئی۔

"زینب بیٹا تم۔۔۔۔"

وہ خوشگوار حیرت لئے اس کی طرف بڑھی۔زخرف نے گہری سانس لے کر خود کو نارمل کیا اور چہرے پر مسکراہٹ لائی۔

"اسلام علیکم آنٹی۔کیسی ہیں آپ۔۔؟"

www.novelsclubb.com

"وعلیکم اسلام!بیٹا۔میں تو ٹھیک ہوں۔غازیان نے مجھے بتایا ہی نہیں کہ تم بھی تقریب میں ہو۔۔"

وہ اسے پیار سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی تھیں۔زخرف کی آنکھوں میں پھر سے آنسو آئے۔(ظاہری سی بات ہے اسے اتنا کچھ سنبھالنا بھی تو تھا۔)لیکن بولی

تو بس اتنا۔

”بس جلدی میں پروگرام بنا تھا۔“

”اوہ، چلو کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔۔“

پھر انہوں نے کلائی پر بندھی گھڑی دیکھی۔

”سوری بیٹا۔ میں تمھارے ساتھ ضرور بیٹھتی لیکن مجھے تمھارے انکل کے ساتھ کسی عزیز کی عیادت کیلئے جانا ہے۔۔۔“

”جی جی آنٹی کوئی بات نہیں۔۔“

وہ جلدی سے بولی۔ وہ تو ویسے بھی تنہائی چاہ رہی تھی۔

”ٹھیک ہے بیٹا خیال رکھنا۔ ہم جمعے کو آ رہے ہیں۔ اماں تمھاری ماں بن کر سارے فرض ادا کرے گی۔ تم جمعے کو اماں کی طرف آ جانا۔“

کہہ کر انہوں نے اسے قریب کرتے ہوئے ماتھے پر بوسہ دیا اور آگے بڑھ گئی۔ ان کے گارڈ ان کے پیچھے لپکے۔ زخرف نے ان کے جانے پر گہری سانس لی۔ پھر وہ آگے بڑھی تو وہ لڑکا جسے وہ ہدایت دے رہی تھیں وہ ابھی بھی وہیں کھڑا تھا۔ اس کی طرف پشت کیئے۔ اس نے کلائی پر بندھی گھڑی دیکھی۔ جو ساڑھے گیارہ

www.novelsclubb.com

بجا رہی تھی۔ وہ غازیان سے ملے بغیر نہیں جا سکتی تھی۔

"غازیان ابراہیم کا آفس کہاں ہے۔۔"

وہ اس سے پوچھنے لگی۔ لڑکے نے مڑ کر اس دروازے کی طرف اشارہ کیا جس کے سامنے وہ کھڑے تھے۔ اشارہ سمجھتے ہوئے وہ ادھر ادھر دیکھے بغیر اپنی ہی ذہنی رو میں الجھی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ پھر دروازہ بند کر کے اس کے دروازے کے ساتھ کمر ٹکاتے ہوئے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ "ہم جمعے کو آئیں گے۔۔" کچھ دیر پہلے سنا گیا فقرہ اس کے کانوں میں گونجا۔ لیکن اس کی آنکھوں کو وہ کچھ الفاظ کھٹک رہے تھے۔ شاید اس کے اپنی ہی ڈائری میں لکھے جانے والے الفاظ۔

"مجھے شدت سے اس پل کا انتظار ہے جب میں اس کے پہلو میں کھڑی ہوں گی اور دنیا مجھے مسز غازیان کے نام سے جانے گی۔ جلد ایسا ہو گا۔

لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اور اس سے آگے زخرف نے سختی سے سر جھٹکا۔ اس نے رُک کر سوچا۔ تین دن بعد جمعہ تھا۔ بس تین دن اور پھر سب ٹھیک ہو جانا تھا۔ شکر!

اور دوسری طرف ہال میں وہ ڈیسک کے پیچھے کھڑا سنجیدگی سے عوام میں کھڑی کسی لڑکی کو سن رہا تھا۔جب کان میں لگے آلے میں ایان کی آواز گونجی۔

"زینب تمھارے آفس میں بیٹھی ہے۔وہ ٹھیک نہیں ہے۔کب تک سوالات کا سلسلہ چلے گا؟"

www.novelsclubb.com

ایان نے کنٹرول روم میں بیٹھ کر جتنا کیمرے میں نظر آتا منظر دیکھا تھا اس سے یہی اندازہ لگا سکا کہ وہ ٹھیک نہیں ہے۔اس لئے فوراً غازیان کو اطلاع کی۔اس کی بات سن کر اگلے پانچ منٹ تک اس نے کچھ سوالات کے جوابات دیئے۔پھر ایکسکیوز کر کے الوداعی کلمات کہتا سٹیج سے نیچے اترا۔بہت سے لوگ اٹھ کر اس

کی طرف بڑھے۔ لیکن وہ

"باقی آئیندہ ان شاءاللہ۔"

کہتے ہوئے کچھ گارڈز کی معیت میں باہر نکلا۔ تب تک ایان کنٹرول روم سے نکل کر اس کے ساتھ مل چکا تھا۔ سیکیورٹی گارڈز اب پیچھے رہ گئے تھے۔ اس کا ساتھ چلنا محسوس کرتے ہوئے وہ تیز تیز قدم اٹھانے لگا۔

"امی کہاں ہیں۔۔؟"

"انہیں انکل کے ساتھ کہیں جانا تھا اس لئے وہ کافی دیر پہلے ہی۔۔۔"

لیکن اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے بولا۔

"امی زینب سے ملی تھیں؟"

"ہاں، وہ تبھی آئی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

راہداری مڑ کر غازیان اپنے آفس کی طرف بڑھا تو ایان چند قدم پیچھے ہی رُک گیا۔ کمرے کے دروازے کے پیچھے غائب ہونے سے پہلے اس نے اسے کان سے بلوتوتھ اتارتے دیکھا تھا۔

وہ جو صوفے پر ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھی تھی دروازہ کھلنے پر چونک کر سر اٹھا

کر دیکھا۔اس کی طرف بڑھتا غازیان میز کے کنارے پر ہی ٹِک گیا۔صوفے کے آگے فرش پر دونوں ہیلز بے ترتیبی سے پڑی تھیں۔گھیر دار فراک صوفے پر پھیلا ہوا تھا اور اس کا چہرہ بے تاثر دیکھائی دے رہا تھا۔غازیان کی نظروں نے فرش پر پڑی اس کی ہیلز سے اس کے چہرے تک کا سفر کیا۔پھر وہ قدم قدم اٹھاتا آگے بڑھا۔وہ یونہی اسے دیکھتی رہی۔بے تاثر نظروں سے۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔"

زخرف کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اس کے تاثرات نرم ہوئے۔

زخرف نے اسے دیکھتے ہوئے غائب دماغی سے سر ہلا دیا۔بولی کچھ نہیں۔ہاتھ پہلو میں گرا دیئے۔

"پھر تقریب سے اٹھ کر کیوں آئی؟"

"اگر تم میری وجہ سے۔۔۔۔۔۔۔"

"نہیں، میں ویسے بھی گفتگو سمیٹ رہا تھا۔"

اس نے اسی نرمی سے زخرف کی بات کاٹی۔پھر لمحے بھر کو بھی اس کی آنکھوں سے نظریں ہٹائے بغیر بولا۔

www.novelsclubb.com

"تم شئیر کر سکتی ہو۔میں جانتا ہوں کوئی مسئلہ ہے۔ورنہ تمھاری آنکھیں اتنی جلدی نہیں بھیگتی۔"

"بڑا جانتے ہو مجھے۔۔"

اس کے لہجے میں آنچ تھی۔غازیان چونکا۔لیکن ظاہر کئے بغیر بولا۔

"جاننا کافی نہیں ہے۔میں سمجھنا بھی چاہتا ہوں۔"

جواباً زخرف خاموش نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔اب غازیان کے تاثرات بدلے۔کچھ تھا زخرف کی نظروں میں جسے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔چند لمحے وہ خاموش رہی۔غازیان بھی خاموشی سے نیچے فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھے سر اٹھا کر اسے دیکھے جا رہا تھا۔وہ فلحال یہ نہیں جانتا تھا کہ چھے سالوں میں پہلی دفعہ زخرف کو اپنے کسی قریبی فنکشن میں لا کر اس نے غلطی کر دی تھی۔وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ وہاں سے ملنے والے تاثرات زخرف کے ذہن میں اس کیلئے کن کن سوالات کا راستہ کھولیں گے۔وہ اس کے بولنے کے انتظار میں تھا۔بالآخر زخرف کے لب پھڑ پھڑائے۔

"تم کون ہو غازیان؟"

www.novelsclubb.com

اور ایک لمحے کیلئے غازیان سن رہ گیا۔وہ حیرت بھری الجھن سے اس کی آنکھوں میں جھانک کر کہہ رہی تھی۔غازیان کو وہ شہد رنگ آنکھیں اپنے اندر تک اترتی ہوئی محسوس ہوئیں۔بے اختیار اس نے نظریں چرائیں اور گردن موڑ کر دائیں دیوار کو دیکھنے لگا۔

"مجھے لگا تھا میں تمھیں جانتی ہوں۔لیکن ابھی کچھ دیر پہلے اندازہ ہوا مجھ سے زیادہ تو تمھارے پڑھنے والے تمھیں جانتے ہیں۔۔"

وہ الجھن بھرے انداز میں کہہ رہی تھی۔وہ سوال جن کو وہ چھے سال سے نظر انداز کر رہی تھی آج بُری طرح اس کے دماغ پر برس رہے تھے۔غازیان دھیرے سے اٹھا اور قدم قدم چلتا ٹیبل تک گیا۔پھر زخرف کی طرف پشت کئے ہاتھ ٹیبل پر ٹکا کر کھڑا ہو گیا۔اپنے پیچھے وہ زخرف کی آواز سن سکتا تھا جو کہہ رہی تھی۔

"چھ سال۔چھ سال سے ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔۔۔(غازیان کی گردن میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔)تم اپنے علاوہ کبھی کسی کی بات نہیں کرتے نہ اپنے سے جڑے لوگوں کی۔میں کچھ پوچھتی تھی تو تم بس سرسری سے

انداز میں بتادیتے تھے اور یونی کے پانچ سال تو میری تم سے زیادہ بات ہی نہیں ہوئی اور ابھی بھی بس میں تمھارے گھر والوں سے واقف ہوں۔ تم نے جتنا مجھے اپنے کہانی میں اہمیت دی، اصل زندگی میں بھی بس میں ہی ہوں۔ تم کہاں ہو؟ تم کون ہو؟ تمھارے دوستوں کے بارے میں، میں نہیں جانتی۔ تمھارے لکھائی کا مجھے تین سال بعد پتہ لگا جب کہ تم کچھ عرصے میں ہی میرے بارے میں سب کچھ جان گئے تھے۔"

وہ سانس لینے کو رُکی۔ غازیان مٹھیاں بھینچے ضبط سے اسے سن رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں نا قابلِ فہم تاثرات تھے۔ وہ اس لئے وہاں سے اٹھ گیا تھا کہ زخرف اس کے تاثرات نہ دیکھ لے۔

"میں تمھیں اتنے لمبے عرصے میں نہیں جان پائی۔ لیکن تم مجھے کچھ عرصے میں ہی جان کر نکاح کیلئے حامی کیسے بھر سکتے ہو۔؟ کیوں؟ کیونکہ میں نے کہا تھا۔ نہیں غازیان میرے پاس تو اس وقت آس ہی تم تھے۔ تم انکار بھی کر سکتے تھے۔۔"

بات کرتے کرتے اس کی آواز بھرا گئی۔ آنکھوں میں گلابی لکیریں ابھری۔

"میں پچھلے کچھ دنوں سے سوچ رہی ہوں کیسے کوئی اتنی جلدی نکاح جیسے رشتے کیلئے حامی بھر سکتا ہے۔جب کہ اس انسان سے متعارف ہوئے ابھی چند مہینے ہی گزرے ہوں۔ماں، باپ سے بچھڑنے کے بعد جب بڑی بہن نے ساتھ نہیں دیا تو صرف تم نظر آئے۔کیونکہ ہمارا رشتہ ایسا بن چکا تھا جو کہ تحفظ کا احساس دلاتا تھا۔لیکن اب۔۔۔"

اس نے بھیگی آنکھوں کا رُخ غازیان کی طرف موڑا۔اس کی زخرف کی طرف پشت تھی۔اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے زخرف بولی تو آواز کانپی۔

"اب کبھی کبھی لگتا ہے تم بھی وہ نہیں ہو۔جو دکھتے ہو۔میں نظرانداز کر جاتی تھی لیکن بعض اوقات یہ بات شدت سے محسوس ہوتی تھی کہ میں تمھیں بہت کم جانتی ہوں۔سو غازیان ابراہیم !۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کی بھیگی آواز بلند ہوئی۔

"آج تم بتاؤ مجھے۔کیوں؟ صرف مجھ پر ہی اتنی عنایت کیوں؟ کون ہو تم۔کیسے جانتے ہو مجھے؟ کب سے جانتے ہو؟ کیا ہمارا ملنا اتفاق تھا؟ کیا ہے تمھارا سچ۔۔؟"

وہ پوچھ رہی تھی۔آفس کی درودیوار سے اس کی آواز ٹکرا رہی تھی اور غازیان نے زور سے آنکھیں میچ لیں۔چند لمحے اس نے سوچا۔کچھ مناظر ابھر ابھر کر ذہن کے اوپری خانوں میں آ رہے تھے۔بند آنکھوں کے سامنے ایک منظر لہرایا۔۔۔۔

وہ سر سبز لان تھا۔مالی پودوں کو پانی دیتا دکھائی دے رہا تھا۔پودوں پر اُگے پھولوں کی خوشبو سارے میں پھیلی تھی۔یک دم بادل گرجے۔تیز ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔اور تبھی اس نے اس کے ہونٹوں پر بکھری وہ مسکراہٹ دیکھی تھی۔ نظروں کا تصادم ہوا تو اس نے ان آنکھوں میں اچنبھا دیکھا۔پھر وہ قدم قدم اٹھاتی اس کے قریب آنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

ایک دوسرا منظر۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بازار میں کافی رش تھا۔ہر طرف شور تھا۔بہت سے لوگ ایک ساتھ بول رہے تھے۔اور اسی رش کے درمیان راستہ بناتے وہ جا رہے تھے۔شور کے باعث وہ اونچا سا بولی۔

"مجھے وہی شوز چاہیے۔مجھے وہی دلا دیں پلیز۔۔"

وہ بضد تھی۔ لیکن ساتھ والا شخص اس کو خاطر میں لائے بغیر چلتا جارہا تھا۔

"میں نے بولا ہے مجھے۔۔۔"

وہ دور جارہے تھے جب اس بچی نے پلٹ کر دیکھا۔اسے لگا کسی نے اُسے آواز دی ہے۔آواز بڑی جانی پہچانی تھی۔ لیکن مڑ کو دیکھنے پر اسے کچھ دیکھائی نہ دیا۔

اب آوازیں شور میں دبتی جاری تھی اور وہ رش میں غائب ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔

"میں نہیں کھیلتی۔ہمیشہ میرے ساتھ کوئی نہ کوئی چیٹنگ کرتا ہے۔"

وہ نروٹھے پن سے کہہ رہی تھی جب سب کا قہقہہ بلند ہوا۔وہ منہ بناتی جانے کیلئے اٹھی جب خالد صاحب نے اسے روکا۔

"اوکے،اب کوئی تنگ نہیں کرے گا۔۔۔"

اور وہ پیر پٹختی دوبارہ بیٹھ گئی۔پھر اپنی چھوٹی سی انگلی اٹھا کر سب کو وارن کرنے کے انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں بتا رہی ہوں۔اگر اب کسی نے میرے کارڈز اٹھائے تو۔۔۔"

"تمھاری خاموشی بتا رہی ہے۔کوئی نہ کوئی معاملہ ضرور ہے۔۔"

زخرف کی آواز اسے ماضی کے گرداب سے کھینچ کر باہر لائی تھی۔مناظر

ابھرنے کی یکسوئی ٹوٹی تو اس نے آنکھیں کھولیں۔اس کی آنکھیں سُرخ ہو رہی تھیں۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔۔"

اپنی پشت پر وہ زخرف کی آواز سن سکتا تھا لیکن وہ ابھی اسے کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔

سر جھٹک کر اس نے بدقت خود کو نارمل کیا اور اس کی طرف مڑا۔وہ سر اٹھائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔البتہ آنکھوں کی نمی اب وہ اپنے اندر اتار چکی تھی اور چہرہ سنجیدہ تھا۔وہ قدم قدم چلتا اس کے سامنے آرُکا۔

"میں تمھاری طرف کی کہانی سننا چاہتی ہوں۔۔"

"میری طرف کی کہانی۔۔؟"

وہ ہلکا سا مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"برداشت کر پاؤ گی یاں مجھے بھی چھوڑ دو گی۔"

لمحے بھر کو زخرف کا دل کانپا۔اس کے لہجے کی ٹھنڈک،زخرف کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی خیز لہر دوری۔لیکن بظاہر ہمت سے بولی۔

"تم بتا دو۔میں سن لوں گی۔۔"

غازیان چند ثانیے اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔ جہاں یقین کے ساتھ ہلکا سا ڈر بھی ہلکورے لے رہا تھا۔ پھر وہ ہلکا سا جھکا اور قدرے فاصلے پر پڑی ہیلز اٹھا کر اس کے قدموں میں رکھی۔

"یہ پہنو، ہم باہر جا رہے ہیں۔۔"

زخرف نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔ جواب سیدھا ہوتے ہوئے جیب سے موبائل نکال رہا تھا۔

"اور تمھاری طرف کی کہانی۔۔۔"

"اس کیلئے تمھیں انتظار کرنا ہوگا۔ بہت جلد تم سب جان جاؤ گی۔"

وہ اب مصروف سا موبائل کو دیکھتے ہوئے بولا۔ تقریب کی تیاریوں کی وجہ سے اس نے صبح سے کسی کے میسج کا ریپلائے نہیں کیا تھا۔ اس لئے اب بہت سے پیغام اس کے منتظر تھے۔ انگوٹھا اوپر کرتے ہوئے وہ رُکا۔ ایک چیٹ پر کلک کیا۔

زخرف اب جھک کر ہیلز پہن رہی تھی۔ جب تک وہ خود نہیں چاہے گا، کچھ نہیں بتائے گا۔ اس لئے اس نے بھی سر جھٹک کر خود کو نارمل کیا۔ جھکنے کی وجہ سے پونی میں بندھے بال آگے کو ڈھلک گئے۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیکھتے ہوئے دفعتاً غازیان چونکا۔ پھر حیرت بھرے لہجے میں بولا۔

"امی نے تم سے کوئی بات کی تھی۔۔۔"

"ہاں، کہہ رہی تھیں۔ جمعے کو ادھر آئے گے۔ مجھے دادی کی طرف آنا ہوگا۔

وہاں سب مل کر۔۔"

وہ جھک کر اسٹریپ لگاتے ہوئے بتا رہی تھی اور غازیان نے تھکی ہوئی سانس خارج کی۔ اگر اسے یہ سب پہلے پتہ چل جاتا تو وہ رُکوا دیتا۔ کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو رہا تھا اور یہی اس کی سب سے بڑی غلطی تھی۔ زخرف کو ٹائم دیتے دیتے وہ چھ سال سے اس سے حقیقت چھپا رہا تھا۔ اسے پہلے دن ہی اسے بتا دینا چاہیے تھا کہ وہ اس کی فیملی کو پہلے سے جانتا ہے لیکن اب اس کے پاس جمعے تک کا وقت تھا۔

اسٹریپ لگا کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور پرس کی چین کندھے پر ڈالی۔ پھر اس کی طرف دیکھا جو کسی سوچ میں گم لگتا تھا۔

"چلیں۔۔۔؟"

غازیان چونکا۔ پھر سر جھٹک کر موبائل بند کیا اور اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"تم ٹھیک ہو۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں، اب کافی بہتر ہوں۔۔"

اور وہ واقعی پہلے سے بہتر نظر آ رہی تھی۔ اسے دیکھ کر وہ تکان زدہ سا مسکرایا۔

"سوری، ابھی مجھے بھی وقت چاہیے۔ کچھ وقت دو، میں تمھیں سب بتا دوں گا۔۔"

"میں سمجھ سکتی ہوں۔ اسی لئے فورس نہیں کیا۔ خیر یہ تو پکا ہے نہ کہ تم مجھ سے کوئی نا کوئی بات تو چھپا رہے ہو۔۔"

غازیان نے کان کھجاتے مسکرا کر سر کو خم دیا۔ زخرف بھی جواباً مسکرائی۔

غازیان نے اس کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلایا۔ زخرف نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے ہمراہ باہر کی طرف بڑھے۔ پیچھے آفس تنہا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے کافی ویل آرگنائزڈ ہے تمھارا آفس۔۔"

"میڈم، آپ بھول رہی ہیں۔ میں یاد کروا دوں۔ یہ 'غازیان ابراہیم' کا آفس ہے۔۔"

اب وہ دونوں راہداری میں آگے بڑھ رہے تھے۔

"میرا کہنے کا مطلب تھا تم کم یہاں آتے ہو پھر بھی۔۔۔"

"ہفتے کے تین دن میرا اس یونی میں لیکچر ہوتا ہے اور تین دن کافی ہوتے ہیں۔۔"

وہ جتا گیا تھا۔ وہ دونوں پچھلے راستے کی طرف جا رہے تھے۔ کیونکہ مین ڈور پر ابھی لوگوں کا رش ہونا تھا۔

"اچھا بابا۔۔۔"

اس نے جیسے ہتھیار ڈالے۔

"تم بہت صاف ستھرے ہو۔۔اب ٹھیک ہے۔۔"

جواباً وہ ہنستے ہوئے کچھ کہہ رہا تھا لیکن وہ دونوں دور جا رہے تھے۔ آوازیں مدھم ہوتی گئیں۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔؟"

زخرف کی مدھم سے آواز سنائی دی۔

"یونہی آوارہ گردی کرنے۔ میں اپنے دن کو مزید بہتر کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے ہم ایک لمبی مسافت پر۔۔۔۔"

ان کی آواز دم توڑ گئیں۔راہداری میں سناٹا چھا گیا اور ان سے دور وہ ہسپتال کی راہداری میں تیز تیز قدم اٹھاتا چلتا جا رہا تھا۔چہرہ فق تھا اور ماتھے پر پسینے کی سفید بوندیں نظر آ رہی تھیں۔دفعتاً ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر وہ رُکا اور خود کو نارمل کرتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

ہسپتال کے باہر دوپہر قطرہ قطرہ پگھل کر سہ پہر میں ڈھل رہی تھی۔

____

www.novelsclubb.com

سیمینار کی تقریب کے کچھ دیر بعد ہی ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو چکی تھی۔ آسمان پر ڈھیر سارے کالے بادل جمع تھے۔ان کے تیور خطرناک لگتے تھے۔پھر کچھ دیر تک بوندا باندی تیز بارش میں بدل گئی۔وہ بارش رات گئے تھے برستی

رہی۔ سڑکیں گیلی ہو گئیں اور نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہو گیا۔

رات گئے تک بارش ہوتی رہی اور پھر نا جانے وہ رات کے کس پہر تھمی اور ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں۔ گہری مہیب رات میں بادل آسمان سے غائب ہوتے دیکھائی دیئے۔

مرغے کی بانگ اور فجر کی آذانوں نے نئے دن کا پتہ دیا۔اور کچھ دیر بعد باقاعدہ آسمان سے سیاہی دور بھاگنے لگی۔ آسمان قدرے نیلا ہو گیا۔ دفعتاً نیلے رنگ میں جامنی رنگ کی ملاوٹ ہوئی۔ آسمان پر پرندے چہچہاتے اور اڑتے دیکھائی دیئے۔

چند لمحے مزید سر کے تو زمین کے مکینوں نے سورج طلوع ہوتے دیکھا۔ لیکن آج وہ قدرے ٹھنڈا تھا۔ گزشتہ روز کی بارش کے باعث گرمی کا زور قدرے کم ہو گیا تھا۔

آٹھ بجے لوگ اپنے کاموں کو جاتے دیکھائی دیئے۔ مصروف سی صبح کا آغاز ہو گیا تھا۔اس شہراہ پر واقع ہوٹل کے اس اپارٹمنٹ میں وہ بھی اپنے کمرے میں شیشے کے سامنے کھڑا ٹائی کی گرہ لگاتا دیکھائی دے رہا تھا۔اس کی بھوری آنکھیں خمار

www.novelsclubb.com

آلود لگتی تھی۔ لیکن چہرہ بالکل فریش تھا۔وہ سفید شرٹ اور سیاہ پینٹ میں ملبوس تھا۔گیلے بال ماتھے پر گر رہے تھے۔وہ غالباً ابھی فریش ہو کر آیا تھا۔فون کی گھنٹی بجے تو اس نے ایک ہاتھ روک کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے موبائل پر کال ریسیو کی اور موبائل سپیکر پر لگا دیا۔

"ہاں احمد بولو۔۔۔"

"سر، آپ نے ایک کام کہا تھا۔میں کل سے انہیں فولو کر رہا ہوں۔وہ۔۔۔"

اس لڑکے کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔اپارٹمنٹ کا وہ کمرہ خوبصورت سا منظر پیش کر رہا تھا۔کھڑکیوں کے آگے سرمئی مخملیں پردے گرے تھے۔ فرنیچر کا رنگ بھی سرمئی تھا۔بیڈ نفاست سے سیٹ تھا۔دیواروں کا رنگ ہلکا سرمئی تھا۔سائیڈ ٹیبل پر دو موٹی موٹی کتابیں رکھی تھی۔بائیں دیوار پر ایک خوبصورت پینٹنگ آویزاں تھی۔

دائیں طرف کھڑکیوں کے آگے ایک چھوٹا سا لکڑی کا ریک رکھا تھا جس میں چند کتابیں ترتیب سے رکھی تھیں۔(باقی تمام کتابیں کمرے سے ملحقہ سٹڈی میں ہوتی تھیں۔)اسی شہر میں اپنا گھر ہونے کے باوجود وہ ایک اپارٹمنٹ میں رہتا

تھا۔وہ چاہتا تھا زخرف کو اس کے والدین پسند کر لیں،ان کی باقاعدہ رخصتی ہو۔

پھر وہ ساتھ رہیں۔

اس وقت وہ دروازے سے کچھ آگے،ڈریسنگ ٹیبل کے عین سامنے کھڑا کف لنکس، باندھتے ہوئے خاموشی سے اس لڑکے کو سن رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔شکریہ احمد۔مجھے ذاتی طور پر فیور دینے کیلیئے۔۔"

ہلکا سا مسکرا کر اس نے رابطہ منقطع کیا اور دوسرے ہاتھ سے پرفیوم اٹھا کر خود پر چھڑکا۔ایک ہاتھ سے موبائل پر چند کلکس کئے اور ساتھ اسٹینڈ پر لٹکا اپنا کوٹ اتارا۔دوسری طرف گھنٹی جارہی تھی۔تیسری گھنٹی پر فون اٹھا لیا گیا۔

"گڈ مارننگ،زینب۔۔"

خوشگوار لہجے میں کہتے ہوئے اس نے کوٹ پہنا۔

www.novelsclubb.com

"مارننگ غازیان۔۔۔"

"کیسی ہو۔۔"

"میں بالکل ٹھیک۔تم بتاؤ۔آرام نہیں کیا تم نے؟"

اس کی آواز خمار آلود سی لگتی تھی۔جیسے ابھی نیند سے جاگی ہو۔وہ اب بیڈ پر بیٹھا

جھک کر شوز پہن رہا تھا۔

"آرام کا کیا ہے۔ ہوتا ہی رہتا ہے۔"

"شاہ۔۔" وہ خفا ہوئی۔

"کم از کم آج تو آرام کر لیتے۔"

"کتنی فکر ہے نہ تمھیں میری۔۔"

وہ پھر بات گول کر گیا۔ شوز پہن کر وہ اٹھا۔ آئینے میں ایک طائرانہ نگاہ خود پر ڈالی پھر کمرے کی بتیاں بجھاتا باہر آ گیا۔

"بات نہیں بدلو۔۔۔ میں نے کچھ کہا ہے۔۔"

فون کان سے لگائے وہ لاؤنج عبور کرتا اپارٹمنٹ سے نکل گیا۔ اس کی بات سن کر غازیان نے گہری سانس لی۔

www.novelsclubb.com

"میں آرام کر لوں گا۔ آج ضروری کام ہے مجھے۔۔۔"

اس کا لہجہ یک دم سنجیدہ ہوا۔ اپارٹمنٹ لاک کر کے اب وہ لفٹ کی جانب بڑھا۔

"ایسا بھی کون سا ضروری کام ہے جو سیمینار سے اگلے ہی دن آ پڑا ہے۔۔"

"ہیں ایک دو۔۔ وہ۔۔۔"

وہ رُکا پھر بات بدل دی۔

"ویسے کیا کر رہی ہو آج۔۔"

زخرف نے اس کا بدلتا لہجہ محسوس کیا تھا لیکن اس متعلق کچھ نہیں بولی۔

"کچھ نہیں، بس سوچ رہی ہوں کافی عرصے بعد فارغ وقت ملا ہے۔ تو کچھ پینٹ کر لوں۔۔"

"اٹس آ گڈ آئیڈیا۔۔"

وہ خوشگوار حیرت سے بولا۔ لفٹ کے دروازے کھلے تو وہ باہر آیا۔

"جو بھی پینٹ کرو مجھے ضرور دیکھانا۔"

لابی پار کر کے وہ ریسٹورنٹ سے باہر نکلا۔ اس دوران اس نے چند لوگوں کے سلام کا جواب سر کے خم سے دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں دیکھاؤں گی۔۔۔ پہلے بنانے تو دو۔۔"

غازیان ہلکا سا ہنسا پھر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔

"چلو اب رکھتا ہوں۔ کام سے جا رہا ہوں۔"

"ہاں ہاں ٹھیک ہے۔ کام کرو تم۔"

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے سٹیرئنگ پر ہاتھ رکھے۔ایک ہاتھ سے ابھی بھی موبائل کان کو لگایا ہوا تھا۔زخرف رکھنے ہی لگی تھی جب وہ پکار اٹھا۔

"زینب۔۔۔۔"

زخرف رُک گئی۔

"ہاں۔۔"

غازیان نے سر جھکا کر چند لمحے سوچا۔ریسیور پر دونوں جانب خاموشی رہی۔پھر غازیان نے سر اٹھایا اور قدرے احتیاط سے کہنے لگا۔

"گھر پر ہی رہنا۔مجھے تمھیں کسی سے ملوانا ہے۔اگر کہیں جانا ہو تو مجھے بتا دینا اوکے؟"

زخرف ٹھٹکی۔لیکن بظاہر عام سے لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"دادی کی طرف جانا ہے ابھی۔دو بجے کے بعد فری ہو۔ہوسپیٹل سے بھی تین دن کا آف لیا ہے۔میں فری ہوں۔آجانا۔۔۔"

"انتظار کرنا میرا اور اپنا خیال رکھنا۔۔"

فون رکھ کر وہ چند لمحے سٹیرئنگ پر سر ٹکائے بیٹھا رہا۔کچھ دیر بعد اس نے گاڑی

سڑک پر ڈالی۔تو اس کے چہرے پر صرف سنجیدگی تھی۔اس کی گاڑی کا رُخ زاہد اینڈ سنز کمپنی کی طرف تھا۔

----

www.novelsclubb.com

آفس کی چار دیواریں اس وقت خاموشی سے اپنے باس کو دیکھ رہی تھیں۔اونچی دیواریں سفید پینٹ سے ڈھکی تھیں۔دائیں طرف لکڑی کی الماری رکھی تھی۔ جن میں بہت سی فائلز منتظر سی اپنے کھولے جانے کا انتظار کر رہی تھیں۔
غازیان کے کمرے میں لگی پینٹنگ کی ہو بہو نقل اس آفس میں بھی دائیں دیوار پر

لگی تھی۔اس کے علاوہ باقی خالی دیواریں آفس کے سربراہ کی سادگی کا منہ بولتا ثبوت تھیں اور وہ اپنی ریوالونگ چیئر پر بیٹھا سر اٹھائے چھت کو گھور رہا تھا۔اس کے سامنے ٹیبل پر بہت سی فائلز بکھری پڑی تھیں۔اس کا کوٹ پیچھے اسٹینڈ پر لٹک رہا تھا۔

دفعتاً ٹیبل پر رکھا انٹر کام بجا۔لیکن وہ یونہی بے حس و حرکت بیٹھا چھت کو تکتا رہا۔انٹر کام تین دفعہ بجا۔پھر سینٹرل ٹیبل پر رکھا اس کا فون بجا۔

اور پھر چند لمحے بعد اس کی توقع کے مطابق اس کے آفس کا دروازہ بغیر دستک کے کھلا۔چھت کو تکتے منظر میں بہت سے مناظر ابھر رہے تھے۔وہ کسی ایک کو تھامنا چاہتا تھا۔لیکن اس نے محسوس کیا نوار داس کے سامنے بیٹھ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایان۔۔"

اس نے نرمی سے پکارا۔جواب ندارد۔

"خفا ہو مجھ سے۔۔؟"

"انہوں۔۔"

سینے پر ہاتھ دھرے اسے دیکھے بنا اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر میرے میسجز کا جواب کیوں نہیں دے رہے۔ کل تقریب کے بعد سے غائب ہو۔ نہ فون اٹھا رہے ہو نہ میسج کا جواب دے رہے ہو۔ مجھے لگا مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہے۔۔"

وہ ابھی بھی ہونہی بیٹھا رہا۔ وہ جب شدید پریشانی میں ہوتا تھا تو اس کا ردِ عمل یہی ہوتا تھا۔ اکیلے بیٹھ کر وہ بے معنی سی سوچیں سوچنا اور خود کو اذیت میں رکھنا۔

غازیان نے چند لمحے اس کے جواب کا انتظار کیا۔ پھر جیسے کچھ سمجھتے ہوئے دو تین دفعہ سر ہلایا اور کہنے لگا۔

"تمھارا ایسا بیٹھنا بنتا بھی ہے اور ایسے بیٹھنے کا مقصد خود کو اذیت پہنچانا نہیں بلکہ ان سب کیلئے تاویلیں گھڑنا ہے۔ ظاہر سی بات ہے تمھاری نرم دلی، ان کو قصوروار کہنے کیلئے تمھیں بہت دفعہ روکتی ہے۔ بٹ سوری ٹو سے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ہاتھ اٹھا کر معذرت خوانہ انداز میں کہا۔ غازیان کے چہرے پر رتی برابر بھی افسوس نہیں تھا۔ وہ بے رحمی سے کہہ رہا تھا۔ وہ ابھی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا تھا۔ البتہ چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔ وہاں تکلیف اُبھری تھی۔

”وہ سب تب بھی غلط تھا۔ آج بھی غلط ہے۔ ظاہر سی بات ہے کسی اپنے کو تکلیف میں دیکھ کر دکھ ہوتا ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود جو انھوں نے زینب کے ساتھ کیا، میری دعا ہے خدا انہیں جلد صحت یاب کرے اور ان کا۔۔۔“

لیکن اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ایان کرنٹ کھا کر سیدھا ہوا اور گھوم کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔ ریوالونگ چیئر بھی گھومی۔ وہ اب بے یقین سا غازیان کو دیکھ رہا تھا۔ غازیان بولتے بولتے یک دم رُک گیا۔ اس کے تاثرات دیکھ کر لبوں کو ہلکی سی مسکراہٹ نے چھوا۔ پھر اس نے کندھے اچکائے۔

”تم مجھ سے اتنا عرصہ کوئی بات چھپا کر نہیں رکھ سکتے۔ میں نے کل تم سے پوچھا تھا۔ تم نے بات بدل دی۔ موحد اور منان کے آنے کی وجہ بھی نہیں بتائی۔ تو میں نے خود معلوم کروالیا۔“

www.novelsclubb.com

”لیکن تمھیں کس نے۔۔۔“

اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔ وہ حیران تھا۔

”تم نے میرے سٹاف کو واقعی بے وقوف سمجھا ہوا ہے۔ احمد کل سے تمھیں فولو کر رہا ہے۔ میں سمجھا تم نے نوٹ کر لیا ہو گا۔۔“

وہ جواباً حیران ہوا تھا۔اور ایان نے تھک کر سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا۔وہ ذہنی طور پر اتنا الجھا ہوا تھا کہ احمد کی اپنے پاس موجودگی محسوس ہی نہیں کر پایا تھا۔

"خیر اب کیسی ہیں وہ؟"

غازیان اب نرمی سے پوچھ رہا تھا۔وہ اسے نارمل کرنا چاہتا تھا۔

"وہ ٹھیک نہیں ہیں۔۔"

اس نے آہستہ سے سر اٹھایا۔

"وہ کافی دنوں سے ہسپتال میں ہیں۔لیکن کل ان کی طبیعت بہت بگڑ گئی تھی۔اس لئے موحد اور منان نہیں آسکے۔ڈاکٹرز کہتے ہیں ان کی بیماری کافی بڑھ گئی ہے۔علاج نہیں کروایا تو یہی بیماری موت کی وجہ بھی بن سکتی ہے۔"

بات کے آخر میں نا چاہتے ہوئے بھی اس کی آواز بھرا گئی۔آنسو چھپانے کو اس نے رُخ موڑا۔غازیان کے لب 'اوہ' میں سکڑے۔چند لمحے دونوں کے درمیان بوجھل سی خاموشی حائل رہی۔پھر غازیان نے اس خاموشی کو توڑا۔

"تو تم ان کی مدد کر دو۔علاج کیلئے انہیں پیسے فراہم کر دو۔بعد میں جب وہ

www.novelsclubb.com

فائنانشئیل کرائسز سے نکل آئیں تو تمھیں واپس کر دیں۔"

"غازیان غازیان۔۔۔"

نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس نے غازیان کو دیکھا۔

"ہماری کمپنی کوئی بہت فائدے میں نہیں ہے۔ ہمیں بزنس شروع کئے ابھی وقت ہی کتنا ہوا ہے۔ ہم ان کی مدد نہیں کر سکتے۔ دوائیوں کے خرچ، کمرے کا خرچہ اور دیگر اخراجات۔ اس سب کیلئے ایک بھاری رقم کی ضرورت ہے۔۔"

"کیا میں کچھ مدد کروں۔۔"

اس کی بات سن کر غازیان بلا تامل بولا تو ایان لمحے بھر کو چپ کر گیا۔ غازیان تمام حالات پہلے سے جانتا تھا۔ اسے اندازہ تھا ایان خود سے یہ بات نہیں کہے گا لیکن اسے پیسوں کی ضرورت تھی۔ اسے یہ بھی پتہ چلا تھا کہ وہ بینک سے قرضہ لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور ایک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دفعتاً نگاہوں کی تپش پر اس نے چونک کر سر اٹھایا۔ ایان اب ریوالونگ چئیر سے ٹیک لگا کر کہنی ہتھ پر ٹکائے دائیں ہاتھ کی مٹھی بنا کر ہونٹوں پر رکھے اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ چند لمحے پہلے کے تاثرات غائب تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا۔۔؟"

غازیان نے آبرو اچکائے۔ لیکن وہ یونہی اسے دیکھتا رہا۔ اب غازیان نے کرسی پر غیر آرام دہ پہلو بدلا۔ ایک دم اپنا آپ چور سا لگا۔ اسے امید نہیں تھی وہ اتنی جلدی جان جائے گا۔

"چھا نہ ٹھیک ہے۔۔۔"

اپنی خفت مٹانے کو اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ بول اٹھا۔

"مجھے لگا تھا میں اگر سید حاتم سے کہوں گا تو تم لینے سے انکار کر دو گے۔ اسے لئے آنے سے پہلے ہی ایک۔۔۔۔"

اس نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔

"مناسب رقم۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

تین لاکھ کہنے سے خود کو روکا۔

"تمھارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کروادی اور۔۔۔۔"

کچھ کہتے کہتے وہ رُکا۔ پھر سر جھٹکا۔

"ویسے مجھے امید نہیں تھی تم اتنی جلدی جان جاؤ گے۔"

ایان نے ہونٹوں پر رکھی بند مٹھی نیچے گرا دی۔ سب کچھ اس نے خود ہی بول دیا تھا۔ اب وہ کیا پوچھتا۔ پھر اس نے گہری سانس لے کر ٹیک چھوڑی۔ سو اس کا اندازہ ٹھیک تھا۔

"شکریہ، میں کوشش کروں گا جلد رقم لٹا دوں۔"

غازیان کو اس کی مدھم سی آواز بوجھل لگی۔ وہ اندازہ نہیں لگا پایا وہ خوش ہوا ہے یا خفا۔

"خیر، کیا پئیو گے۔ کافی یا چائے؟"

ماحول کے بوجھل پن کو دور کرنے کیلئے اب وہ انٹر کام کا ریسیور اٹھاتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"صحیح ہے تو، بلیک کافی۔۔"

www.novelsclubb.com

دو بلیک کافی کا آرڈر دے کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ غازیان کا موبائل بجا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ بظاہر موبائل کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کنکھیوں سے ایان کو واش روم کا دروازہ کھولتے ہوئے دیکھا تھا۔ پھر اس کا موبائل بجا تو اس نے توجہ ادھر دلائی اور کال ریسیو کر کے موبائل کان سے لگا یا۔ خود پیچھے کرسی

پر ٹیک لگا کر بیٹھا۔

"اسلام علیکم !امی۔۔"

ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتے ہوئے اب وہ بہت ریلکس دیکھائی دے رہا تھا۔

اس نے رُک کر دوسری طرف سے کچھ سنا۔

"جی مجھے بتایا تھا زینب نے۔ لیکن امی آپ کو پہلے یہ بات مجھے بتانی چاہیے تھی۔"

"نہیں مسئلہ تو نہیں ہے خیر۔۔۔"

اس نے سر جھٹکا اور ایک چور نظر واش روم کی طرف ڈالی۔

"اسے میں دیکھ لوں گا۔"

پھر دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تو اس نے گہری سانس لی۔

www.novelsclubb.com

"امی ابھی میں ادھر ہی ہوں۔ مجھے کچھ کام ہیں۔ جمعے کو آپ کے ساتھ ہی جاؤں گا۔"

کہتے ہوئے اس نے گردن موڑی۔ ایان باہر آ چکا تھا۔ اب وہ واش روم کا دروازہ بند کر رہا تھا۔ دروازہ بند کر کے وہ مڑا تو غازیان کو وہ پہلے سے بہتر لگا۔ شرٹ کا

گریبان اور ماتھے کے بال گیلے تھے۔ٹائل ڈھیلی تھی اور شرٹ کے آستین کہنیوں تک موڑے وہ چلتا ہوا سینٹرل ٹیبل تک آیا اور ذرا سا جھک کر اپنا فون اٹھایا۔

”ٹھیک ہے امی۔میں آپ کو رات میں فون کروں گا۔ابھی تھوڑا بزی ہوں۔ خیال رکھئیے گا۔“

الوداعی کلمات کہہ کر اس نے فون رکھ دیا اور ایان کی طرف متوجہ ہوا جو سربراہی کرسی سنبھال رہا تھا۔دروازہ ہلکی سی دستک کے ساتھ کھلا اور ایک لڑکا ٹرے میں دو بھاپ اڑاتے مگ رکھے اندر آیا اور ان دونوں کے درمیان حائل میز پر رکھ کر چلا گیا۔غازیان نے ہاتھ بڑھا کر اپنا مگ اٹھایا اور ایک گھونٹ بھرا۔ ساتھ ساتھ وہ ایک نظر ایان کو بھی دیکھ لیتا جس نے مگ کی طرف ہاتھ تو نہیں بڑھایا تھا لیکن وہ اس کی طرف متوجہ بھی نہیں تھا۔اس کی نظریں کسی غیر مرئی نقطے پر تھیں۔

”ایان۔۔۔“

”ہنہ۔۔“

وہ ٹیک چھوڑتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"چھوڑ دو سوچنا۔ ہر سوچ کو ذہن سے جھٹک دو۔ یہ سوچیں دماغ کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم کر دیں گی۔۔"

"ہاں ٹھیک ہوں میں۔۔"

اس نے بھی ہاتھ اٹھا کر کافی کا مگ اٹھایا۔ دونوں کے درمیان دھواں سا بلند ہوا۔ ایان نے گھونٹ بھر کر نیچے کیا تو دھند چھٹی۔ اب غازیان خاموشی سے اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا۔ وہ جانتا تھا جب تک غبار، غازیان کے سامنے نہیں نکالے گا، اسے سکون نہیں آئے گا۔ غازیان بھی جانتا تھا وہ بولے گا۔ اس لئے ابھی تک گیا نہیں تھا۔ مگ کے دہانے پر انگلی پھیرتے ہوئے وہ جیسے الفاظ جمع کر رہا تھا۔ چند لمحے بعد وہ یاسیت سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"میں کبھی کبھی سوچتا ہوں۔ زینب کے ساتھ جو کیا۔ وہ موحد اور منان نے کیا۔ طلحٰہ کا بھی مجھے پتہ لگا۔ کیسے اس کے والد نے۔۔۔۔۔ خیر۔۔۔"

اس سر جھٹکا۔ نظریں ابھی تک جھکیں تھیں۔

"موحد اور منان کے حالات بھی کسی سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ مکافاتِ عمل

کے تحت دیکھا جائے تو وہ اپنے کئے کی ہی سزا کاٹ رہے ہیں۔ لیکن یہ سب تو انہوں نے کیا تھا۔ یہ سب تو ان کے اپنے اعمال تھے۔ پھر۔۔۔۔"

مگ کے دہانے پر چلتی انگلی رُکی۔ غازیان اسے سنتے ہوئے وقفے وقفے سے کافی کے گھونٹ بھر رہا تھا۔ ایان نے آنکھیں اٹھائیں۔ اس کی آنکھوں میں غم اور چہرے پر تکلیف تھی۔

"پھر تائی کو ان اعمال کی سزا کیوں مل رہی ہے۔ وہ تو ہمیشہ زینب کے ساتھ اپنی بیٹی کی طرح سلوک کرتی تھیں۔ پھر تکلیف ان کی حصے میں کیوں۔۔؟"

آخر میں لہجے میں بے بسی در آئی۔ جیسے وہ کچھ دنوں سے یہی بات سوچ رہا تھا اور یہاں آکر اٹک جاتا تھا۔

"کل جس طرح میں نے انہیں دیکھا ہے نا میرا دل تڑپ کر رہ گیا۔ ایک تو بیماری کی تشخیص دیر سے ہوئی ہے۔ اوپر سے ان کی بڑھتی عمر۔ بلڈ کینسر سے پیشنٹ سروائیو تو کر جاتا ہے لیکن اگلا وقت کس نے دیکھا ہے؟"

اس کے ہاتھ میں پکڑا کافی کا مگ تقریباً ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ لیکن وہ اس سے بے نیاز غازیان کو دیکھ رہا تھا۔ غازیان نے کافی کا آخری گھونٹ بھرا اور ٹیک چھوڑی۔

مگ میز پر رکھا اور سنجیدہ چہرہ لئے اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"بس یہی سوچ پریشان کر رہی ہے۔ یاں کوئی اور بات بھی ہے۔۔؟"

"بس یہی بات ہے۔ کیونکہ۔۔"

لیکن اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی غازیان نے اگلا سوال کیا۔

"تمھیں وہ دن یاد ہے جب زینب کی امی کا انتقال ہوا تھا۔؟"

اور ایان یک دم ٹھہر کر اسے دیکھنے لگا۔ کچھ عجیب سا لگا۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں یاد ہے۔۔"

"یاد ہے موحد اس دن دیر سے ہسپتال پہنچا تھا۔؟"

ایان کو اس بار کچھ غلط محسوس ہو رہا تھا لیکن اس بار اس نے صرف سر ہلانے پر اتفاق کیا۔ بولا کچھ نہیں۔ ایسے جیسے زبان نے ساتھ نہ دیا ہو۔ آفس کی دیواریں یک دم پرائی لگنے لگی۔

"تو منان کے پوچھنے پر تم نے بتایا تھا کہ ۔۔۔۔۔۔"

"موحد بڑی امی کو یہاں لانے سے کچھ دیر پہلے ہی گھر سے آفس کیلئے نکلا

تھا۔""

بے حد بے یقینی سے اس نے کچھ سال پہلے کہی اپنی بات دہرائی تھی۔وہ سرد دوپہر، سنسان کوریڈور۔وہ کیسے زینب کی ہچکیاں بھول سکتا تھا؟اس کا دماغ اتنا شل تھا کہ وہ غازیان سے اتنا بھی نہ پوچھ سکا تھا کہ بڑی امی کے انتقال کا موحد کے دیر سے آنے سے کیا تعلق۔وہ پوچھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔لیکن اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ غازیان کو بولنے سے روک سکے۔وہ شل تھا۔اس کا جسم سن ہو گیا تھا۔

"میں بھی تمھاری بات سن کر چپ کر گیا تھا۔لیکن تمھارا فقرہ 'بڑی امی کو یہاں لانے سے پہلے' میرے ذہن میں اٹک گیا تھا۔شاید میں بھی سب کی طرح نظرانداز کر دیتا اگر آنٹی کی ڈیڈ باڈی کو گھر لے جانے کیلیئے ایمبولنس کا انتظام کرواتے ہوئے راہداری کے آخر میں کھڑے منان اور موحد کی گفتگو نہ سن لیتا۔۔۔"

بات کرتے ہوئے بے اختیار اس سرد دوپہر کے سنسان کوریڈور کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔دیکھتے ہی دیکھتے آفس کی دیواریں ہسپتال کی چمکتی ہوئی

ٹائلوں کی دیواروں میں بدل گئی۔وقت چند برس پیچھے چلا گیا۔جب وہ میت کو گھر لے جانے کا انتظام کروانے اس راہداری سے گزر رہا تھا۔قریب سے اکا دکا لوگ گزرے۔راہداری کا موڑ مڑنے سے پہلے اس آواز پر بے اختیار اس کے قدم رُکے۔

"مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا یہ سب ہو جائے گا۔"

موحد کی پریشان آواز۔وہ دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔پھر ہلکا سا چہرہ نکال کر سامنے کا منظر دیکھا۔وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔موحد کے برعکس منان کے تاثرات ٹھنڈے تھے۔

"مجھے بڑی امی کی طبیعت کا ذرا بھی اندازہ ہوتا تو کبھی ان کے سامنے وہ بات نہ کرتا۔"

www.novelsclubb.com

"او کے ریلکس۔۔"

منان اس کے قریب ہوا اور اس کے کندھے پر دباؤ بڑھایا۔

"اب مجھے یہ بتاؤ تم نے ان سے بات کیا کی تھی؟کیونکہ اگر وہ زینب سے اس بارے میں کوئی بات کر چکی ہیں تو زینب دو جمع دو کرتے دیر نہیں لگائے گی۔"

"لیکن وہ زینب سے کیسے بات کر سکتی ہیں۔زینب تب یونی تھی اور۔۔"

موحد الجھ کر کہہ رہا تھا جب منان نے اس کی بات کاٹی۔

"زینب انتقال سے پہلے ان سے ملی تھی۔زیادہ چانسس یہی ہیں کہ انہوں نے زینب کو کچھ نہ کچھ کہا ہو گا۔"

"میں نے ان سے طلحٰہ کے متعلق بات کی تھی۔کہ میں زینب کی شادی کسی بزنس مین سے کروانا چاہتا ہوں۔یہ سنتے ہی ان کی طبیعت بگڑ گئی۔لیکن میں انہیں میڈیسن دے کر گھر سے نکلا تھا۔پھر بعد میں تمھارا فون آیا تو میں ادھر آفس میں پھنسا ہوا تھا۔"

کہہ کر وہ چپ ہوا۔منان نے غور سے اسے دیکھا۔

"اور پورا سچ کیا ہے۔۔؟"

www.novelsclubb.com

"پورا سچ۔۔؟"

"موحد بڑی امی کو جہاں تک میں جانتا ہوں۔وہ یوں چھوٹی چھوٹی بات پر اپنی طبیعت خراب نہیں کر لیتی تھیں۔انہوں نے بہت مشکل وقت سے سروائیو کیا ہے۔یقیناً تم نے کوئی سخت بات کہی ہو گی۔جو وہ برداشت نہیں کر سکیں۔۔۔"

اور موحد وقاص نے بدقت تھوک نگلا۔ چہرے پر بہت سے رنگ آ کر گزرے۔

"وہ کہہ رہی تھیں۔۔۔"

اس نے بدقت الفاظ ادا کیے۔

"وہ زینب کی شادی کہیں اور کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن میں نے کہہ دیا کہ میں ڈیل کر چکا ہوں اور اب میں مکر نہیں سکتا۔ منان میں یہ نہیں کہنا چاہتا تھا۔ پتہ نہیں اس وقت میں یہ سب کیسے کہہ گیا۔ اور تم یقین جانو منان۔۔۔۔"

وہ رکا۔ پھر جب بولا تو آواز رندھ گئی۔

"یہ سنتے ہی وہ ڈھے گئی۔ ان کی طبیعت بگڑ گئی۔ لیکن میں نے انہیں اپنے ہاتھوں سے دوائی دی تھی۔ انہیں یقین دلایا تھا کہ ان کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو گا۔ خدا کی قسم میں ان کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مجھے لگا تھا میں انہیں منا لوں گا لیکن پھر کبھی بات کرنے کا ارادہ کر کے میں نیچے آیا۔ ملازمہ سے کہا ان کا خیال رکھو۔ لیکن کچھ دیر بعد ہی مجھے اطلاع ملی کہ وہ ہاسپٹل میں ہیں اور ان کی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔"

www.novelsclubb.com

آخر میں وہ پیچھے سنگی بینچ پر ڈھے سا گیا۔اور سر دونوں ہاتھوں میں گرالیا۔زینب سے لاکھ نفرت سہی لیکن بڑی امی کے ساتھ ان کی بچپن سے ہی جذباتی وابستگی رہی تھی۔منان آگے بڑھا اور اسی ٹھنڈے انداز میں اس کا شانہ تھپکا۔

"اچھا چلو،ان کی زندگی اتنی ہی تھی۔بس تم اب کسی کے سامنے اس بات کا ذکر نہ کرنا۔"

منان کے چہرے پر دکھ،افسوس کچھ نہیں تھا اور دیوار کی اوٹ میں کھڑے غازیان نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔اس کی آنکھوں میں ملال،دکھ،صدمہ،نفرت کیا کچھ نہ تھا۔

منظر تحلیل ہوا تو وہ سفید پینٹ سے ڈھکی دیواروں والے آفس میں ایان کے سامنے بیٹھا بول رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور اس دن موحد کے ساتھ ساتھ مجھے منان سے بھی نفرت ہو گئی۔میں تب سے ہی جانتا تھا کہ یہ لوگ زینب کے ساتھ کیا کرنے والے ہیں۔لیکن اتنی غیرت تھی کہ اس کے سامنے یہ بات نہیں کہنی۔میں اسی لئے اسے اس دن طلحہٰ سے ملنے جانے کیلیئے روک رہا تھا۔میں نے ابو سے بھی بات کرنا شروع کر

دی تھی۔ہماری جس دن طلحہٰ کے موضوع پر بحث ہو رہی تھی میں نے فون بند کر دیا۔یہ سوچ کر کہ صبح اٹھ کر سمجھاؤں گا۔لیکن صبح ہی ابو کے اٹیک کی خبر سن کر ہوئی تھی اور زینب اسی دن طلحہٰ سے ملنے چلی گئی۔اور جب تک تمھارے آنے والے فون سے مجھے تمام معاملے کا علم ہوا تب تک دیر ہو چکی تھی۔میں سب جانتے ہوئے بھی زینب کو گھر چھوڑنے کا انتہائی قدم اٹھانے سے بچا نہیں پایا۔خیر۔۔۔۔"

وہ رُکا اور گہری سانس لی۔ایان شل سا اسے سن رہا تھا۔ذہن جیسے اس کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"تمھیں یہ سب بتانے کا مقصد موحد اور منان سے بدل کرنا نہیں بلکہ یہ ہے کہ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

کہتے ہوئے وہ میز پر آگے کو جھکا اور آواز مدھم کی۔

"موحد کی امی کا قصور ہو یا نہ ہو۔موحد کو اپنے کئے کا ہی پھل مل رہا ہے۔یو نو 'جو بوؤ گے وہی کاٹو گے' والی کہاوت۔کسی کی ماں کے ساتھ اتنے بے رحمانہ انداز میں پیش آ کر موحد کیسے تصور کر سکتا ہے کہ اس کی والدہ کے ساتھ سب ٹھیک

ہو۔اس لئے ان کو معصوم سمجھنا چھوڑ دو۔۔۔"

وہ بے رحمی سے کہہ رہا تھا یہ جانے بغیر کہ 'جو بوؤ گے وہی کاٹو گے' والی کہاوت اس کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے۔ایان میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ اسے چپ کروا سکے۔وہ تو بس شل ہوتے ذہن کے ساتھ یہ سوچ رہا تھا کہ موحد کیسے کسی کی بھی ماں کے سامنے اُس کی بیٹی کے متعلق ایسی بات کہہ سکتا ہے۔اس کی کافی ٹھنڈی ہو چکی تھی۔لیکن شاید اسے پرواہ نہیں تھی۔

اس کا چہرہ دیکھ کر غازیان نے ایک نظر وال کلاک کو دیکھا پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"مصیبتیں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ایک ناگہانی آفت اور دوسری وہ جو ہم نے خود اپنے لئے تیار کی ہو۔دونوں سے نکلنا ممکن ہے اگر اللہ چاہے۔لیکن میرا ماننا ہے۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ رُکا۔کوٹ کا بٹن بند کیا اور ٹیبل پر جھکا۔پھر اسے دیکھتے ہوئے اسی دھیمے مگر ٹھنڈے انداز میں بولا۔

"خود ساختہ مصیبتوں سے نکلنا زیادہ مشکل ہے۔کیونکہ اُس میں ہم خود غلط ہوتے ہیں۔پہلے خود کو بدلنا پڑتا ہے، پھر مصیبت سے چھٹکارا ملتا ہے اور خود کو

بدلنا دنیا کے مشکل ترین کاموں میں سے ایک کام ہے۔ موحد کیلئے زینب کا موضوع ایک خود ساختہ مصیبت کی طرح ہی ہے۔ خیر میری طرف سے چچی کیلئے موحد کو پوچھنا۔ میں جلد کوشش کروں گا خود تیمارداری کیلئے آؤں اور اپنا خیال رکھنا۔ میں مزید بیٹھتا لیکن نو بج گئے ہیں۔ میرا یونی میں ساڑھے نو بجے لیکچر شروع ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے جانا ہو گا۔ جلد ملتے ہیں۔۔"

وہ سیدھا ہوا۔ کوٹ کی نادیدہ شکنیں درست کی اور باہر کی طرف بڑھا۔ پیچھے ایان ابھی تک شل سا بیٹھا تھا۔

جاری ہے

آخری قسط ان شاءاللہ سولہ اگست کو شائع ہو گی۔

www.novelsclubb.com